

سامنا اسوقت کرنا پڑا اور بہت سی مشنیں اسوقت پیش ہوئیں جب سے کہ میں عثمانیہ یونیورسٹی میں مستقلاً جماعت تائے بی، اے اور ایم، اسے میں بلاغت کی تعلیم دیر ہا ہوں، اس فن سے دلچسپی اور اس کے کتب مختصر و بسط کے مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ کسی کتاب بلاغت میں فارسی وارد و نشر کی مثالیں زیادہ ہیں تو نظم کی خال خال ہیں اور اکثر کتابوں میں صرف نظم کی مثالیں دی گئی ہیں نشر کی نہیں، بلکہ چند ایک مثالوں پر اکتفا کر کے گویا "قس علیٰ ہذا" کہہ کر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ طلباء کو مختلف علوم و فنون لازمی طور پر پڑھنے کی وجہ سے بہت کم وقت ملتا ہے کہ بسط کتابوں کی ورق گردانی کریں، قایم کتب میں کوئی اشاریہ تو ہوتا نہیں جس سے مطلوبہ مواد آسانی سے دستیاب ہو سکے اور جو مختصر کتابیں ہیں ان سے شوقین طلباء کی تشفی نہیں ہوتی اور ایسی بھی کوئی جامع کتاب نہیں جس سے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں اکٹھا وہ سب مواد مل سکے جس سے تقابلی مطالعہ میں آسانی ہو۔

ان امور کے پیش نظر اور اس فن کے برسوں کے تعلیمی تجربہ، اس سے دلچسپی اور طلباء کی مہولت کا لحاظ کرتے ہیں نے ایک کتاب "سراج البلاغۃ" تالیف کی ہے جسے امور بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور طلباء کے شہستہ مذاق اور دلچسپی کی خاطر شگفتہ و مفید نظم و نشر کی اخلاقی اور معیاری مثالیں دی ہیں۔ غالباً اس طرز کی اتنی جامع کتاب تینوں زبانوں سے متعلق

اردو میں تو دستیاب نہیں ہوتی، اگرچہ اسکو جامع کے ساتھ مانع بھی بنانے کی کوشش ممکن تھی لیکن اس کیلئے مزید کافی وقت درکار ہوتا اور اس طرح اس کے بہت طولانی ہونے کا بھی اندیشہ تھا جو آجکل کے طلباء و بعض ادباء کے طبع نازک کیلئے سنگ گراں ثابت ہوتا اسلئے خیر الامور اوسطہ ملحوظ رکھا گیا ہے، باوجود اس کے کہ کم اہم اور غیر مروج بیان و بدیع کو ترک کیا گیا ہے، پھر بھی بعض اوق مضامین اس میں آگئے ہیں۔

کتاب سراج البلاغت کو دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے :-

حصہ اول علم معانی و بیان

حصہ دوم علم بدیع

چونکہ کتاب کا حصہ دوم - علم بدیع بالکل تیار اور حصہ اول کو اور کچھ وقت درکار ہے اسلئے تیار حصہ کو بلاوجہ روک رکھنا مناسب نہیں خیال کیا گیا، علاوہ ازیں بدیع کی طباعت کیلئے مختلف یونیورسٹیوں کے اساتذہ صاحبان اور طلباء کا اصرار اور جلدی ہے لہذا اسکو فی الحال طبع کر دیا جا رہا ہے، انشاء اللہ حصہ اول کو بھی جلد طبع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کتاب کے حصہ عربی کی مثالوں کے متعلق میں ادیب فاضل عالم نقیر و شاعر بے بدل زبان عربی حصہ مولانا سید ابراہیم خٹاب رضوی مرحوم سابق ریڈر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ کا سید مشکور ہوں جنہوں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اور طبیعت پر بار ڈالکر اس حصہ بدیع کی تصحیح میں میری استعانت فرمائی، مولانا موصوف نقیر ادب عربی کے علاوہ بلاغت و

عروض کے فن میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔ فارسی وار دو نظم کا بھی چپا ذوق تھا اور تصوف میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ایسے مجمع الکمال علماء اس دور قحط الرجال میں مفتحات سے ہی نہیں بلکہ بے بدل تھے، اللہ تعالیٰ انہیں بڑا برج علیا اور مقام قرب عطا فرمائے آمین۔

جم نے ظلم بدیع کو بھی تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے تاکہ مختلف جماعتوں کے طلباء کیلئے باعث سہولت ہو۔ اس میں حسب استعداد طلباء کی یا زیادتی کیجا سکتی ہے۔

اس سے اساتذہ صاحبان کیلئے بھی تدریس و امتحانات کے سوالات مرتب کرنے میں آسانی ہوگی۔

(۱) وہ صنایع بدائع جو ہائی اسکول اور انٹر میڈیٹ کی جماعتوں کے طلباء کیلئے مفید و کارآمد ہیں۔

(۲) وہ صنایع بدائع جو بی۔ اے کے معیار کے ہیں۔

(۳) باقی حصہ ایم۔ اے کے فہمی طلباء کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔

(۱) پڑھنے والی اسکول انٹر میڈیٹ

(۱) اتفاق	۲۷	(۵) شبہ اشتقاق
(۲) ارسال المثل	۱۰۳	(۶) ایہام کی چند قسمیں
(۳) ارسال المثلین	۱۰۳	(۷) تجاہل عارفانہ
(۴) اشتقاق	۳۲	(۸) تجنیس کی چند قسمیں

۸۴	(۱۸) قلب یا مقلوبات	۱۲۳	(۹) تضاد یا طباق
۱۴۷	(۱۹) لف و نشر	۱۳۲	(۱۰) جمع و تفریق
۱۵۰	(۲۰) مبالغہ	۱۳۲	(۱۱) جمع و تقسیم
۱۵۳	(۲۱) مراعاة النثیر	۱۲۹	(۱۲) تلمیح
۱۵۵	(۲۲) مقابلہ	۱۳۰	(۱۳) تنسیق الصفات
۱۵۸	(۲۳) بھجوبیج	۱۳۹	(۱۴) حسن تعلیل
۱۱۸	(۲۴) بھجوبیج	۱۳۰	(۱۵) حسن تخلص یا گریز
۹۷	(۲۵) ہندا	۱۴۴	(۱۶) سوال و جواب یا مراجعہ
		۸۳	(۱۷) سیاقۃ الاعداد

(۲) برائے بیانی

۲۸	(۹) اسجاع یا سجع اور کسی قسمیں	۱۰۰	(۱) ابداع
۳۱	(۱۰) اشارہ	۱۵۱	(۲) احتجاج بدلیل دیکھو، مطلبی
۱۰۸	(۱۱) اضراب	۱۰۲	(۳) اخبار
۱۰۹	(۱۲) اطراد	۱۰۲	(۴) ادبیاج
۳۳	(۱۳) اعادہ	۱۰۴	(۵) ارمصاد
۱۴۱	(۱۴) اعتراض الکلام یا حشو	۱۰۵	(۶) استنباع یا مدح الموجه
۳۳	(۱۵) اغنات یا لزوم مالا یلزم	۱۰۵	(۷) استثناء
۳۲	(۱۶) اقضاب یا اشتقاق	۱۰۶	(۸) استخدام

۱۲۳	(۳۵) رجوع	۱۱۰	(۱۷) التثانیات
۸۶	(۳۶) رقتاء	۹۹	(۱۸) ایداع
۳۹	(۳۷) نكس و طرد و کمیو تبدیل	۱۱۱	(۱۹) ایہام یا توریہ اور اسکی مثالیں
۱۲۲	(۳۸) طباق یا تضاد	۵۴	(۲۰) تثنائیہ یا تحت التثناط
۸۳	(۳۹) عاطلہ یا غیر منقوط	۵۴	(۲۱) تحلیل
۸۴	(۴۰) فوقانیہ یا فوق النقطاٹ	۱۲۰	(۲۲) تردید
۷۳	(۴۱) قطع الحروف یا حذف	۷۱	(۲۳) توشیح
۱۴۷	(۴۲) کلام الجمع یا شہر آشوب	۵۶	(۲۴) ترمیع اور اسکی قسمیں
۳۳	(۴۳) لزوم و لالیزم یا تشدید	۵۸	(۲۵) تسمیط
۸۸	(۴۴) مبادلة الرؤسین	۱۰۴	(۲۶) تسہیم
۵۷	(۴۵) متزلزل یا تنزل	۶۰	(۲۷) تصحیف یا مُتَحَفَف
۶۹	(۴۶) منطون	۱۲۷	(۲۸) تضمین یا اقتباس
۱۵۱	(۴۷) مذہب کلامی و فقہی	۶۳	(۲۹) تعدید یا سیاقۃ الاعداد
۱۵۲	(۴۸) مزاجیہ	۶۷	(۳۰) تکرار یا تکریر
۹۲	(۴۹) مستزاد	۷۱	(۳۱) توشیح یا موشح
۵۸	(۵۰) مسط یا تسمیط	۵۵	(۳۲) توافق یا توافق
		۱۲۲	(۳۳) خفاء
		۱۲۲	(۳۴) رد العجز علی الصداقہ کی قسمیں

(۳۷) بقیہ منالغ بدائع برائے جماعت ایم اے مختص و ضروری ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فهرست صنایع و بدایع مندرجه سراج البلاغت بطحافظ حروفی تهجی

صفحه	صنایع	صفحه	صنایع
۲۸	اسجاع یا سجاع	(۱)	ابداع
۲۸	سجع متوازی	۱۰۰	اتساع
۲۹	مطرف	۱۰۱	اتفاق
۳۰	متوازن یا موازنه	۲۶	احتجاج بدلیل بکیمو مذهب کلامی
۳۱	اشاره	۱۵۱	اخبار
۳۲	اشتقاق یا اقتضاب	۱۰۲	ادماج
۱۰۸	اضراب	۱۰۲	ارسال المثل یا ایراد المثل
۱۰۹	اطراد	۱۰۳	ارسال المثلین یا ایراد المثلین
۳۳	اعاده	۱۰۳	ارصاد یا السهیم
۱۴۱	اخر فح الکلام قبل التمام یا حشو	۱۰۴	استتباع یا مدح الموجه
۳۳	اعنات لزوم مالا یلزم التزم یا تشدید	۱۰۵	استثناء
۱۵۰	اغراق دیکهو مبالغه	۱۰۵	استخدام
۹۹	افتراق الشفتین دیکهو	۱۰۶	استدراک یا تدارک
	واسع الشفتین	۱۰۶	استطراد

۱۱۶	صغحه	ایہام، تشابہ (ب)	۱۱۰	صغحه	افتنان، ذوالوجہیں، دو جہتین
۳۶		برائۃ الاستہلال			یا محمل الفساد
۱۱۶		بو تلمون	۱۲۴		اقتباس دیکھو نہیں
۸۴		پہیل دیکھو لغز یا چیشان (پ)	۳۲		اقتساب یا اشتقاق
		(ت)	۳۵		اکتفاء
۳۴		تاریخ	۳۳		الترام، اعنات، لزوم، الا لازم
۱۱۴		تاکید الذم بمایشبہ المدح			یا تشدید
۱۱۸		تاکید المدح بمایشبہ الذم	۱۱۰		التفات
۳۹		تبدیل یا عکس و طرد	۹۹		انقسام، شفتین، کچھ سوال شفتین
۸۶		تبلیغ دیکھو مبالغہ	۶۵		ایداغ
۱۵		تبیین دیکھو تفسیر	۱۰۳		ایراد، امثل، کچھ ارسال، امثل
۱۱۸		تجاہل، العارف، تجاہل، عارفا	۱۰۳		ایراد، امثلین، کچھ ارسال، امثلین
		سوق، المعلوم، یا مساق، المجهول	۱۱۱		ایہام، توریہ، یا تنجیل
۱۱۴		تجرید	۱۱۲		مجردہ
۴۱		تجنیس یا جناس	۱۱۲		مر شحہ
۴۲		تمام	۱۱۳		مبینہ
۴۲		((الف) مماثل	۱۱۴		تناسب
۴۳		(ب) مستوفی	۱۱۵		تنسار
۴۳		زائد	۱۱۵		عکس
۴۳		مؤخر	۱۱۵		توالد ضدین

صفحه ۵۷	تزلزل یا متزلزل	۴۵	تجنیس ناقص یا محرف	۴۵
۱۲۱	تسلیم	۴۶	مطرقت	۴۶
۵۸	تسمیط یا مسط	۴۷	مرکب	۴۷
۱۰۴	تسہیم یکھوارصاد	۴۷	« الف) متشابه یا مقرون	۴۷
۱۲۱	تشابه الاطراف	۴۷	« ب) مفروق	۴۷
۳۳	تشدید اعنات لزوم الایز	۴۸	مرفوع	۴۸
	یا التزام	۴۹	مکرر مزدوج	۴۹
۵۹	تشریح ذوالقافیستین یا ذوالقوا	۵۰	خطی	۵۰
۵۹	تشطیر دیکھو تسمیط	۵۱	مضارع	۵۱
۶۰	تضعیف یا مصحف	۵۲	لاحق	۵۲
۷۴	تصدیر یا رد العجز علی الصدر	۵۳	تختانیہ یا تحت النقاط	۵۳
	تضاد متضاد طباق مطابقت	۵۴	تحلیل	۵۴
۱۲۲	تطبیق یا تکافؤ	۵۸	تخریج و تجمیع	۵۸
۶۲	تضریح	۱۱۱	تخیل تدریجی یا بہام	۱۱۱
۶۲	تضمن المزدوج	۱۰۶	تدارک دیکھو استدراک	۱۰۶
۱۲۷	تضمن اقتباس یا تعلیق	۱۲۶	تدبیر دیکھو تضاد	۱۲۶
۱۲۳	تطبیق دیکھو تضاد متضاد طباق	۵۵	ترافق یا توافق	۵۵
	مطابقت یا تکافؤ	۱۲۰	تردید	۱۲۰
۱۲۸	تعجب	۵۶	ترصیع	۵۶
۶۳	تعدید یا سیاقۃ الاعداد	۵۶	ترصیع مع التجنيس	۵۶

صفحہ ۱۱	تورنگیو ایہام یا تنجیل	صفحہ ۹۵	تعمیر دیکھ مستوطہ
۱	توسیم	۱۲۴	تعلیق دیکھو تنجیل یا اقتباس
۱	توشیح یا توشیح	۳۷	تعمیہ و تخریجہ
۵۲	توفیق یا مراعاة النظر	۱۲۹	تفریق تنہا
	(ج)	۶۵	تفسیر یا تبیین
۲	جامع اللسانیں، ذور ویتین	۶۶	تقولیف
	یا ذوالالسنہ	۱۳۳	تقابل دیکھو مقابلہ
۳۱	جمع تنہا	۱۳۳	تقسیم تنہا
۳۲	جمع و تفریق	۱۲۲	تکافؤ، تطبیق، متضاد، طبا
۳۵	جمع تفریق و تقسیم		یا مطابقت دیکھو تضاد
۱۳۲	جمع و تقسیم	۶۷	تکرار یا تکریر
۴۱	جناس یا تنجیس		تلمیح
	(ج)	۶۸	تلخیص، تلخیص، ذولسانیں یا ذورین
۸۷	چیستان دیکھو لغز	۶۹	تلوین، ملوون، امتلوون
	(ج)	۱۳۰	تناسب یا مناسبت
۱۲	حذف یا قطع الحرف	۱۳۰	تنسیق الصفات یا حسن النسق
۱۳۶	حسن ابتدا یا حسن مطلع	۷۰	تسلیمیت
۱۳۶	حسن اختراع	۵۵	توافیق دیکھو توافق
۱۳۷	حسن بیان	۱۳۱	توجیہ، ذوالوجہین، ذوجہتین
۱۳۸	حسن شتخلص یا گریرہ		یا محتمل الضمین

صفحه	متمحل الضدين يا افتنان
	(ر)
۱۲۳	رجوع
۷۲	رد العجز على الصدر يا تصدير
۸۲	رقطاع
	(س)
۲۸	سجع يا اسجاع
۱۲۴	سوال وجواب يا مراجع
۱۱۸	سوق المعلوم، تجايل العارف
	تجايل عارفانه يا مساق المجهول
۶۳	سياقة الاعداد يا تعديد
	(ش)
۱۲۵	شبه اشتقاق
۱۲۷	شهر آشوب كچو كلام الجامع
	(ط)
۱۲۲	طباق، مطاود كچو تضاد، متضاد
۱۲۲	ايجابي
۱۲۵	سلبی
۱۲۷	اربع عناصر
۱۲۶	تدريج

صفحه	حسن تعليل
۱۳۹	حسن طلب
۱۳۹	حسن مطلع كچو حسن ابتدا
۱۳۲	حسن مقطع
۱۲۰	حشو يا اعتراض الكلام قبل التمام
۱۲۱	حصر الكل في الجزء يا خيفاء
۱۲۳	(خ)
۱۲۳	خيفاء يا حصر الكل في الجزء
	(ذ)
۷۳	ذوالالسنه، جامع اللسانين
	دكيو ذورويتين
۱۳۱	ذوجيتين، ذوالوججين كچو توجيه
	متمحل الضدين
۷۳	ذورويتين، جامع اللسانين يا
	ذوالالسنه
۵۹	ذوالقافيتين، ذوالقوافي يا تشريع
۵۹	ذوالقوافي، ذوالقافيتين يا تشريع
۶۸	ذولسانين، تلميع، ذولغتين
۶۸	ذولغتين، تلميع، ذولسانين
۱۱۰	ذوالوججين، ذوججيتين

۳۸	(گٹ)	۱۴۰	فے و نشر یا لف و نشر
	گریز یا حسن تخلص		(ع)
۴۳	(ل)	۱۴۳	عاطلہ، غیر منقوط یا مہملہ
	لزدوم یا لایزم، التزام، تشدید	۱۴۶	عکس و طرد کیونہیں
	یا اخفات		(ع)
۴۵	لغز، چستان یا پہیلی	۱۵۰	خلو دیکھو مبالغہ
۴۶	لف و نشر یا طے و نشر	۱۵۲	غیر منقوطہ، عاطلہ یا مہملہ
۴۸	مرتب		(فت)
۴۸	غیر مرتب، معکوس	۱۵۲	فوقانیہ یا فوق النقاط
۴۹	غیر مرتب یا مخلوط		(فت)
	(ھر)	۱۵۳	قطع الحرف یا حذف
۵۸	مبادلة الراحین	۱۵۴	قلب یا مقلوبات
۵۰	مبالغہ	۱۵۵	مقلوب بعض
۵۶	متزلزل یا کچھ تزلزل	۱۵۵	مقلوب کل
۵۵	متصل الحروف یا موصول	۱۵۵	مقلوب مستوی
	متضاد کی تضاد، طباق، مطابقت	۱۵۶	مجمع یا معطف
۱۲۲	تطبیق یا تکافؤ	۱۵۷	کرر یا مزدوج
۱۹	مُتَلَوْن، تلوین یا مُکَوْن	۱۴۶	قول یا لوجب
	محاذ		(کٹ)
۱۹	محمل الفسیدین یا ذوالوجہیں	۱۴۷	کلام الجامع یا شہر آشوب
۱۳۱			

منه
٦٨صفي
١٠٥

مدح الموجه يا استتباع

٦٩

لون تلون يا متلون

٨٩

مذدّر

١٣٠

مناسبة يا تناسب

١٥٠

مذهب كلامي، مذهب فقهي

٩٢

منفصل الحروف يا متقطع

١٥٠

يا احتجاج بدليل

٨٣

منقوطة يا تعريس

١٢٢

مراجعة يا سوال وجواب

٤١

موشح بكيوتوشح

١٥٢

مراعاة النظر يا توفيق

٩٥

موشل يا متصل الحروف

٩٠

مربع

٩٦

موقوف الآخر

٩١

مردف

٨٣

مبلة، عاطلة بكيوتو غير منقوطة

١٥٢

مزاوجة

(ن)

١١٨

مساق الجبول، سوق المعلوم

٩٦

نثر النظم

١١٨

يا تجايل العارف وغيره

٩٤

نظم

٩٢

استنراد

٩٨

نظم النثر

٢٨

سجيع بكيوتو سجايع

(و)

٥٨

سمط بكيوتو تسميط

٩٩

واسع الشفتين يا انتر الشفتين

٩٠

لصوف بكيوتو تصفيف

٩٩

واصل الشفتين يا انضمام الشفتين

١٢٢

لطايفة، متضاد بكيوتو تضاد

(هـ)

١٥٨

جوي قبيح

٩٢

اعتما

١١٤

جوي قبيح

١٥٥

انقابلة، لطباق يا تقابل

١٥٨

الهنز الذي يراد به الحجة

٩٢

انقطع يا منفصل الحروف

٨٢

اقلوبات يا قلب

صنایع لفظی

۵۲	تحلیل	۴۲	اتفاق
۳۸	تخریج و تعمیہ	۲۸	اسجاع یا اسجاع
۵۵	ترافق یا توافق	۳۱	اشارہ
۵۶	ترصیع	۳۲	اشتقاق یا اقضاب
۵۶	ترصیع مع التجنیس	۳۳	اعادہ
۵۷	ترزل یا مترزل	۳۴	اعنات لزوم والا یلزم التزام یا تشدید
۵۸	تسمیط یا مسطح	۳۵	افتراق الشفتین دیکھو واسع الشفتین ۹۹
۳۳	تشدید اعنات التزام بالزوم والا یلزم	۳۲	اقضاب دیکھو اشتقاق
۵۹	تشریع اذوال قافیتین یا اذوال قوافی	۳۵	اکتفاء
۶۰	تضعیف یا مضعف	۳۲	التزام اعنات لزوم والا یلزم یا تشدید
۶۲	تصدید دیکھو رد العجز علی الصادر ۶۲	۹۹	انضمام الشفتین دیکھو واسع الشفتین ۹۹
۶۲	تضریج	۳۵	ایداع
۶۲	تخصیص المزاج	۳۶	برآءۃ الاستہلال
۶۳	تعزید یا سیاقۃ الاعداد	۳۷	تاریخ
۹۵	تعریس یا منقوطہ	۳۹	تبدیل یا عکس و طرد
۷۷	تعمیہ و تخریج	۶۵	تبیین یا تفسیر
۱۵	تفسیر تبیین	۴۱	تجنیس یا جناس اور اسکی قسمیں
		۵۲	تحتانیہ یا تحت التقاط

لہ اگر کوئی صنعت لفظی میں نہ ملے تو اس کو معنوی میں دیکھا جائے۔

تفویف	یا افتنان
تقابل یا مقابله	رد العجز علی الصدر یا تصدیر
تکرار یا تکریر	رقطاع
تلمیع، ملمع، ذولسانین یا ذولغنتین	سجع یا اسجاع
تلوین، ملون یا مثلون	سیاقه الاعداد یا تعدید
تنکیب	عاطله، مہملہ یا غیر منقوطہ
توافق یا توافق	عکس و طرد یا تبدیل
توسیم	غیر منقوطہ عاطلہ یا مہملہ
توشیح یا تموّشیح	فوقانیہ یا فوق النقاط
توفیق یا مراعاة النظمیر	قطع الحرف یا حذف
جامع اللسانین، ذوالالسنہ یا ذورویتین	قلب یا مقلوبات
جناس یا تجنیس	لزوم یا الایزم، التزام، تشدید یا اعنائت
حذف یا قطع الحرف	لغز یا چستان
خیفاء یا حصر الكل فی الجراء	مبادئہ الرّاسین
ذوالالسنہ، جامع اللسانین یا ذورویتین	مترزل یا تزلزل
ذورویتین، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ	متصل الحروف یا موصول
ذوالقافیئتین، ذوالقوافی یا تشریح	مثلون، تلوین یا ملوّن
ذوالقوافی، ذوالقافیئتین یا تشریح	محاذ
ذولسانین، ذولغنتین یا تلمیع	مدوّر
ذولغنتین، تلمیع، ذولسانین	مرّج
ذوالوجھین، ذوجھتین، متحمل الضدین	مردّف

منقوطة يا تعريس
 موح يا توشح
 موشل يا متصل الحروف
 موقوف الآخر
 همله غاطلة يا غير منقوطة
 نثر النظم

نظم النثر
 واسع الشفتين يا افترأ الشفتين
 واصل الشفتين يا انهما الشفتين

مستزاد
 مسجع يا اسجاع
 مسقط يا تسميط
 مشاكه
 متخف يا تنخيف
 ممتما
 مقطوع يا منفصل الحروف
 مقلوبات يا قلب
 ملتح يا تملح
 ملون ملون متلون
 منفصل الحروف يا مقطوع

صنایع معنوی

اقتباس، تضمین یا تعلیق	ابداع
التفات	اتساع
ایراد المثل یا ارسال المثل	احتجاج بدلیل یا مذهب کلامی
ایراد المثلین یا ارسال المثلین	اخبار
ایهام، توریه یا تخمیل	ادماج
بو قلمون	ارسال المثل یا ایراد المثل
تاکید المذم بما یشبه المدح	ارسال المثلین یا ایراد المثلین
تاکید المدح بما یشبه الذم	ارصاد یا تسهیم
تبلیغ و کیو مبالغه	استنباع یا مدح الموجه
تجاہل العارف، تجاہل غافل، سوق المعلوم	استثناء
یا مساق المجهول	استخدام
تخرید	استدراک یا نذارک
تخمیل، توریه یا ایهام	استطراد
تذراک یا استدراک	اضراب
تذنیج و کیو تضاد	اطراد
تردید	اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو
تسلیم	اغراق و کیو مبالغه
تسهیم یا ارصاد	افتنان، ذوالوجہین، ذو حصتین یا محتمل الشک

تشابه الاطراف

تضاد، متضاد، طباق، مطابقة، تطبيق
يا تكافؤ

چستان يا الغر

حسن ابتداء، حسن مطلع
حسن اختراع

تضمن، اقتباس، تعليق

تطبيق، تضاد، متضاد، طباق، مطابقة
يا تنافؤ

حسن بيان
حسن تخلص، يا كيريز

حسن تعليل

تطريز

حسن طلب
حسن مطلع، يا حسن ابتداء

تجيب

تفريق، تنها، تقسيم، تنها

تلفؤ، تطبيق، متضاد، المباق، يا مطابقة
وكيف تضاد

حشو، يا اختراش الكلام قبل التمام
حصر الكس في الجزاء يا خفاء

تلميح

ذو جنتين، ذو الوجنتين، يا محتمل الشدين
دكيو توجيه

تناسب، يا مناسبة

رجوع

تنسيق الصفات، يا حشن، الشنق

سؤال وجواب، يا مراجعه
سوق المعلوم، تجاهل العار، يا مساق الجبول

توجيه، ذو الوجنتين، ذو جنتين، يا محتمل الشدين

تورية، ايها، يا تنجيميل

شبه اشتقاق

توفيق، يا مراعاة التظير

شهر آشوب، يا ملام الجامع

جمع، تنها

طباق، مطابقة، دكيو تضاد

جمع، وتفریق

طے ونشر، يا لف ونشر

جمع، وتفریق، وتقسیم

فلو دكيو مباغ

جمع، وتقسیم

مراعاة النظير اتيلاف، تلفيق، تناسب

تناسب، توفيق، يامواخات

مزاوَجَة

مساقي المجهول، سوق المعلوم، يتجاہل عارفاً

مُتَعَمِّمًا

مقابلة، يتقابل

مناسبة، يتناسب

هجو قبيح

هجو طبع، دیکھو تاکیہ المرح بما يشبه الذم

الہزل الذی یُرَاد بہ المحبسة

قول بالموجب

کلام الجامع یا شهر آشوب

گریز یا حسن التخلص

لف و نشر یا طے و نشر

مبالغه

متضاد و دیکھو تضاد

متحمل الضدين، ذواکھتین دیکھو توجیه

مدح الموجه یا استتباع

مذهب کلامی و مذهب فقہی یا احتجاج بیدل

مراجعہ یا سوال و جواب

سراج البلاغت کی تالیف میں حسب ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے

کتاب	مصنف	زبان	مقام و سنہ طبع
(۱) آئینہ بلاغت	مرزا محمد عسکری	اردو	لکھنؤ ۱۹۳۶ء
(۲) ابدع البديع	محمد حسین شمس العلماء دکنی	عربی	قلی کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد ۱۳۲۸ھ
(۳) البیان والتبيين	ابو عثمان غمر الساجط	~	مصر ۱۳۱۱ھ
(۴) التبيان في علم البيان	عبدالواحد بن عبدالکریم	~	قلی کتب خانہ آصفیہ
(۵) اساس البلاغة	المعروف بن الربطکائی	~	مصر ۱۲۹۹ھ
(۶) اسرار البلاغة	ابوالقاسم محمّد بن عمر الزمخشري	~	~ ۱۹۲۰ء
(۷) الطول شرح تلخیص	ابو عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجاني	~	~ ۱۲۸۲ھ
(۸) اعجاز خسروى	غلام الدین بن برہم الدیکلے ترکی	~	لکھنؤ ۱۲۹۳ھ
(۹) عظم التناجی مع شرح معنیات	امیسر خسرو	فارسی	مطبوعہ ۱۲۶۶ھ
(۱۰) انوار اللمع فی علم البديع	سید ابوالحسن	~	ایران ۱۳۰۲ھ
(۱۱) الانشراح فی علوم البلاغة	سید علی خاں الممدنی	عربی	~
	بن احمد نظام الدین	~	مصر ۱۳۰۵ھ
	جلال الدین محمد القزوینی	~	
	بن عبد الرحمن المعروف بخلیب دمشق	~	

(ب)

لکھنؤ ۱۹۱۶ء	اردو	نجم الغنی خاں رامپوری	(۱۲) بحر الفصاحت
لاہور ۱۹۲۴ء	"	قلندر علی خاں	(۱۳) بہار بلاغت

(ت)

قلی کتب خانہ آصفیہ	فارسی	عبدالرحمن جامی ۸۹۸ھ	(۱۴) تجنیس اللغات
دہلی ۱۹۰۹ء	"	ذوالفقار علی	(۱۵) تذکرۃ البلاغت
حیدرآباد ۱۳۲۹ھ	اردو	سجاد میرزا بیگ	(۱۶) تسہیل البلاغت
مصر ۱۲۸۸ھ	عربی	جلال الدین قزوینی خطیب دمشق	(۱۷) تلخیص المفتاح

(ج)

مصر ۱۲۹۹ھ	"	صلاح الدین خلیل ایبک اصفہانی	(۱۸) جنان الجناس فی علم البديع
مصر ۱۳۲۳ھ	"	الشیخ احمد الہاشمی	(۱۹) جواہر البلاغة

(چ)

ممبئی ۱۲۶۶ھ	فارسی	غلام محی الدین نحیف	(۲۰) چہار حین
کانپور ۱۳۰۱ھ	"	نثاری	(۲۱) چہار گلزار

(ح)

قلی ۱۱۰۴ھ	عربی	لطف اللہ بن محمد الغیاث	(۲۲) حاشیہ شرح تلخیص
مصر ۱۲۶۳ھ	"	علامہ ابی وردی	(۲۳) حاشیہ مطبوعہ
کانپور ۱۳۰۳ھ	فارسی	شمس الدین فقیر	(۲۴) حقائق البلاغت

تهران منشآت	فارسی	رشید الدین عمری کاتب المعروف بر رشید و لطا	(۲۵) حایق السحر فی قایق
		(خ)	
قلی کتبخانه آصفیه	"	شمس الدین فقیر	(۲۶) خلاصه البدایع
		(۵)	
مصر ۱۳۱۴	عربی	حسینی آفریدی زاهد و غیره	(۲۷) الدروس البلاغة
حیدرآباد دکن ۱۳۲۵	فارسی	امام الدین آقامی هروی	(۲۸) دوحه الصنائع
		(۷)	
کامپور ۱۲۶۵	"	عبد الواسع بانسوی	(۲۹) رساله عبد الواسع
بیروت ۱۲۶۵	عربی	الخوری ارسانیوس النافوری	(۳۰) روضة الجنان
			فی المعانی والبیان
قلی کتبخانه آصفیه	فارسی	المفتی حسینی ساوجب	(۳۱) ریاض الصنائع قلیشاهی
		(۸)	
حیدرآباد دکن ۱۳۱۱	"	محمد زمان خاں شهید	(۳۲) سفینه البلاغة
قلی ۱۲۸۳	عربی	بدر الدین محمد بن زکی الدین مفتی الشام	(۳۳) شرح شواهد التلخیص
۱۲۸۸	فارسی	امام بخش صهبائی و بلوی	(۳۴) شرح معانی نصیر محمدی
۱۲۸۳	"	میر شمس الدین	(۳۵) شرح معانی
		(۹)	
مصر ۱۳۳۲	عربی	یحییٰ بن حمزه	(۳۶) الطراز

(ع)

- (٣٤) عقد البديع خوري بوس عتواد عربي بيروت ١٨٨١
 (٣٨) عقود الدرر في شرح المعلم شاهين عطية البتاني ١٨٨٤
 شواهد المختصر

(غ)

- (٣٩) غاية الادب في محمد طلعت مصر ١٣١٦
 صناعات شعر العرب

(ك)

- (٣٠) كتاب الصناعة ايلينوس حكيم بيروت ١٨٩٨
 (٣١) كمال البلاغة عبد الرحمن بن علي البرزداي ١٣٣١

(ل)

- (٣٢) اللطائف المساعة ملا جلال الدين السيوطي ١٢٩٥
 في الفصاحة والبلاغة قلمي كتبخانة آصفيه

(هـ)

- (٣٣) مجموع الصنائع حكيم كامران شيرازي فارسي طهران ١٢٩٥
 (٣٤) مختصر المعاني علامه سعد الدين مسعود بن عربي مصر ١٣٠٩
 عمر التفقازاني تاليف ١٢٥٥

- (٣٥) مخزن الفوائد محمد فايق اردو لكهنؤ ١٢٦٤
 (٣٦) المخطول على التلخيص سعد الدين مسعود بن عربي استنبول ١٣١٥
 عمر التفقازاني

بیروت ۱۹۰۹ء	فارسی	شمس الدین محمد بن قیس الرازی	المعجم فی معاییر اشعار العجم	۴۷
لکھنؤ ۱۳۱۹ء	..	ملا حسین واعظ کاشفی	معما و قواعد المعما	۴۸
کامپور ۱۲۸۳ء	اردو	دیوبی پرشاد	معیار البلاغت	۴۹
لاہور ۱۹۲۱ء	..	نجم الغنی خاں رامپوری	مفتاح البلاغت	۵۰
مصر ۱۳۱۸ء	عربی	محقق ابن یعقوب المغربي	مواہب المفاح	۵۱
			شرح مختصر المعانی	

(ن)

بیروت ۱۸۹۴ء	..	خلف بن حبان	نقد الشعر مع ترجمہ جرمن	۵۲
			نکات البدایع و	۵۳
قلی کتب خانہ آصفیہ	فارسی	درویش محمد	مرآة السناج	
۱۳۱۷ء	عربی	امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی	نہایۃ الاعجاز فی ردیۃ الاعجاز	۵۴
لکھنؤ ۱۳۱۷ء	فارسی	محمد حسین قزلباش	نہر الفصاحت	۵۵

(ه)

تہران ۱۳۱۷ء	..	نصرا اللہ تقوی	ہنجار و گنہگار	۵۶
			(در فن معانی و بیان بدیع)	
لکھنؤ ۱۳۲۷ء	..	محمد انعام اللہ	ہدایۃ العامیۃ شرح رسالہ	۵۷
			عبدالواسع	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علم بدیع

علم بدیع وہ ہے جس سے کلام کی خوبیاں (صنعتیں) معلوم ہوتی ہیں مگر ایسے صنایع لزوم و تکلف سے نہیں بلکہ آرائش کے طور پر لائے گئے ہوں۔
صنایع کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

- ۱۔ صنایع لفظی سے کلام کے الفاظ کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔
- ۲۔ صنایع معنوی سے کلام کی معنوی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

صنایع لفظی

اتِّفَاق

کلام میں کسی شاعر یا مدروح کا نام لطیف پیرایہ میں بے تکلف آجانا۔
مثالیں :-

عربی ؛ مَا زَالَ الْبَاءُ كَا بِالْحَمْدِ مَذْ عُرِفُوا
نظم ؛ فَكَانَ أَحْمَدُ هُوَ حُسْنُ اتِّفَاقِهِمْ

سید علی خاں

فارسی: نظم۔ سرمد غم عشق بواہوس اندہند سوز غم پروانہ بگس راندہند
 غم سے باید کہ یار آید بکنار ایں دولت سرمد بگس راندہند
 مونی سرمد

اردو: نظم۔ ہم نہ کہتے تھے محبت یو بڑی بکیتی کیسا سے کیا ہو گئی دور وزیں مستبیری
 کینی حیدر آبادی
 کر دیا کچھ سے کچھ ترے غم نے اب جو دیکھا تو وہ اثر ہی نہیں
 اثر ناکرہ میر درد

اسجاع یا سجع

نثر یا نظم میں جب دو فقروں یا مصرعوں کے آخری دو کلمے ہمزون یا ہم قافیہ
 یا دونوں ہوں تو اسجاع یا سجع کہتے ہیں اور اس قسم کی نثر کو سجع یا متغنی
 سجع نثر میں ایسی ہے جیسے قافیہ نظم میں۔

سجع کی تین قسمیں ہیں: (۱) متوازی (۲) مُطَرَف (۳) مُتَوَازِیَا مُوَازِنَہ
 ۱۔ سجع متوازی دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن اور ردی میں متفق ہوں۔
 مثالیں:-

عربی: نثر، اَوْدَىٰ بِنِی النَّاطِقِ وَالصَّامِتِ، وَرَفِیٰ بِنِی الْحَاسِدِ
 وَالشَّامِتِ۔ حریری

نظم، فَنَحْنُ فِی جَدَلٍ وَالتَّوَمُّ فِی وَجَلٍ
 وَالبُرُّ فِی شُغْلٍ وَالبَحْرُ فِی خَجَلٍ
 مُشَنَّبِی

فارسی: نثر، اسپ تاخۃ و گوئے باخۃ۔

فارسی :- نظم، خیبر از تیغ او خراب شدہ سیر آتش ہمہ سراپ شدہ
رشید و طواط

اردو :- نثر، میں تجھ پر جان دیتا اور اپنے سر آن لیتا ہوں۔
نظم، کروں پہلے توحید یزدان رقم جھکا جس کے سجدہ کو اول قلم

میر حسن
۲۔ مَبْجَعٌ مُّطَوَّرٌ، دو جملوں کے آخر کے دو کلمے وزن میں مختلف
لیکن رومی میں متفق ہوں۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، اَلَمْ تَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا
نظم، تَجَلَّى بِمِ رُشْدِي وَاثَرَاتِ بِمِ يَدِي

وَقَاضِ بِمِ ثَمَدِي وَاَوْرِي بِمِ زَنْدِي
لَا بِي تَمَام

فارسی :- نثر، احمد را کرم بیا راست و ہنر بے شمار۔
نظم، خمیر یزدان جو بر کشادی چنگ رومے ہاموں شدے چو پشت پلنگ
اردو :- نثر، احمد بڑا خوش اطوار ہے اور اس کا دوست بے روزگار ہے
نظم، عشق ہے تازہ کا تازہ خیال ہر دفعہ اسکی اک نئی ہر چال
۳۔ مَبْجَعٌ مُّتَوَازِنٌ یا مُوَازِنٌ، دو جملوں یا مصرعوں کے آخر کے

۱۔ رشید و طواط نے حدائق السحر فی دقائق الشعر صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ جب مَبْجَعٌ مُّتَوَازِنٌ شعر میں
واقع ہو تو اسکو ”مَبْجَعٌ مُّوَازِنٌ“ کہتے ہیں۔ اسکی اصل عبارت یہ ہے ”مَبْجَعٌ مُّتَوَازِنٌ۔ بقیہ حاشیہ“

دونوں وزن میں متفق لیکن ردی میں مختلف ہوں یہ صنعت نثر و نظم دونوں میں مستعمل ہے۔

بقیہ ملاحظہ ہو۔ بہ نثر مخصوص نیست بلکہ در شعر ہیں کلمات تو ان آورد آزاد شعر "موازنہ" خوانند "شمس قیس نے النعم فی معایر اشعار النعم صفحات ۳۰۸، ۳۰۹ پر صبح موازنہ کے تحت نثر اور نظم دونوں کی مثالیں دی ہیں۔

مصام الدین الدینک نے اطول شرح تفتیش جلد ثانی صفحہ ۲۳۶ پر لکھا ہے۔
 "فصل منبج موازنہ و لیس کل موازنۃ منبجاً" فعلی هذا بكون الموازنه آسقة
 ان بیانات سے واضح ہے کہ "موازنہ" نثر و نظم دونوں پر دای ہے۔
 لیکن صدیق ابلاغت میں شمس الدین فقیر لکھتے ہیں کہ صبح موازنہ، نظم میں نہیں ہوتا،
 چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں "داین صبح موازنہ در نظم نمی آید چہ کلمہ آورد در نظم واجب است کہ
 قافیہ داشتہ باشد"

قافیہ کے لحاظ سے یہ قول درست ہے لیکن ردی کے بدل جانے سے شعر و سرائو جاتا ہے۔
 گو وزن اور قافیہ وہی ہوتا ہے یہاں بحث پہلے اور دوسرے مصرعوں کے آخر کلموں سے ہے
 جو وزن میں تو برابر لیکن ردی میں مختلف ہیں۔

تفسیر کے مطلع میں تو قافیہ اور وزن کے صرف ردی کا متفق ہونا ضروری ہے۔

لیکن بعد کے اشعار میں اس کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ صبح کے لغوی معنی
 "کبوتری کی آواز" کے ہیں، میری رائے میں "موازنہ" میں صبح ایک مخصوص صورت ہے
 جس کے آخر میں حرف ردی ہونا ضروری ہے لہذا بغیر حرف ردی کے صبح کا استعمال کرنا
 مناسب نہیں اس کو "موازنہ" کہنا کافی ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَمَكَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَذَرَاجِي مَبْثُوثَةٌ۔

نظم، كَالنَّاهِرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالنَّاهِرِ فِي هِمَمٍ

البومبیری

فارسی :- نثر، وظائف حمد واجب الوجود و محامد شکر واجب الغفور لازم است

نظم، شاہی کی خوش اور ادولت بود ذلیل، شاہی کی تیغ اور انصاف بود فسان
اندیشی، کمانش زہ گسلد یقین، و ندر دم یقینش بر یقند کمان

اردو :- نثر، ہمارا دوست بڑا کریم ہے اور زمانہ میں نظیر ہے۔

نظم، اے شہنشاہ فلک منظر و بے مثل و نظیر

اے جہاں دار کرم شیوہ و بے شبہ عدیل

باصر ہیں یہ بصیر ہیں اہل وفا ہیں یہ قادر ہیں یہ کریم ہیں یہ ورسخی ہیں یہ

اشعار

کلام میں مختصر الفاظ سے وسیع معنی کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

نظم، فَمَا لَكَ لَا تَلْقَى بِمُحِبَّتِكَ الْقَنَا

وَ أَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ هُمْ

هَذَا مِنْ عِلَالَةِ اِحْدَى الْمُعَالِي

وَعَلَى هَذَا فَفَقِسْ مَا سِوَاهَا

فارسی :- نشر، زندہ کنی بے کساں چطور می گردد و شمارا چہ آگہی۔

نظم :- ترا کوہ پیکر تہیوں می برد پیادہ چہ دانی کہ چوں می رود
اردو :- نشر، جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب رونے سے کیا فائدہ۔

نظم :- گدا سمجھ کے ود چپ تھا میری جو شامت آئے
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے
غالب

اِشْتِقَاقِ يَاقُتْضَابِ

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جو ایک مادہ یا مصدر سے مشتق ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نَشَأَ، كَلَّ، بَجَدَ، بَجَدَ، لَا بَجْدَ۔

نظم :- وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيُجِلَّهُ

وَرَبُّهُ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا هَمْدُ

حسان بن ثابت

فارسی :- نشر، بسط، بساط، انبساط پر داختم۔
نظم :- حکیم آنکس کہ حکمت نیک داند سخن محکم بحکم خویش داند
حکیم سنائی

اردو بشر، دلبر نے دل تولے لیا لیکن دلجوئی نہیں کی۔

نظم: اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے۔ جس کے حساب میں حیراں ہوں پر مشاہدہ ہے جس کے حساب میں غالب

اعادہ

کلام میں تاکید کے لئے الفاظ کو کر لانا۔

مثالیں: عربی: نثر: الَّذِينَ كَذَبُوا شَعْيِبًا كَانَتْ لَهُمْ يَغْنَوُا
وَالَّذِينَ كَذَبُوا شَعْيِبًا كَانُوا لَهُمْ الْخَارِيسُ
نظم: علی اتری سانشد عند بیہی

اضاعونی واتی فتی اضاعوا

تحریری

فارسی: نظم: ماندورشان بمطرب کوئی ماندورشان بمقرب بصری

منہ چہری

اردو: نظم: تم ہوئے ہم ہوئے کہ تیر ہوئے اسکی زلفوں کے سیل بہر ہوئے

اعنات لزوم مال لا یلزم التزائم

یا تشدید

کلام میں کسی ایسی چیز کا لازم کر لینا جو لازمی نہ ہو، جس کے بغیر بھی کلام درست اور پورا ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نَزَّ اللَّهُ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أَصَاوِلُ۔

نظم، عَرَفَ الْإِمَامُ الْفَزُّرْعِيُّ عَبْدُ الْوَاسِعِ
مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِإِلَاءِ الْوَاسِعِ
تَقْوَمُ رَفِيعُ الْقَدْرِ رَأْيُهُ مَجْدٌ لَهُمْ

مَضْرُوبُهُ فَوْقَ التَّرَفِيعِ الْثَّاسِعِ

فارسی:- نَزَّ، مشیت ایزدی را با فکر چہ کارا، و فکرِ نحیف را در تعتدیر
ایزدی چہ اعتبارا بفکرِ مباحش و دلِ بناخن فکرِ مخراش۔

نظم، سہم تو در زمین کشیدہ سپاہ قدر تو بر فلک نہادہ قدیم
گما سح ملک تو قرین طرب جاسد صدر تو ندیم ندیم

اردو:- نَزَّ، دیکھو دلدار کسی دوسرے سے نہ کرنا پیار ہو جاو گے خوار
اور لوگ کہیں گئے تم کو بداحوار۔

نظم، جو ہوے خاک بزرگوئی دلدار اسے ہے خاک سے ہر دم سرکار
افراقِ الشفتین دیکھو واسعِ الشفتین ص۔

اقتضاب دیکھو اشتقاق ص۲۲

اکتفاء

ضرورتِ شعری سے کلمہ کا جزو حذف کرنا۔
مثالیں:-

عربی :- نظم، كَعَبَتْ جُفُوكَ بِالْقُلُوبِ وَحُبُّهَا
وَالْخَدُّ مِيدَانٌ وَصَدْعُكَ صَوْلَجَانٌ
فارسی :-

نظم، بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من آسا (۶)
اردو :- نظم، جو نکلا پہنکر لباس صفا ہوئی دھوم اسکی زمین تاسا (۶)
التزام دیکھو اعنات ص ۳۱
انصاف الشفتین یا واصل الشفتین دیکھو ص ۳۱

ایدا ع

کلمہ میں کسی شخص یا چیز کا نام اس طرح لانا کہ اس سے معنی بھی پیدا ہوں۔
مثالیں :-
عربی :- نظم، لَقَدْ تَرَكَ الضَّحَاكُ فِي النَّاسِ ضَحْكَةً
وَابْكِي الَّذِي قَدْ قَالَ قَدْ مَا قَفَانَبَاكِ

فارسی :- نثر، شہاد حقیقت ولی اشد ہستید۔
نظم، چناں گویند در تبیج و تہلیل الہی عاقبت محمود گرداں
اردو :- نثر، آپ کی کیا تعریف کی جائے آپ تو قطب عالم ہیں۔
نظم، کیسا وزیر جسکو سعادت علی نے دی برہان لک اشجع و منصور و محشم

بِسْرَاعَةٍ إِلَّا تَهْلِكْ

غلام کا آغاز ایسے الفاظ سے کرنا کہ اصل مضمون کا اس سے اندازہ ہو جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر : بُنْحَانُهُ مَا أَعْظَمَ شَأْنَهُ لَا يُحَادُّ وَلَا يَتَصَوَّرُ

نظم : بُشْرَى فَقَدْ أَخْجَزَهَا إِلَّا قَبَالَ مَا وَعَدَا

وَكُذِّبَ الْمَجْدُ فِي أَفْقِ الْعُلَى صَحْدَا

ابو محمد خازن

فارسی :- نثر : از دست قزاقان بر ما دچہ گذشت قصہ اش بشنوید

نظم : بود باز رگزان و اورا طوطے در قفس محبوبس زیبا طوطے

مولانا مہم

اردو :- نثر : قصہ بے نظیر و بد نظیر کو جس حُسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا

گیا ہے اب اس کی تفصیل سنئے ۔

نظم : کھلنے پر جو ہے خلسمِ تقدیر اب خامہ نے یوں کیا ہے تحریر

میر حسن

تاریخ

ایسا کلام جس کے کسی مترنح فقرے یا خاص الفاظ کے مکتوبی حروف

لے عربی میں صنعت تاریخ مروج نہیں ہے اسلئے کتب بلاغت میں اس کے کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔
مؤرخین نے بعض اوقات تاریخیں نکالی ہیں۔ چند تاریخیں ہیں لی ہیں ان پر اتفاق کیا جاتا ہے۔

کے حروف مکتوبی سے مراد ایسے حروف ہیں جو کھینے جاتے ہیں اگرچہ وہ پڑھنے نہ جائیں پھر بھی ان کے اہ
شم کیے جاتے ہیں اور جو حروف تلفظ میں آتے ہیں اور تحریر میں نہیں ان کے اعداد شمار نہیں۔

جسے مثلاً اٹھم اور فرخ میں شد و حرف کو ایک حرف شمار کیا جائیگا اور چہ و کہ میں ہائے خفہ کے اعداد
لے جائیں گے اسی طرح لاجبی (ت) کے اعداد ۱۰۰ اور گول تا و تا نیش (ق) کے ۵ عدد شمار کئے جائیں گے

اعداد سے بحساب جمل ولادت، شادی، وفات یا کسی خاص واقعہ کا سنہ نکلتا ہے
تاریخ دو قسم کی ہوتی ہے، ۱۔ صوری ۲۔ معنوی۔ معنوی فنِ معما
مکے قبیل سے ہے۔

۱۔ صوری وہ ہے جس کے الفاظ سے زمانہ معلوم ہو۔

مثالیں :-

عربی :- مَوْتُ الْعَالِمِ بِاللَّهِ مَوْتُ الْعَالَمِ، تاریخ وفات مولانا

عبدالحق دہلوی۔

فارسی :- نَظْمُ بِکَسْبِ خَاصِ مَسْجِدِ سَاحَتِ نَکْھو دَلَمُ کَفْتِہِ کہ این بَیْتِہِ حَرَامِ اسْت
اردو :- نظم، مصرع، شمع بزم قادری و نقشبندی بچھ گئی۔

۲۔ معنوی وہ ہے جس کے اعداد سے بحساب جمل کوئی سنہ نکلے۔ جب سنہ
مطلوبہ بلا کسی کمی و بیشی کے نکلے تو اس کو تاریخ کا اصل یا بے کم و کاست
کہتے ہیں۔

بعض دفعہ مادہ تاریخ میں کچھ اعداد کم ہو جاتے ہیں تو اس میں
کسی مناسب لفظ کا، جس سے مطلوبہ عدد حاصل ہوں، یا اشارہ لطیف
اضافہ کر دیتے ہیں، اس عمل کو تَحْمِیۃ کہتے ہیں۔

اگر ولادت، شادی وغیرہ کے وقت مادہ تاریخ میں ایک عدد کم ہو تو
”سرا بسط“ دو عدد کم ہوں تو از روئے ”طرب“ بہجت یا بشارت“ لکھتے ہیں
اور غم و وفات کے موقع پر ایک عدد کیلئے ”سرا آہ“ دو عدد کیلئے از روئے ”بکا“
اور چار کیلئے از ”سردرد“ نکھر کر تَحْمِیۃ کرتے ہیں۔

مثالیں :-

مثال شادی و تولد کی :-
 فارسی :- نظم 'سال تارخ تولد گفت عقل از مر سچیت کہ بر خوردار باد
 اردو :- نظم 'چون دعویں تارخ تھی پندر دعویں شب
 جب کہ دنیا میں قدم اس نے رکھ
 بولا ہاتھ سن کے از روئے "طرب"

چون دعویں کہ چاند اب ظاہر ہوا
 "طرب" کہکر نو عدد حرف (ط) کے ملائے۔
 مثال غم و وفات کی۔

مثالیں :-

عربی :- نثر 'عاش حَمِيدًا وَمَاتَ شَهِيدًا۔
 فارسی :- نظم 'گفت فائق باد و حرف حزن دل

گشت زین العابدین و اصل بحق

اردو :- نظم 'منظر کہ ہوا جو قاتل اک مرتد شوم اور انکی ہوئی خبر شہادت کی عزم
 تارخ وفات ان کی کہی باروئے 'درد' سودا نے کہہئے جانجناں مظلوم
 'درد' کہکر چار عدد حرف (د) کے اضافہ کئے۔

کبھی مادہ تارخ میں اعداد مطلوبہ سے زیادہ عدد ہو جاتے ہیں تو انکو
 لطیف پیرایہ میں خارج کر دیتے ہیں جس کو تخریج کہتے ہیں۔ لیکن تارخ تولد
 اور موقع شادی میں تخریجہ شگون بد خیال کیا جاتا ہے۔

امثلہ تخریج :-

فارسی :- نظم 'من چگویم کہ بلار واقعات آہ بیرون آمدہ از اسم ذات

واقعہ کر بلا کی تاریخ ششمہ ہے جو لفظ "اٹھ" میں سے الف و ہا خارج کرنے سے نکلتی ہے۔

اردو: نظم، دست بیدار اجل سے بے سروپا ہو گئے
 فقر و دین، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل
 مصرع ثانی کے الفاظ اول و آخر کے ابتدائی و آخری حروف ف اور ل کے
 اعداد نکال دیں تو ۳۹ ملے نکلتا ہے جو سنہ وفات مولانا شاہ عبدالعزیزؒ
 محدث دہلوی ہے۔

تبدیل یا عکس و طرح

کلام کے بعض اجزاء میں تقدیم و تاخیر کرنا، یہ تین قسم کی ہوتی ہے:-

- ۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔
- ۲۔ جملوں میں تقدیم و تاخیر۔
- ۳۔ مصرعوں میں تقدیم و تاخیر۔
- ۱۔ الفاظ میں تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی: نظم، وَوَضَعَ التِّلْدَى فِي مَوْضِعِ السَّيْفِ فِي الْعَدَلِ
 مُضَرَّ كَوْضِعِ السَّيْفِ فِي مَوْضِعِ التِّلْدَى

۱۔ تاریخ گوئی میں بہت نزاکتیں ہیں کہ کون سے عدد ایک بار لے جائیں اور کون سے دوبار اور
 کتنے اعداد تک تعمیہ و تخرید جائز ہے اور کتنے تک ناجائز۔ اور مجھ صغیر اور مجھ کبیر وغیرہ کسے کہتے
 ہیں ان چیزوں سے دلچسپی ہو تو تفصیل مفتاح البلاغت اور بحر الفصاحت میں دیکھ لیجائے۔

فارسی: نظم کرم داران عالم را دم نیست
دوم داران عالم را کرم نیست
سعدی

انچہ در آدم گنجی عالم است انچہ در عالم گنجی آدم است
اردو: نظم و فور اشک نے کا شانہ کا کیا رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در و دیوار
غالب

۲۔ جملوں کی تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی: ۱۔ نثر: کلام الملوك ملوك الكلام
تو جج الليل في النهار وتو ليج النهار في الليل
نظم: مَرَان مَدَحْتُ مُحَمَّدًا اِبْنًا لِنَبِيِّ

لَكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِهِنَّ هَتَا

فارسی: نظم: دیروز بہ تو بہ شکستم ساغر امروز بسا غری شکستم توبہ
سلمان ساوجی

اردو: نثر: بادشاہ کا ظلم ظلام کا بادشاہ ہوتا ہے۔

میری التجا پر آپ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور آپ کے غضب کے
باوجود میں التجا کئے جاتا ہوں۔

نظم: تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھے تو غصہ پہ پیار آتا ہے

۳۔ مصرعوں کی تقدیم و تاخیر۔

مثالیں:-

عربی: نظم، مَا خَطَا اِثْرَ الْخَطَا يَا خَطْوَةٌ
خطوۃ اِثْرَ الْخَطَا يَا مَا خَطَا

فارسی: نظم، ذوق جہاں ندارد بے دوست زندگانی
بے دوست زندگانی ذوق جہاں ندارد
اردو: نظم، خفا کیوں عنم ہے نہیں بھیا کھلتا نہیں بھید کھلتا خفا کیوں عنم ہے
تبدیلین دیکھو تفسیر ص ۷۱ ظفر

تجنیس یا جناس

دو متجانس الفاظ کا عدد، حروف، حرکات اور وزن میں متفق اور
معنی میں مختلف ہونا۔

تجنیس کی مختلف قسمیں قواعد و بلاغت کی کتابوں میں ملتی ہیں، کسی
کتاب میں صرف نثر کی، کسی میں صرف نظم کی اور بعض میں دونوں کی چند
قسمیں اور چند مثالیں دی گئی ہیں، لیکن تجنیس کی جتنی قسمیں ہم نے اس
کتاب میں جمع کر دی ہیں وہ عربی، فارسی یا اردو کی کسی ایک کتاب میں
جمع نہیں ملتیں، مزید برآں نثر و نظم ہر دو کی مثالیں حتیٰ الوسع ان تینوں
زبانوں کی دی گئی ہیں جس سے ہر زبان کے طالب علم کو سہولت ہوگی۔

تجنیس یا جناس کی حسب ذیل (۱۱) قسمیں ہیں۔

- ۱۔ تام۔ ۲۔ زاید۔ ۳۔ مُدَّیْل۔ ۴۔ ناقص یا مُحَرَّف۔ ۵۔ مُطَّرَف۔
- ۶۔ مُرَكَّب۔ ۷۔ مَرْفُوع۔ ۸۔ مُكَرَّر۔ ۹۔ مُرَدَّد یا مُرَدَّوَج۔
- ۱۰۔ مضارع۔ ۱۱۔ لاحق۔

۱۔ تجنیس تام

تجنیس تام (الف) مثل ہوگی یا (ب) مستوفی
(الف) تجنیس مثل دو متجانس الفاظ ایک ہی نوع کے ہوں، مثلاً
اسم اسم، فعل فعل، حرف حرف۔

مثالیں :- اسم اسم
عربی :- نَشْرًا يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا
غَيْرَ سَاعَةٍ۔

نظم : حَمَوُوا وَ سَمَوُوا فَمَا حَامٍ وَ سَامٍ
سِوَاهُمْ مِنْ بَنِي حَامٍ وَ سَامٍ
فارسی :- نَشْر، فرخندہ طلسمی کہ معشوق بکام دارد و شربتِ نَدَا د مرام بکام
نظم : اے چراغِ ہمہ بتان خطا دور بودن ز روئے تست خطا
اردو :- نَشْر، عزیز نے اپنے عزیز سے ناتہ رشتہ توڑ لیا۔
نظم : یوسف سے عزیز کو کئی سال زندان عزیز میں پھنسایا
مثالیں :- فعل فعل۔

عربی :- نَشْرًا يَكْمِئُنِي وَيَكْمِئُنِي اے يَقْصِدُنِي وَيُوقِعُنِي
فِي الصَّيْمِ۔

فارسی :- توازد شود بہ میں کہ ہمہ چیز از تومی شود، و چون توازد شدی
ہمہ چیز از تومی شود
رفتگی از گشتی

فارسی: نظم، چون از گشتی ہم چیز از گشت چون از گشتی ہم چیز از گشت
برگشتی برگشت

اردو:- نثر، کتاب کا ورق پلٹو لیکن مجھ سے نہ پلٹو،

نظم، مہر کی جس پر نظر کی مہر ساں چمکا دیا

میں نے چاہا جلوہ دیکھوں تو مجھے چمکا دیا۔ دھمکایا

(ب) تجنیس مستوفی، جب دو متجانس الفاظ کی نوعیت مختلف ہو مثلاً اسم و فعل اور فعل و حروف۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَزَعِ الْجَارِ وَلَوْ جَارَ۔

نظم، مَا مَاتَ مِنْ كَرَمِ الزَّمَانِ فَإِنَّهُ

يَحْيِي لَكَ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

فارسی:- نثر، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار۔

نظم، امید لذت عیش از مدار چرخ مدار کہ در دیار کرم نیست ز آدمی دیار۔

اردو:- نثر، محبوب کی مانگ دیکھ کر دل کہتا ہے کہ تو بھی اپنے دل کی مراد مانگ۔

نظم، کہا دل نے میرے دیکھی جوہ مانگ کہ ہے یہ رات آدمی کچھ عا مانگ

۲۔ تجنیس زائید

متجانس الفاظ میں سے کسی لفظ میں ایک حرف کی زیادتی ہو، خوا

زیادتی ابتدا، درمیان یا آخر میں ہو جیسے:- کوہ، شکوہ، زر زور، دیوان، دیوانہ، محال، حال، قدم، قدوم، حامل، حاملہ۔

مثالیں :-
عربی :- نَشْرَادُ وَامْرِ الْحَالِ مِنَ الْمُحَالِ كَوَحَا مِحَا مِلْ
لَا شَبَاءَ إِلَّا صُورِ -

نظم : الْبُطْنَةُ رَأْسُ كُلِّ دَاءٍ
وَلِحَمِيَّةُ رَأْسُ كُلِّ دَوَاءٍ

فارسی :- نَشْرُ : انہ کے جمال :- از بسیار می رس -
نظم : کفر است در غریبہ ما کینہ داشتن آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
اردو :- نَشْرُ : یوں ڈر سے کام نہیں چلیگا کچھ کرنا ہے تو نڈر بنو -
نظم : یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو مہرباں بات ہے نبات نہیں
ناصح

۳۔ تَحْنِيسُ مُذَيَّلٌ

متجانس الفاظ میں سے ایک لفظ کے آخر میں دو حرف کی زیادتی :-
مثالیں :-

عربی :- نَشْرُ غَسْلٍ أَوْ غَسْلَيْنِ سَجَّ أَوْ سَجَّيْنِ -

نظم : فَيَا لَتَ مِنْ حَزْمٍ وَ مَكْزِمٍ طَوَاهُكُمَا
حَدِيدُ الرَّدَى تَحْتَ الصَّفَا وَالصَّفَاحِ

فارسی :- نَشْرُ : سیم، سیمین، زر، زرین -
نظم : سیمین برا، سیم رخا، ماہ پیکرا
زرین کلاہ، زرد قبا، زرخشاں مبتا

اردو:- نثر، آپ ہر رنگ میں دلچسپ نظر آتے ہیں، کیوں نہ ہو رنگین مزاج ہیں۔
نظم، مانگ سے اس کے مانگتی ہے بھیک مہ کا کا سہ لئے شب تاریک

ذوق

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر چوڑنا ٹھہرا تو پھر اے سنگ ل تیرا ہی سنگ آستان کیوں ہو
غالب

۴۔ تجنیس ناقص یا محرف

متجانس الفاظ تعداد اور ترتیب حروف میں منتقلی لیکن حرکات میں مختلف ہوں۔

۱۔ بعض کتابوں مثلاً حدائق البلاغت، بحر الفصاحت وغیرہ میں کوہ، شکوہ، زر، زور کو صنعت زاید و ناقص میں شمار کیا ہے اور حدائق السحر اور دیگر اکثر کتب بلاغت میں تجنیس ناقص کی وہی تعریف کی ہے اور مثالیں دی ہیں جو ہم نے لکھی ہیں، مرزا محمد عسکری صاحب نے آئینہ بلاغت صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے، ”تجنیس ناقص زاید (مُطَرَّف) جب الفاظ متجانس میں صرف ایک حرف ال کی بیشی ہو خواہ وہ حرف لفظ کے شروع میں آئے یا وسط میں یا آخر میں اسکو تجنیس زاید اقص کہتے ہیں جیسے بات، نبات وغیرہ اسی کو تجنیس مطرف بھی کہتے ہیں۔“

میری دانست میں مصنف صاحب نے ان تینوں ناموں کو مخلوط کر دیا ہے جو علیحدہ علیحدہ بیان ہونے چاہئیں، اس صنعت کے تحت جو مثالیں دی گئی ہیں وہ تجنیس زاید کے علاوہ تجنیس ناقص اور مطرف کیلئے بھی شامل کر لی گئی ہیں، لیکن اکثر علماء بلاغت مثلاً رشید و طوطا، شمس نہیں اور نجم الغنی وغیرہ نے ہر ایک کو جدا جدا صنعت بتایا ہے، اور تجنیس زاید میں ایک حرف زاید ہے تجنیس ناقص کے تحت اختلافات اعراب کی مثالیں دی ہیں جیسے بُرد، بُرد، گزیدہ، گزیدہ اور تجنیس مطرف کی مثالوں میں ایسے الفاظ لائے ہیں جنکا حرف آخر مختلف ہے۔ بقیہ حاشیہ ص ۴ پر دیکھو

مثالیں :-
عربی :- نثر اَرْطَبُ الرُّطْبِ صَوْرُبٌ مِّنَ الصَّرْبِ - مَوْتُ
العَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

نظم :- وَالْحُسْنُ يَخْطُرُ فِي شَيْئَيْنِ رَوْنَقُهُ
بَيْتٌ مِّنَ الشَّعْرِ أَوْ بَيْتٌ مِّنَ الشَّعْرِ
فارسی :- نثر : مہر نور نشان است و مہر دیر عالم ثبت است ۔
نظم : مبعدم نالہ قمری شنو از طرف چمن تا فراموش کنی محنت دور قمری
اردو :- نظم : یہ بھی نہ پوچھا کبھی عتیاد نے کون رہا کون رہا ہو گیا

۵۔ تَجْنِیسُ مُطَرَّفٍ

متجانس الفاظ کے تمام حروف متفق ہوں لیکن حرف آخر مختلف ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نثر : الْخَائِنُ خَائِفٌ ۔

نظم : نَمَتْحَ يَوْمٍ مُّسْعِدٍ التُّجْحِ مُسْعِفٍ
وَدَعَ قَوْلَ لَاحٍ مُّعْنِتِ التُّضْعِ مُعْنِفٍ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۔ جیسے شراب شراب آزاد آزار مال مار ۔

اگر ان صنعتوں کو مدعا نہ بیان کیا جائے تو پھر موزن ذکر دو تجنیسوں کا کیا نام ہوگا ؟ اسلئے ان تینوں
تجنیسوں زاید ، ناقص اور مطرف کو ملحدہ بیان کرنا بلاغت کا حق ادا کرنا ہے ۔

فارسی :- نثر، دل کریم از آزار آزاد باشد۔

نظم، از شرابِ تیغِ بودے پارسایانِ شراب
وز طعانِ رُح بودے خاکسارانِ طعام
اردو :- نثر، آزاد لوگ آزار نہیں پہنچاتے۔

نظم، زلفوں کے ہاتھ دولت حسن صنم لگی
دوسانِپ خوب بیٹھ رہے مال مار کے

۶۔ تجنیسِ مُرکب

دو لفظوں میں سے ایک لفظ مفرد اور دوسرا مرکب ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں (الف) متشابہ یا مقرون (ب)

مفروق۔

(الف) اگر دو لفظ تلفظ اور تحریر میں یکساں ہوں تو اس کو متشابہ یا

مقرون کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، کُنْتُ اَطْمَحُ فِي تَجْرِ بَيْكَ وَمَطَايَا الْجَهْلِ
تَجْرِ بَيْكَ

نظم، اِذَا الْفَرِيكُنْ مَلَاكَ ذَا هِبَةً

فَدَعَهُ فَدَا وَلَتَهُ ذَا هِبَةً

فارسی :- نثر، تازندہ ام در راہ ہر تو تا زندہ ام۔

نظم، فریادِ شمعِ من کہ در آتشِ عشق
پروانہ صفتِ سوزم و پروانہ کند

رحمت حق بہانہ می جوید رحمت حق بہانہ می جوید

اردو :- نثر، شمع کو پروانہ کی موت کی پروانہ کرنی چاہئے۔

نظم، فقط موتیوں کی پٹری پائے زیب کہ بس دم قدم سے گہریئے زیب

(ب) اگر دو لفظ تلفظ میں یکساں لیکن تشریر میں مختلف ہوں تو مفروق کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، الشَّرَطُ أَهْلًا فَعَلَيْكَ أَتَمَ لَكَ۔

نظم، كَلَّكُمْ قَدْ أَخَذَ الْجَامَ وَلَا جَامَ لَنَا

مَا الَّذِي فَزَعَمْدِ بَسِ الْجَامِ لَوْ جَا مَلْنَا

وَأِنْ أَقَرَّ عَلَى رَقٍّ أَنَا مِلَّةُ أَقَرَّ بِالرَّقِّ كُتَابُ الْأَنَامِ لَهُ

فارسی :- نثر، احمد اسپ مرا باز آرا محمود بہ بازار رفتہ است۔

نظم، ساقی گل رنگ مارا جرئہ مئے از خم آر

جان بلب آمد چہ داری بیش از نیم درخار

اردو :- نثر، حسینوں پر جتنے عشاق مر گئے ان کے مرقد سنگ مرمر کے بنائے گئے

نظم، جستجو کرنی ہر ایک کام میں نادانی ہے

جو کہ پیشانی میں لکھا ہے وہ پیش آتی ہے

۴۔ تجنیس مرفوع

جب دو جنس لفظوں میں سے ایک مفرد ہوا اور دوسرا متضلع کلمہ کے جزو سے مرکب ہو کر تجنیس پیدا کرے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اِنَّمَا نَحْنُ فِي زَمَانٍ سَفِيهِهٖ

تَصَفِّحُ التَّائِبَاتُ مَنْ كَاسٍ فِيهِ

فارسی :- نظم، در سینه بود ہر انچہ درسی نہ بود درسی نبود ہر انچہ در سینه بود
اردو :- نظم، غل تھا کہ اب مصالحت جسم و جاں نہیں

لو تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں
سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر ایسے سینے نہیں دیکھے ہر کسی نے سن بھر

۸۔ تَحْنِيسٌ مُّكْرَرٌ، هَسَّ دَدَّ يَا هَسَّ دَوَّجْ

کلام میں متجانس الفاظ کرر ایک جگہ یا علحدہ واقع ہوں۔
مثالیں :-

عربی :- نثر، مَنْ طَلَبَ ثَنِيئًا وَجَدَّ وَجَدَ۔

نظم، فَإِنَّ ثَبَاتَهُ لِلْقَلْبِ قَلْبٌ

وَهَيْبَتُهُ جَنَاحٌ لِلْجَنَاحِ

فارسی :- نثر، غنچہ را چمن چمن خندہ در جیب و دامان، گلزارزار
بار بار۔

نظم، افتاد مرا بادل مکار تو کار و افکنده دریں دلم دو گلزار تو نما
بارخت اے دلبر عیار بیار نیست مرا نیز بگل کار کار

ردو :- نثر، بار بار میں نے تم سے کہا لیکن تم نے اس کا کوئی خیال نہ کیا۔

اردو: نظم، نیک و جن و بشر اور خدائی ساری

رُخ انور پہنت دا ہوتی ہے باری باری
والدی حضرت سید اسد اللہ حسینی نقشبندیؒ

۹۔ تجنیس خطی

دو لفظوں کی تحریر میں یکسانیت ہو لیکن ان میں کا ایک حرف منقوط
اور دوسرا غیر منقوط یا عاقلہ ہو۔

۱۔ تجنیس خطی اور لاحق میں نازک فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں ایک حرف عاقلہ یا غیر منقوط
اور دوسرا منقوط ہوتا ہے لیکن آخر الذکر میں اسکی کوئی قید نہیں۔ آئینہ بلاغت کے مصنف
نے صفحہ ۱۲ پر نوٹ میں تجنیس خطی کے متعلق لکھا ہے ”اس میں تبدیلی حرف ایک سے زیادہ بھی
ہو سکتی ہے“ لیکن تجنیس خطی کے تحت انھوں نے جو مثالیں دی ہیں ان میں صرف ایک حرف کی
تبدیلی پائی جاتی ہے جیسے مسکین، مشکین، غرق، عرق، عسرت، عشرت؛

البتہ انھوں نے ایک مثال غمزہ اور غیر کی بھی دی ہے، کتب بلاغت میں تجنیس خطی کے تحت ایک
حرف کی تبدیلی کی مثالیں بھی ہیں اس میں بھی نزاکت یہ ہے کہ ایک حرف منقوطہ (نقطہ دار) اور
دوسرا عاقلہ (بے نقطہ) ہو، اس کے برعکس مذکورہ بالا مثال میں دونوں حروف مُبدلہ منقوط ہیں
جو دو لفظوں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ صنعت تصحیف کے تحت آتا ہے جیسے بابو، یا بودکھو
ملا درہ تجنیس خطی اور صنعت تصحیف میں کوئی فرق نہ ہوگا، اسلئے میری رائے میں تجنیس خطی
میں صرف ایک حرف تبدیل ہوتا ہے اور دو لفظوں میں جو دو حروف بدلتے ہیں تو ان میں سے ایک
منقوطہ ہوتا ہے اور دوسرا عاقلہ۔

اسی طرح صفحہ ۱۲ نوٹ ۱ میں تحریر کیا ہے ”الفاظ متجانس: بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲ پر

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي وَإِذَا هَرَضْتُ
فَهُوَ يَشْفِينِي.

نظم، یہ عَادَ اَعْلَامُ الْعُلُومِ عَوَالِيَا
وَاصْبَحَ اَثْمَانُ الثَّنَاءِ عَوَالِيَا

فارسی:- نثر، تو مشکینِ خال و من چینِ مسکینِ حال۔
نظم، جسمہا چشمہا ز دیدارِش سمعہا شمعہا ز گفتارِش
اردو:- نثر، محبوب کے زلفِ مشکین کا اس غریب الوطن عاشقِ مسکین
جو اثر ہے اس کا دل جانتا ہے۔

نظم، تلافی ہو گئی عُسرت کی عُسرت اے زہے قسمت
مُبَدِّل ہو گئی آسانیوں سے میری دشواری

۱۰۔ تجنیس مضارع

دو لفظوں کے دو حروف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں۔

بقیہ حاشیہ ۵۔ (تجنیس خطی) میں قافیہ رہتا بھی ضروری نہیں جیسے نثر اور بُزْ جو ہم قافیہ نہیں اس
رائے سے بھی مجھے اختلاف ہے کیونکہ جب قافیہ میں حرکات بدل جاتے ہیں تو وہ تجنیس ناقص یا حرف کے تحت
آ جاتا ہے جیسے رَہَا اور رَہَا، ہُرْ ہُرْ قمری قمری دیکھو اور چونکہ نثر اور بُزْ منقولہ حروف ہیں اسلئے وہ
صنعتِ تعریف کے تحت آتے ہیں انکو تجنیس خطی کے تحت بیان کرنا درست نہیں۔

مثالیں :-
عربی :- ثَرَّ بَيْنِي وَبَيْنَ كَيْتَى لَيْلٌ دَامَسُنَ وَطَرِيقٌ طَامَسَ
الْخَيْرُ مَعْقُودٌ ابْنَوَاصِي الْخَيْلِ -

نظم : يَا بَا طَلَا فِي طَيْهِ عِنْدَا النَّمَى
أَضْحَى لِمَنْ يَبْغِيهِ حَقًّا بَادِرَا

مولانا سید ابراہیم رضوی اریب

مندرجہ بالا شعر میں دھ متحدا المخرج حروف اور دل قریب المخرج ہیں۔
فارسی : نَظْمُ جَامِی از تَرَاتُہَاتِ بَسْتِ زَبَانِ سَخْنِ از طَرَاتُہَاتِ مِی گوید
باطن تو حقیقت دل تست اسچہ جز باطن تو باطل تست
ت ط متحدا المخرج اور دل قریب المخرج ہیں۔

اردو : نظم عقل میں ہے شمس تو علم میں کون گہر
فصل میں کعبہ ہے تو علم میں کون بذر
اقرب سمجھ کے اپنے سر سے وہ جائے یونہی عقرب کے نیش پر جب کئے محل قدم
عاج متحدا المخرج اور اعاج قریب المخرج ہیں۔

۱۱۔ تبخنیس لاحق

جب دو لفظوں کے دو حروف بعید المخرج ہوں۔

اے تبخنیس لاحق اور مطرف میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں کوئی ایک حرف مختلف ہوتا ہے
اور موخر الذکر میں ہر حرف آخر۔ بقیہ حاشیہ منظر پر۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وئیل، لُکِل، هُمَزَة، لُمَزَة، ورائته، علی ذالک

لشہید، ورائته، لِحَبِّ الخیر، لَشَدِيد۔

نظم، لِقُطْبِ المُلُوكِ تَذِلُّ الرِّقَابِ

وَنَحْوُهَا کَ تَمِیلُ التُّفُوسِ

عَوَاطِفُهُ سَائِغَاتُ الظَّلَالِ

وَأَنْعَمُهُ سَائِغَاتُ الْکُؤُوسِ

ہ، ل، ہ، د، ا، ز، ب، ع، بعید المخرج ہیں۔

فارسی:- نثر، شب، تاریک، وراہ، تاریک۔

نظم، کار تو غزو باد و یار تو حق بباد، عرش تو تاج باد و فرش تو کاه بباد

بقیہ حاشیہ ۲۵۔ صاحب آئینہ بلاغت نے ۲۵ نوٹ میں لکھا ہے۔ "تجنیس مضارع اور لاحق میں غیر

پہلا حرف بدلنا ہے خواہ وہ قریب المخرج ہو یا بعید المخرج" مجھے اس رائے سے اختلاف ہے، حرف

مبدلہ لفظ کے کسی حصہ میں آ سکتا ہے جیسے شہید، شدید، سائغات، باطن، باطل،

انجان، انجام، نرم، شرم، اور صرف پہلا حرف بدلنے کو مشروط قرار دیا جائے تو وہ صنعت

مبادلۃ الرؤسین کے تحت آجائیگا۔ جیسے طاس، داس، دیکھو ص۔

علماء فن بلاغت نے تجنیس مضارع و لاحق میں نزاکت پیدا کی ہے، اگر حروف متحد المخرج

اور قریب المخرج ہوں تو وہ تجنیس مضارع ہوگی اور بعید المخرج ہوں تو تجنیس لاحق

ہوگی، اس نازک اختلاف کا اختیار وہی کر سکتے ہیں جو قاری ہیں اور مخارج حروف

سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ت 'ا ب اور ج' ف بعید المخرج ہیں۔

اردو:- نثر، انتخاب کیوں بنتے ہو انجام کا خیال بھی رکھو۔
 نظم، یہی اس نازک بدن کو بار ہو گر کمر باندھتے نظر کی تار سے
 ن 'ا م اور ب' ت بعید المخرج ہیں۔

تحتانیہ یا تحت النقط

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے منقوطہ حروف کے نقطے صرف نیچے ہوں۔

مثالیں:-
 عربی:- نثر، یَحْيَىٰ يَحْيَىٰ وَيَكِلَآءُ كَسِيحٌ
 جامہ از صوف سیاہ

فارسی:- نظم،
 نثر، بَدِردِ کعبہ بسیار گر دیم اما ہچو او محبوب کم دیدم۔
 نظم، بَدِردِ کعبہ سیرم بود بسیار پریردے چو اد کم بود بسیار
 اردو:- نثر، دیر ہو یا کعبہ سب جگہ اسی کا جلوہ ہے۔
 نظم، بجلی کی طرح دور کبھی نگاہ پاس ہے
 نالم کو اسکے ڈرتے عجب اک ہر اس ہے

تحلیل

لفظ مفرد کو تحلیل کر کے اس کے ہر جزو کا ایک مستقل کلمہ بنانا۔

مثالیں:-
 عربی:- نثر، الشَّرَافَةُ شَرٌّ وَافَةٌ۔

عربی: نظم، غَيْدَاءُ آغَوَىٰ وَآذَوَىٰ حُبُّهَا؛ وَكَذَا

الْغَيْدَاءُ غَوَىٰ، وَدَاءُ لُقْبًا لِقَبَا

فارسی: نظم، چیت حاصل سے شربیدن اولش شرو آخر آب شدن
حکیم سنائی

اردو: نظم، ہے شرافت کی اب تویہ حالت صبح کو شرو شام کو آفت
تخرجہ و تعمیہ دیکھو تاریخ مکتا

مَرَافِقُ يَا تَوَافِقُ

چار مصرعے ایسے ہوں کہ جس مصرع سے چاہیں ابتدا کریں لیکن مضمون
میں کوئی خلل نہ آئے۔

مثالیں:-

عربی: نظم،

فارسی: نظم، بجات نگار کہ داری وفا نگار وفا کن بدل بے جفا

کہ داری بدل دوست ترم مر مرا وفا بے جفا مر مرا خوش ترا

اردو: نظم، مفتوں ہوں میں اس شرم و حیا کا دل سے

عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے

شیدا ہوں میں اس زلف و قنا کا دل سے

کشتہ ہوں میں اس طرز و وفا کا دل سے

تَرْصِيع

جب دو فقروں یا مصرعوں کے تمام الفاظ ہموزن اور ردی میں متفق ہوں جیسے کثیر حقیر طریق صدیق جس کلام میں یہ صنعت ہو اسکو **تَرْصِيع** کہتے ہیں۔

عربی :- نَشْرَانُ الْاَبْسَارُ لِنَفِي لَعْنِمِ وَاِنَّ الْفَجَارَ لِنَفِي جَحِيمِ۔
نظم :- وَافْعَالُهُ لِلرَّاعِيَيْنِ جَمِيلَةٌ

وَأَمْوَالُهُ لِلتَّالِبِينَ قَلِيلَةٌ

فارسی :- نشر، نغمہ قانون عدالتش ملک نواز و شعلہ کانون سیاستش ظلم گداز۔

نظم :- اے منور بتو بخوم جلال دے مقرر بتو رسوم کمال
اردو :- نشر، میرا محبوب معدن دگر بانی ہے، میرا معشوق مخزن بے وفائی ہے
نظم :- نکل و ببل و بوستان عجیب نکل و قلقل و دوستان غریب

تَرْصِيعُ مَعَ التَّجْنِيسِ

کلام میں جبکہ ہموزن الفاظ میں رعایت تجنيس بھی ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نَشْرٌ قَدْ وَطِئَتْ الدَّهْمَاءُ أَعْقَابَهُمْ وَخَشِيتِ
الْأَعْدَاءُ أَعْقَابَهُمْ
ایڑیاں

عربی: نَظْمٌ وَارِقَتْحَامُ الْاَهْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ
 وَارِقَتْحَامُ الْاَهْوَالِ مِنْ بَيْتِ حَامٍ

فارسی: - نثر، یار برگشته و کار برگشته -

نظم، بیمارم و کارزار و تودرمانی بیم آرم و کارزار و تودرمانی

اردو: - نثر، بول میٹھا سنا جانہ بات جو حقیقت میں مہنات -

نظم، نہ وہ پہنچانہ کلائی ہے بات نہ وہ پہنچانہ کل آئی مہنات

تَزَلُّزٌ يٰ مُتَزَلِّزٌ

س صنعت میں دو لفظوں کے حروف کے حرکات بدلنے یا اضافت
 کرنے سے مدح، ذم ہو جاتی ہے -

مثالیں :-
 عربی: - نثر، اَللّٰهُ مُعَذِّبُ الْكٰفِّرِ - ذال کو کسر پڑھیں تو عین اسلام
 ہے اور فتح سے پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہوگا -

نظم، رَسُوْلُ اللّٰهِ كَذَبَهُ الْاَعَادِی
 فَوَيْلٌ لِّمَنْ وَّيْلٌ لِّلْمُكْذِبِ

ذال کو کسر سے پڑھیں تو عین مدح رسول اللہ صلعم ہے اور فتح سے
 پڑھیں تو نعوذ باللہ کفر ہوگا -

فارسی: - نثر، فلان در کارزار است، کار کے راء کے سکون سے مدح
 اور کسر سے ذم بن جاتی ہے -

فارسی: نظم، سخن ہر سرے را کند تاج دار، سکون جیم سے مدح اور
کسر جیم سے ذم ہے۔

اردو: نثر، تا بدار، تا، بدار۔
نظم، سطر منصور کے لوہو سے ہوئی یہ تحریر یعنی سردار نہیں وہ جو بردار نہیں

تَسْمِيْطٌ يَّا هَسْمَطُ

اس صنعت میں عموماً بیت کے چار حصے کئے جاتے ہیں، تین حصوں کے
ایک ہی سجع یعنی ہموزن الفاظ لائے جاتے ہیں اور چوتھے حصے میں قافیہ
ہوتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم، اَمَّا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ اَمَّا اَنْذَرْتُكَ الشَّيْثُ
وَمَا فِي نَصِيحَةٍ رَّائِبُ وَلَا سَمْعًا قَدْ صَمَّ

وَحَرْبٍ وَرَدْتُ وَتَغَرَّ سَدَّادْتُ وَعَلِيَّ شَدَّ دْتُ عَلَيْهِ الْحَبَالَا
وَمَالٍ حَوَيْتُ وَخَبِيلٌ حَمَيْتُ وَضَيْفٌ قَرَيْتُ يَخَافُ الْوَكَا لَا
فارسی: نظم، عید ہایوں فرنگ، سیمرغ زریں پرنگ

ابروئے زال زرنگ، بالائے کہسار آمدہ

اردو: نظم، سرچشمہ ہمت ہے وہ، سرد فر رحمت ہے وہ

سرایۂ دولت ہے وہ، با عزت و جاہ و چشم
قسمت جو یاری پر اگر، آجائے جو پیش نظر
بخشے یہاں تک سیم و زر، سب بھولے گردوں کے ستم

تسمیط کی دوسری قسم بھی ہے جس میں شاعر کسی دوسرے شاعر کے مشہور کلام سے ایک مصرع یا شعر اپنے کلام کے آخر میں اضافہ کرتا ہے جس سے سامع کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی دوسرے کا کلام ہے اسکو صنعت تَشْطِیْظُ بھی کہتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ غَیْزِیُّ عَلَی السُّلُوَانِ قَادِرٌ اِنْ دَامَ هَجْرَانُ الْجَادِزِ
وَ اَنَا الْوَفِیُّ بِعَهْدِهَا وَ سِوَایِ فِی الْعَشَاقِ غَادِرٌ
لِی فِی الْغَرَامِ سِرَابِیْرٌ اَخْفِیْتُمَا وَ سَطَّ السَّرَابُ
وَ مَحَبَّةٌ اَسْرَزَتْهَا "وَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَابِ"

فارسی :- نَظْمٌ باطل است انچہ مدعی گوید خفہ را خفہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش "و رہشت است پند برد یوار"

اردو :- نَظْمٌ 'امیر اچھی غزل ہے داغ کی جس کا یہ مصرع ہے
"بھوین تنی ہیں، خجراتھ ہیں ہے، تن کے بیٹھے ہیں"
تشدید، التزام، لزوم، مالایلزم، ویکھو اعنات ص ۳۳

تَشْرِیْحُ 'ذُو الْقَافِیَتَیْنِ یَا ذُو الْقَوَافِی'

ایسی بیت جس میں دو یا زیادہ قافیہ متصل لگ جائیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ یَا لَیْلَةَ اَظْلَمْتَ عَلَیْنَا لَیْلَةٌ قَارِیَّةٌ الدُّجَّةُ

قَدْ رَكَّضْتَ فِي الدُّجَى عَيْنَيْنَا دُخَانُ حُدَايَةِ الْإِعْتَنَةِ

فارسی: نظم، عقل و فرمان کشیدنی باشد عشق ایمان چشیدنی باشد
اردو: نظم، ندیگا گریباں تو داد میری کرونگا حشر میں فریاد تیری
جب دو قافیوں کے درمیان کوئی لفظ بطور ردیف لایا جائے تو
اس کو ذوالقافیۃتین مع الحماچب کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، نَهَارِي كَلَّةٌ قَلَقٌ وَ لَيْلِي كَلَّةٌ أَسَاقٌ

فارسی:- نظم، اے شاہ زمیں بر آسمان داری تخت
ست است عدد و تا تو کمان اری سخت

اردو:- نظم، کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا، کہیں دل میں جنون ہو کے رہا

تَصْحِيفٌ يَا مُصَحِّفُ

کلام میں ایسے الفاظ لانا کہ ان کے نقطوں کے تغیر سے دوسرے الفاظ
بنجائیں اور ثناء و آفرین ہو و نفرین سے بدل جائے۔

تصحیف کی دو قسمیں ہیں:- (الف) مُضْطَرَب (ب) مُنْتَظَم
(الف) تصحیف مضطرب میں حروف آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں
اسلئے غور و فکر اور کوشش سے ان کلمات کے جوڑ بند معلوم کرنا پڑتا ہے۔

۱۔ تصحیف و تنزلزل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر میں ہفتوں کے نقطے بدلتے اور موخر الذکر
میں حرکات بدلتے یا انصاف دیتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، فی تَنْوْرِ هَيْتَمَ جَمْدٍ - جَمْدٌ، جَمْدٌ -

نظم، قَيَا صَقَّاحٍ مَذْمُومًا تَنَا ^{انفتح} صَفْحَ ^{نضاح}

بِمُصْحَفِكَ الْكَرِيمِ مُصْحَفَاتِي

بِمُقَضِّحِكَ اللَّيْمِ مُقَضِّحَاتِي

امیر خسرو

فارسی:- نثر، مادر میان دولت میزیم عاقل، غافل -

نظم، من کو ز ترا بیارم آخواجه پیر تو نیز ز بہر من بڑی بر سر گیر

اردو:- نثر، بابو، یا بو - وہ بلند اخلاق نہیں بلکہ بڑا پلید ہے۔

(ب) تصحیف منتظم میں کسی کلمہ کو تصحیف سے پڑھ سکتے ہیں اس کے

اخراج میں کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، أَنْتَ الْحَيِّبُ الْمُحَبَّبُ، أَلْمُحِبُّ

نظم، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ أَنْتَ الصَّابِرُ

أَنْتَ الْمُحَبَّبُ وَالْغَنِيُّ الْفَاخِرُ
أَلْمُحِبِّبُ

فارسی:- نثر، مادر میان دولت تومی زیریم (دولت تو)

نظم، مرا بوسہ گفتہ بہ تصحیف دہ کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ

اردو:- نثر، دنیاوی کاموں میں جناب کے جیسا عاقل کون ہو گا۔

تَصَدِیْقُ رُکْنِیُو رَدِّ الْعِجْزِ عَلَی الصِّدْرِ مَسْمُومٌ

تضاریر

کسی بیت کے منبرِ اول کے پہلے رکن (صدر) کا حرف آخر دوسرے منبر کے رکن آخر (عُجْز) کے آخری حرف سے متفق ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اَنَا ابْنُ السِّنَانِ اَنَا ابْنُ السَّمَاءِ
اَنَا ابْنُ الْخَرَابِ اَنَا ابْنُ الْطَعَانِ

طَوِيلُ الْجَنَانِ طَوِيلُ الْعِثَانِ
طَوِيلُ الْقَنَاطَةِ طَوِيلُ اللِّسَانِ

فارسی :- نظم، سبز دریا کی برآشوب و بر خیزد موج
کے زہیم غرقش خلق بوند اند روا

اردو :- نظم، ہیہات وہ ساعت بھی عجب بد تھی کہ جسوقت
لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت

تَضَمَّنَ الْمُرَادُوجُ

شعر میں سوائے قافیہ کے اور کہیں بھی ہم قافیہ الفاظ لانا۔

لے تشریح اور تضمن میں فرق یہ ہے کہ تشریح میں دو یا زیادہ قافیہ متصل لائے جاتے ہیں اور تضمن میں سوائے قافیہ کے اور قافیہ شعر میں کہیں بھی لاسکتے ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، 'الْمُؤْمِنُونَ هَيُّونَ لَيُّونَ'۔

نظم، فَقَدْ نَالَ لَمَّاتَهُ وَاعْتَمَرَ بِالْعُلَى

كَذَاكَ تُحْسِنُ الْبَدْرَ عِنْدَ تَمَامِهِ

فارسی :- نثر، فلان بخدمت گارئی دولت معروفست و طاعت گارئی حضرت موصوف۔

نظم، نور علمش گشندہ کوثر نارتغش گشندہ کافر

نور، نار، علم، تیغ، مزدوج

اردو :- نثر، جب تک یاس ہے تب تک آس ہے۔

نظم، واں پھانسن جیہی ہے اسکے غم کی یاں سانس نہیں ہے ایک دم کی پھانسن سانس مزدوج

تَعْدِيدُ يَاسِيَا قَةِ الْأَعْدَادِ

نثر یا نظم میں کئی اعداد و یا اسماء مفردہ کا ایک ہی طریقہ سے ذکر کرنا۔

لے سیاقۃ الاعداد کے لغوی معنی اعداد کے جمع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے بلاغت کی فارسی اور اردو کتابوں میں ایسے اشعار مثلاً میں دئے گئے ہیں جن میں اعداد و افراد کا ذکر ہے، لیکن عربی کتب بلاغت میں اس صنعت کی مثالوں میں اعداد کے عوض افراد کو جمع کیا گیا ہے اور اسکی مثالیں دی ہیں، اشعار میں صفات کے جمع ہونے سے احتمال ہوتا ہے کہ وہ صنعت تسمیق الصفات میں داخل ہو جائیں گے لیکن تسمیق الصفات میں چند صفات کا ایک بھی نہیں۔ بقیہ حاشیہ ص ۶۲ پر

مثالیں :-
عربی :- نثر، وَضَعْنَا فِي يَدَيْهِ زِمَامَ الْحَمَلِ وَالْعَقْدَ وَالْقَبُولِ
وَالرَّيَّ وَالْأَمْرَ وَالنَّهْيَ -

نظم :- لَا يَسْتَطِيعُ الْوَرَى تَعْدِيكَ فَضْلِهِمْ
فِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْأَفْضَالِ وَالْهِمَمِ
متنبی

فارسی :- نثر، تعرض و تاب و غرہ و غتاب یوسف چہرہ نگارِ مادر و
وزیرہ جبینان ہلال ابرو را زیباست -

نظم :- اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وزیر چہ گفتہ اند و شنیا یم و خواندہ ایم
سعدی

کریچ جو اس و چار ارکانِ سہ روح ایزد بہ و کون چون تو یک کس نہرشت
اردو :- نثر، پانچ دس ہوتے تو ان کا مقابلہ دو آدمی کر بھی لیتے، صد با
آدمیوں کا مقابلہ ممکن نہ تھا۔

بقیہ حاشیہ ۳۳ - کے لئے جمع کرنا "داخل ہے اسلئے اس صنعت میں داخل نہیں ہو سکتے"
اگر اس کو صنعت جمع سے مشابہ سمجھ کر اس میں شامل کیا جائے تو صنعت جمع
میں چند چیزیں ایک علم کے تحت جمع کی جاتی ہیں اس لئے اس میں شامل نہیں ہو سکتی لہذا
سیاقۃ الامہاد میں "افراد" کا جمع کرنا کسی اور صنعت کے تحت نہیں آتا بلکہ اسی
صنعت میں اس کو داخل سمجھنا چاہئے۔

اردو: نظم، احمد مرسل پہ ہیں صد ہا قذالاکھوں نثار

تھی زلیخا ایک ہی یوسف پہ للجائی ہوئی
والدی حضرت سید اسد اللہ نقشبندیؒ

کچھ تری بات کو ثبات نہیں
چکنی ڈلی، عطر، الاچھی، پان
ایک ہاں ہے تو پانچ سرات نہیں
نقل و مئے و جام و خوان الوان
بولاشہن زادہ مسکرا کے
میر حسن

تعلییں دیکھو منقوطہ ص ۶۵
تعمیہ و تخریجہ دیکھو تاریخ ص ۳۷

تفسیر یا تفسیر

کلام میں چند چیزوں کا پہلے ذکر کیا جائے پھر ہر ایک کی تفسیر بیان کی جائے۔
یہ صنعت لف و لیش کے قریب قریب ہے۔

تفسیر کی دو قسمیں ہیں (الف) جلی (ب) خفی
(الف) تفسیر جلی میں لفظ مبہم کرر استعمال کیا جاتا ہے۔
مثالیں:-

عربی:- نظم، يُعْطَى وَيَمْنَعُ الْمَالَ زَائِرُهُ

وَيَمْنَعُ الْجَارَ مِنْ ذُلِّ ^{بانی البیت} وَارْهَاقِ

فارسی:- نظم، یابند دیا کشاید یا ستان دیا دہد
تا جہاں برپائے باشد شاہ را این یادگار

اُچ بستاند ولایت اُچ بہ خواستہ و اُچ بندہ پاستہ دشمن اُچ بستاند جیسا
 اردو: نظم کیا غشب لین ین ہے ظالم لیتا ہے دل تو دیتا ہے غم ہجر
 (ب) تفسیر خفی میں لفظ مبہم کر نہیں لایا جاتا۔
 مثالیں :-

عربی :- نظم، وَلَکَ یَا حُزْنَ وَلَا عِسْرَۃَ

ضِحْکُکَ یَا اَوْحَ بَیِّنَہُ وُبُکَّاءُ

فارسی :- نظم، ہمہ فام کین و پیر خاش مرد دل جنگ جوئی و بیج نبرد
 ہمی توختند و ہمی تاختند ہمی سوختند و ہمی ساختند
 فردوسی

اردو :- نظم، اک جلائے اک اڑائے اک ڈبائے اک گڑائے

لیں لیٹ کے جان آتش باد و آب دروئے خاک
 غمگین

تَفْوِیْفٌ

کلام میں یکے بعد دیگر قریب الوزن جملے مختصراً طویل لائے جائیں۔
 مثالیں :-

عربی :- نثر، اَحْلُ وَاْمُرُّ وُضُرٌّ وَاَنْفِجَّ وَلِیْنٌ وَاخْشَرُ
 وَاَنْتَدِبَ لِلْمَعَالِیْ۔

نظم، فَمَا جَثَّ مَشْوِقًا وَاَسْتَفْرَّتْ مُتَبِمًا
 وَاَبْكَتْ غَرِیْبًا وَاَسْتَخَفَّتْ اَخَا حِلْمٍ

فارسی :-

نظم، قضا گفت گیر، وقہر گفت دہ ملک گفت آخنت، فلک گفت زہ
اردو :- نشر

نظم، مدح میں تیری نہاں، زمزمہ نعت نبی
جام سے تیرے خیال، یاد دہ جوش اسرار

تکرار یا تکریر

کسی لفظ کا ایک ساتھ کتر استعمال کرنا۔
مثالیں :-

عربی :- نشر، الحق، فالحق، اقول
نظم، اهل الدنیا کل فیہا نقلاً نقلاً دفناد فنا

فارسی :- نشر، غنچہ را چمن چمن خندہ در زیر لب نہاں۔

نظم، زہی مخالفت ملک تو خطائی خطا زہی موافقت صد تو صواب صواب
رشید و طواط

اردو :- نشر، تیری فرقت میں روتے روتے جگر بیٹھ گیا۔

نظم، ہنستے ہنستے ہاتھ اس نے اپنے منہ پر رکھ لیا
آسمان سے آج بجلی گرتے گرتے رکھی

کیفی حیدر آبادی

تَلْمِیح، مُلَاحِظ، اَدْوِلَسَانِیْنِ یَاذُوْلَعَتِیْنِ

نظم میں ایک مصرع یا ایک بیت ایک زبان میں اور دوسرا مصرع یا بیت دوسری زبان میں ہو۔ یہ صنعت (الف) مُلَاحِظ مَكْشُوف ہوگی یا (ب) مُلَاحِظ تَحْتَجُوب۔

الف مُلَاحِظ مَكْشُوف اگر ایک شعر میں دو زبانیں جمع ہوں۔
مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ یَا مَن بَدَا جَمَالَکَ فِی کُلِّ مَا بَدَا
بادا هزار جان مقدس ترا فدا

جامی

اَلَا یَا اَیُّهَا الشَّاقِیْ اَدِرْکَا سَاوَنَا وِلَیْہَا

کہ عشق آسان نمود اول دے افتاد مشکم

حافظ

فارسی :- نظم - حضورِ گرہی خوابی ازوغائب مشہد حافظ

مَتٰی کَا تَلِقَ مَن تَحْوٰی دَرِجَ الدُّنْیَا وَ اَفْہَلٰیہَا

اردو :- نظم دل اپنا عشق کی دریا میں ڈالا تو کھٹکتے علی اللہ تعالیٰ

شاد ایراں بھی لکھتا ہے تری عرضی میں جو کہ من ہم ز غنایات تو حطے بہرمن

(ب) مُلَاحِظ تَحْتَجُوب اگر ایک شعر یا نظم میں کسی زبانوں کے الفاظ

جمع کئے جائیں۔

مثالیں :-

عربی: نظم، کبابِ گانِ مصرِ اعانِ فیہ

یکے خالص زرز دیگر ز نعتہ

فارسی: - نثر، عشقی در اوصافِ مجلسِ دورہ چہارم می گوید :-
نظم، دیگر نہ کنند بخورند بختِ مدرس در سالونِ مجلس

Saloon

اردو: - نظم، مرآتِ دشمنانِ غفلت پناہ
ادھر بھی دیکھئے ملکِ مرے آہ
گئی اوقا بظلالِ میں افسوس
خداوند اگر امت دستِ نگاہ

تَلَوِیْنُ، مُلَوْنُ یا مُتَلَوْنُ

وہ شعر جو ایک سے زیادہ بحروں میں پڑھا جاسکے۔

مثالیں :-

عربی: - نظم، اِنَّمَا الدُّنْيَا فِدَا عُدَا رِیْہ

وَبَنُو الدُّنْيَا فِدَا عُسْرَتِہ

اگر لفظ دنیا کو الف مقصور سے پڑھیں تو بحر مدید ہوگی مصرع ثانی جیسے
فَعْلَاتِنْ فَعْلَاتِنْ فاعِلن۔ اگر الف محدود سے پڑھیں تو بحر رمل ہوگی جیسے
فَاعِلَاتِنْ فَاعِلَاتِنْ فاعِلن۔

فارسی: - نظم، اے خط خوشیوئے تو مشکِ خطا عارضِ مہرِ دے تو مہرِ سما
یہ شعر بحرِ جزمِ مفتعلن مفتعلن فاعِلن یا بحرِ رمل فاعِلَاتِنْ فاعِلَاتِنْ فاعِلن
دونوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

اردو: - نظم، دردِ دل اپنا اثر افساں ہوا
ابراٹھا صاعقہ افساں ہوا

بحر جز یا رمں دونوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

تثکیت

ادائے مطلب کے لئے ایک لفظ کے مقابلہ میں دوسرے لفظ کے انتخاب میں نزاکت، لطافت و حکمت کو ملحوظ رکھنا۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَأَتَتْهُ هُورَاتُ الشَّعْرَى وَأَتَتْهُ أَمَاتٌ وَآخِيَةٌ۔

نظم، يُذَكِّرُنِي طُلُوعَ الشَّمْسِ صَحْرًا
وَأَذَكِّرُهُ بِكُلِّ غُرَابٍ نَسَاءِ شَمْسٍ

فارسی :- نظم، تقدیر بیک ناست، نشانیہ دو محمل

سلمانے حدیث، تو دبیلائی، قدم را

سلی و بیلائی دو معشوقان عرب کے نام ہیں کہتے ہیں کہ سلی گوری اور بیلائی سیاد قام تھی اس لئے شاعر نے سلی کو حدیث (نور) سے اور بیلائی کو قدیم و عدم (ظلمت) سے تشبیہ دی ہے۔

تَوَافُقٌ دیکھو تَوَافُقٌ صفحہ ۵۸

توسیم

کلام میں کسی مصرع کا قافیہ اس طرح لانا کہ اس میں ممدوح کا نام یا مفتوحہ لے توسیم و اتفاق میں فرق یہ ہے کہ توسیم میں ممدوح کا نام قافیہ میں آتا ہے اور اتفاق میں کلام کے کسی مقام پر بھی آسکتا ہے۔

کا ذکر آجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم :- اَلَا اِنَّ مَا كَانَتْ وَاَتَتْ مُحَمَّدٍ

دَلِيلًا عَلٰی اَنْ لَيْسَ لِلّٰهِ غَالِبٌ

محمد سے مراد وفاتِ مدوحِ مثنوی سید محمد ہے۔

فارسی : نظم اے چور یا سخی و شیر شجاع چون قضا حاکم و چو چرخِ مطاع

کہ نکر دم و دواع معذورم نیست بر مکیاں طواف و دواع
اردو :- نظم جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجھ کو سب مبارک

ہیں اور میرے سر پر میرا سنت خان ہو

تَوْشِيْحٌ يَّا مُوَشَّحٌ

ایسے چند اشعار کا مجموعہ جن کے مصرعوں کے ابتدائی یا آخری حروف کو بعینہ
یا تصحیف سے ملانے سے کسی شخص یا چیز کا نام بنے یا کوئی دوسری چیز ہو جائے
مثالیں :-

عربی :- نظم : يَا صَاحِبِيْ قَدْ هَرَّ اَيَّامُ الْاَمَانَةِ وَالْحَيَاءِ
طَلَّ الْقَضَاءُ دَهِيْ فَطَلَّ دَهِيْ لِسَانَ ذَوِي الْقَضَا

يَا صَاحِبِيْ كُنْ وَاَنْبِا بِالْعَهْدِ وَاَهْ بِالْوَفَا

اس تصحیف ”مردمی کن“ نکلتا ہے۔

فارسی : نظم معشوقہ دلم بہ تیرا ندوہ نخست حیران شدم و کسم نمیگیرد دست

مسکین تن من ز پئے محنت مشاپست دست غم دوست پشت من خرد شکست
اردو: نظم، شتمہ جو بیاں کیجئے انصاف کا اس کے
جو خوبی ہے دنیا میں لگے اسکے نہ پاسنگ

الشاف وکرم کا جو شمار اسکے کردوں میں
ناری رہیں امواج کو سکر بہ لب گنگ
اس سے نام ”شجاع“ بنتا ہے۔
جَاهِجُ اللِّسَانَيْنِ يَا ذَوِ السِّنِّهِ وَكَيْفَ ذَوِ رَوِيَّتَيْنِ ص ۷
جناس دیکھو تجنیس ص ۷

حَذَفْ يَا قَطْعُ الْحُرُوفِ

کلام میں ایک حرف یا زیادہ کے گرا دینے کا التزام کرنا۔
مشائیں، حذف الف :-

عربی :- نثر، وَاطْلُوحْ مُرْتَحَكْ وَارْكَبْ فَرَسَكْ
نظم، كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرِيمٍ وَالذَّهْرِ فِي لَهْمٍ
حذف الف کا التزام کیا ہے۔

فارسی :- نظم، زلفین بر شکستہ وقد صنوبری زبرد زلف جعدش دہ خط عبیری
اردو :- نظم، کی میں نے جو غم سے سینہ کو بی نوبت یہ ٹینج کی بجی ہے

خِيفَاءُ يَا حَصْرُ الْكُلِّ فِي الْجُزْءِ

کلام یا نظم میں ایسے الفاظ جمع کرنا کہ ایک لفظ منقوٹہ اردو سر اغیر منقوٹہ

یا غلط ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اَلْكَرْمُ ثَبَتَ اللّٰهُ جَيْشَ سَعُوْدِكْ۔

نظم، اِسْمَحْ فَثَبَتَ السَّمَا حَ زَيْنُ وَلَا تُخْبِ اِمْلًا تَضَيَّفَ

حریری

فارسی:- نثر، جیش ملک بے عد و بخشش ملک بے حد۔

نظم، بہ شب مہر بہ بیت آمدہ زیب دہ جبین دلارام پیش امام
اردو:- نثر، شفیق والا بخت، معالی تخت سلمہ۔

نظم، شب کو جشن سرور سخت رہا کار فیض مرار سخت رہا
ذوالقافینین یا ذوالقوافی دیکھو تشریع ۵۹

ذوالقوافی، ذوالقافیتین دیکھو تشریع

ذولسانین ذولغتین دیکھو تلمیع ۶۰

ذولغتین ذولسانین دیکھو تلمیع

ذورویتین، جامع اللسانین یا ذوالالسنہ

ایسا فقرہ یا مصرع جو بحسنہ یا تبدیل نقاط کے ساتھ دو زبانوں میں پڑھا
جاسکے
مثالیں:-

عربی:- نثر، مَا رَمَيْنَا یعنی ہم نے تیر نہیں پھینکا۔

فارسی:- نثر، یار آ، جائے تو بہتر۔

نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت اے دل ناشاد کردی

اردو:- نثر، مارینا یعنی مارینا کو۔ یار آ جائے تو بہتر۔

اردو: نظم، بہار زندگی برباد کردی قیامت اے دل ناشاد کردی

رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ يَا تَصْدِيرُ

علمائے فن بلاغت کی پسندیدہ صنعتوں میں سے ایک صنعت رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ ہے اس کی تفصیلات سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ عَجْز، صَدْر وغیرہ کسے کہتے ہیں۔

عروضیوں کی اصطلاح میں مصرع اول کے جزو اول کو صَدْر اور جزو آخر کو عَجْز و عرض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتداء اور جزو آخر کو عَجْز یا خَرَب اور ہر دو مصرعوں کے درمیانی اجزاء کو خَشْو کہتے ہیں۔

اس صنعت میں شاعر کسی بیت کے ایک لفظ کو عَجْز میں استعمال کرتا ہے اور اسی لفظ کو صَدْر عَجْز و عرض ابتداء یا خَشْو میں کر لاتا ہے۔

ان میں سے ہر ایک چار حالتوں پر مشتمل ہوتی ہے ۱۔ تکرار ۲۔ تجنیس ۳۔ اشتقاق ۴۔ شبہ اشتقاق یا متجانس۔
(۱) (الف) رَدُّ الْعَجْزِ عَلَى الصَّدْرِ مَعَ التَّكَرُّرِ جو لفظ عَجْز میں ہے وہی صَدْر میں لایا جائے۔

مثالیں: -
عربی: - نظم، تَمَّتْ سُلَيْمَى أَنْ أَمُوتَ صَبَابَةً
وَأَهْوَنُ شَيْءٍ عِنْدَنَا مَا تَمَّتْ

یہاں لفظ صَدْر عام ہے اور عَجْز کے ماقبل کے ہر جزو کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

فارسی :- نظم، عصا پر گرفتن نہ معجز بود ہمی اژدھا کرد باید عصا
 اردو :- نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں منظر ذاتِ خدا ہے آدمی
 (ب) رد العجز علی الصدر مع التجنیس، عجز اور صدر
 کے الفاظ میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم، یَسَارٌ مِنْ سَبِیَّتِهَا الْمَنَايَا

وَمِثْنِي مِنْ عَطِیَّتِهَا الْیَسَارُ
 بیاں ہاتھ

فارسی :- نظم، ہوائی ترازان گزیدہ بعالم کہ پاکیزہ تراز سرشاک ہوائی
 اردو :- نظم، مانگ اپنی سنوارتا ہے آج جس نے دل کل لیا تھا ہم مانگ
 (ج) رد العجز علی الصدر مع الاشتقاق، عجز اور
 صدر میں دو ایسے الفاظ لائے جائیں جو ایک ہی کلمہ مشتق ہوں
 مثالیں :-

عربی :- نظم، وَهَتْ عَزَمَاتُكَ لَمَّا كَبُرَتْ
 وَمَا كَانَ مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تَهَى

فارسی :- نظم، بیا زردی مرا بے ہیج حجت تر من ہرگز ترانا بودہ آزار

لے یہ صنعت درحقیقت تجنیس نام ہے، چونکہ ان میں سے ایک لفظ تجزئیں اور ایک مد میں
 آیا ہے اسلئے اس کا شمار رد العجز علی الصدر میں ہوا ہے۔

اردو: نظم، قرین صدق ہے لہذا تمہارا غیروں سے

رقیب رکھتے ہیں گھر سے تمہارے گھر مقرون

(۵) رد العجز علی الصدر مع شبه الاشتقاق، عجز و

صدر میں جو دو لفظ لائے جائیں وہ دراصل ایک ہی کلمہ سے

مشتق نہ ہوں بلکہ مشابہ ہوں اور معنی میں مختلف۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَمَا يَوْسُفُ إِلَّا وَيَأْسَفُ بَعْدَهُ

عَلَى بَعْدِهِ يَعْقُوبُ وَهُوَ أَبُوهُ

فارسی:- نظم، 'نال'م از عشق آن صنم شب در روز

وینک از نالہ گشتہ ام چون نال

اردو:- نظم، چنی تو نے افشان جو اے مہ جبین ہے

ستاروں میں کیا کیا چناں اور جبین ہے

(۲) (الف) رد العجز علی العروض مع التکوار، عجز کا لفظ

عروض میں کر لایا جائے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، وَمَنْ كَانَ بِالْبَيْضِ الْكَوَاعِبُ مُعْرِمًا

فَمَا زِلْتُ بِالْبَيْضِ الْقَوَاضِبُ مُعْرِمًا

فارسی:- نظم، 'چون' بدیدم رخ تو همچون عین

گشتہ جاری ز دیدہ ام صد عین

اردو :- نظم خزاں کا خوف کہاں ہے عجب بہار میں روح

بسی ہے جا کے کسی نگین کے ہار میں روح

(ب) رد العجز علی العروض مع التجنیس 'عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، فَمَخْشَوْفٌ بِأَيَاتِ الْمَثَانِي

سورۃ فاتحہ
وَمَقْتُونٌ بِرَقَائِ الْمَثَانِي

فارسی :- نظم ، در عاشقی و دلبری اے دلبر شیریں

من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیریں

اردو :- نظم ، صدقے کئے بازو جو علمدار نے شہر پر

یا قوت کے بخشے اسے غفار نے شہر پر

انیس

(ج) رد العجز علی العروض مع الاشتقاق 'عجز کا جو لفظ عروض میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، فَفِخْلُكَ إِنْ سُئِلْتَ لَنَا مَطِيحٌ

وَقَوْلُكَ إِنْ سَأَلْتَ لَنَا مَطَاعٌ

فارسی :- نظم ، تا گنج غمت در دل و بیروانہ مقیم است
پیوستہ مرا گنج خرابات مقام است

اردو :- نظم، دہن یا رہیں مستی کی اُداسی دیکھی
 یہ مین ٹمک عدم میں گل سوسن دیکھا
 (۵) رد العجز علی العروض مع شبه الاشتقاق 'عجز اور
 عروض کے لغتوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم، وَمُطْلِعٌ يَتَلَخَّصُ الْمَعَارِي
 عَنِ ابْنِ
 وَمُطْلِعٌ إِلَى تَلَخِّيصِ عَارِي
 عِنَا يَبْنُو

فارسی :- نظم، کنون کہ برکت گل جام بادہ صاف است
 بصد ہزار زبان بلباش در اوصاف است
 اردو :- نظم، تہی گہوارہ لوگوں نے اتارا فلک سے جس طرح ٹوٹے ہوئے تارا
 (۳) (الف) رد العجز علی الابداء مع التکرار، جو لفظ بحر
 میں ہو وہی ابتدا (یعنی مصرع دوم کے جزو اول) میں لایا جائے۔
 مثالیں :-

عربی :- نظم، عَلَى الْحَيِّ سِرْنَا عَنْهُمْ وَأَقَامُوا
 سَلَامٌ وَهَلْ يُدْرِي الْبَعِيدُ سَلَامٌ
 فارسی :- نظم، فلک، ہجر خوی سفلہ ترا فرد کرد از من بداتش فرد
 اردو :- نظم، کر رہا ہے ایک کافر مجھ کو قتل
 الغیث لے اہل ایمان الغیث

(ب) رد العجز علی الابتداء مع التجنیس، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، اَمَلْتُهُمْ ثُمَّ تَأَمَّلْتُهُمْ

فَلَا حَرْبَ لِي أَنْ لَيْسَ فِيهِمْ فَلَاحٌ

فارسی :- نظم، چکنم ماندہ ام زرد و تو پست دست رس گر شود بگیرم دست
اردو :- نظم، یک بیک گھبر کے وہ اٹھا پکار مار تیرے ہاتھ میں ہے اسکو مار
(ج) رد العجز علی الابتداء مع الاشتقاق، عجز کا جو لفظ ابتدا میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَالْكِنِّي فِي ذَا الزَّمَانِ وَأَهْلِهِ

غَرَائِبُ وَأَفْعَالِي كَدَيْهِ غَرَائِبُ

فارسی :- نظم، ہر کہ منصف بود و بد انصاف و صف تو نیست قدرت و صف
اردو :- نظم، جس طرح ہنسادیئے کو بے دینوں کے
نقل کرتا ہو مسلمان کی کا فر نقال

(د) رد العجز علی الابتداء مع شبه الاشتقاق، عجز اور ابتدا کے لفظوں میں شبہ اشتقاق ہو۔

مثالیں :-

عربی: نَظْمُ تَحْمِيدِ الْحَرْبِ حِينَ تَغْمِدُ بَأْسًا
وَتَسِيلُ الدِّمَاءَ حِينَ تَسْلُ
مِنَ السَّيْلَانِ

فارسی: نظم دشمن ارکشتہ شد بنا کامی نام تو باد درجہاں نامی
نموسے

اردو: نظم عید آتی ہے تو ہوگا غم ہجرانِ رخصت

شہرِ مضاں سے تو ہوتی ہے اسی کی شہرت

(۴) (الف) رد الجز علی المشو مع التکرار جو لفظ عجز میں پڑی
حشویں آئے، خواہ حشو مصرع اول کا ہو یا مصرع دوم کا، ہم نے
اختصار کیلئے مصرع اول کے حشو کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے اس سے
مصرع ثانی کے حشو کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نَظْمُ لَقَدْ حَاذَا قَسَامَ الْفَضَائِلِ كُلِّهَا
فَأَمْسَى وَحِيدًا فِي فَنُونِ الْفَضَائِلِ

فارسی: نظم ہمہ عشق و ادانجمن کردن ہمہ نیکوئی کرداد انجمن

اردو: نظم آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف ہے

ہے فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت

لے شہر و شہرت میں بظاہر شبہ اشتقاق معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اشتقاق ہے
شکر السیف کے معنی تلوار کینچنا ہے اور چاند کو بھی شہر کہتے ہیں۔

(ب) رد العجز علی الحشومع التجنیس، جو لفظ حشو میں آئے اس میں تجنیس بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم وَإِذَا الْبَلَاءُ بُلُّ أَفْصَحَتْ بِلُخَاتِهَا

جمع بیل
قَائِفِ الْبَلَاءِ بِأَحْسَاءِ بَلَاءِ بِل
ثعالی جمع لبالب قلب جمع بیلہ چھاگل

فارسی:- نظم، کریم بادہ داد من از فلک چو مردان ترا ہر چہ با سیت داد
رشید و طواط

اردو:- نظم، وصف میں چوٹی کے اک شعر نہ چوٹی کا کہا
جان صاحب نے کی کیا ہے یہ چوٹی چوٹی
(ج) رد العجز علی الحشومع الاشتقاق، جو لفظ حشو میں آئے اس میں اشتقاق بھی ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَعْمَرِي لَقَدْ كَانَ الثَّرِيَا مَكَانَهُ

ثروٹی
تَرَآهُ قَاضِي الْأَنَ مَشْوَاهُ فِي الثَّرِي

فارسی:- نظم، کار لطف تو نیست جز اسعاف با تو اضعاف میکنی الطاف
اردو:- نظم، تم نے کیا نہ یاد کبھی بھول کر ہمیں

ہم نے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا
ظفر

(۵) رد العجز علی المحشور مع شبه الاشتقاق، جو لفظ عجز میں
ہو اس وہ شبه اشتقاق حشو میں بھی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نائم

فارسی :- نظم، سپہر پر شدہ پرویز نے است خون افشاں
کہ قطرد اش بر کسری و تاج پرویز است

اردو :- نظم، مجھے ڈر ہے نہ پیچھے پیچیدوں کے بوجھ سے وہ
کہ نازک ہے بہایت ہی ترا اے نازنین پہنچا

رَقَطَاء

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کا ایک حرف منقوضہ (نقطہ دار) اور دوسرا
غٹیل (بے نقط) ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، سَيِّدُ نَادٍ وَ خُلَاقٍ وَ خَلَقٍ وَ ظَرْفٍ وَ لُطْفٍ -

نظم، سَيِّدُ قَلْبٍ سَبَّوْقٍ مَبْرُورٍ

فَطْنٌ مُغْرَبٌ غَرِيفٌ عَمِيقٌ
غریب چیز غریب، متغیر، گراہت کنندہ، والا

فارسی :- نظم، یا فاضل زمن و یا ناظم فطن و یا قابل فصیح -

نظم، زہے رخ کروشد چمن آبگیر زہے لب کروشد بمن آبگیر

اردو :- نثر، حضرت میرے ابھی سنا ہے کہ تم فوج کے مقابل چلے۔

نظم، بس بس یہ برق و شس ہے دیا جاں ستاں و با
صنعت ہے حق کی آب ہے کیا شان کبریا

سبحہ و بکھو اسبجاع ص ۱۷

سبب اقلۃ الاعداد و کیو تعدید ص ۱۷

عاطلہ، غیر منقوطہ یا ٹھکملہ

ایسی نثر یا نظم جس میں کوئی حرف نقطہ دار نہ ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

نظم، عَلَاءُ الْمُلُوكِ أَعْلَاكَ الْإِلَٰه

وَاعْطَاكَ الْمُرَادَ وَمَا سِوَاهُ

فارسی :- نثر، محمد خدو و داد، مژدہ رصود سداد، مورد مرا جسم،
مژدہ مکا ریم، سلمہ اللہ۔

نظم، دل مارا الم دادہ دل آرام، حمام روح مارا کرد دام

اردو :- نثر، اس کو اللہ اور رسول کا سہارا ملا۔

نظم، اور کس کا آسرا ہو مگر وہ اس راہ کا

آسرا اللہ کا آل رسول اللہ کا

عکس و طرد و کیو تبدیل ص ۱۷

غیر منقوطہ و کیو عاطلہ ص ۱۷

فوقانیہ یا فوق النقط

نثر یا نظم میں ایسے الفاظ لانا جن کے سب منقوطہ حروف کے نقطے اوپر ہوں
مثالیں :-

عربی :- نثر، اَخْطَاْتُ اِذَا سَأَلْتُكَ اِذَا كُنْتُ مَضْرُوفاً

نظم : رَحِمَ اللّٰهُ صَانِعًا فَطِنًا
عُنَاكَ اِذَا كَحَلُّهُ وَضِعَا (نیہ محذوف)

فارسی :- نثر، گاؤں خردان بمثل انسان دارند۔

نظم، مظہر صدق و مہاشا قدر شناس مردم
معدن عدل و سخا مظہر انصاف و عطا
اردو :- نثر، مخدوم من سلامت نواز شنس نامہ نافذ ہوا۔

نظم : وہ فوں فشاں وہ شعاع آتش و دم وہ خم
وہ قہر حق و آفت تازہ وہ تازہ دم
قطع الحرف دیکھو حذف ص ۷۷

قلب یا مقلوبات

کلام میں ایسے الفاظ لانا جو نوع، عدد اور ہیئت میں متفق لیکن ترتیب میں
مختلف ہوں اسکی پانچ قسمیں ہیں :-

- ۱۔ مقلوب بغض ۲۔ مقلوب کل ۳۔ مقلوب مستوی
- ۴۔ مقلوب مُجَنِّح یا مُعْطَف ۵۔ مقلوب مکور یا مُزْدَوِج

(۱) مقلوب بعض، کسی لفظ کے بعض حروف کی ترتیب الٹی ہو۔
مثالیں:-

عربی:- نثر، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔
نظم، فَعِنْدِيْ خِصْبٌ رُّوَادٍ وَعِنْدِيْ رِيٌّ دُرَادٍ

فارسی:- نثر، دہلی قریب است، رقیب دور بادا۔

نظم، ازان جاودانہ دو چشم سیاہ دلم جاودانہ عدیل عناست
اردو:- نثر، وفاسے محروم ہیں، اندر کے پاس مرحوم ہیں۔

نظم، انساں کیلئے الم ہو ا مال جس نے پایا رہا وہ پا مال

(۲) مقلوب کُل، کسی لفظ کے سب حروف ترتیب وار اُلٹے ہوں۔
مثالیں:-

عربی:- نثر، كَفُّهُ بِحَوْوٍ وَ جَنَابُهُ رَحْبٌ
نظم، حُسَامُكَ مِنْهُ لِلْاَحْبَابِ فَتَحٌ
وَرَوْحُكَ مِنْهُ لِلْاَعْدَاءِ حَتَفٌ

فارسی:- نثر، ریش دراز است و شیر بزرگ است

نظم، دلا تا کے درین کلاخ مجازی کنی مانند طفلان خاک بازی

جامو

اردو:- نثر، روح کے مانند لطیف اور حور کی طرح حسین ہے۔

نظم، غبرویوں کو ضرر پہنچا سکے کیا انقلاب

تور ہو جائے جو لکھے کوئی اُلٹا نام روح

(۳) مقلوب مستوی، جملہ مصرع یا شعر کو الٹ کر پڑھنے سے

پھر وہی بنجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، تَحِلٌّ فِي ثَلَاثٍ - رَبُّكَ تَكَلِّمُ -

نظم، آرَاهُنْ نَادَ مِنْهُ لَيْلَ لَكْهُو
وَهَلْ لَيْتَاهُنْ مُدَايِنُ كُحَارَا

فارسی :- نثر، مراد سے دارم، برآید یارب۔

نظم، شکر بزازوے وزارت برکش

شوہرہ بلبل بلب ہر ہوش

اردو :- نثر، شاہ اش، درد۔

نظم، غم شدت بھی سہے درد یہ ساکت دشمن

اشک ہر گاہ رُکا خاک رہا گرہ کش

(۲) مقلوب مُجْتَمِعٌ يَا مُعْطَفُ، مقلوب الفاظ شعر کے دونوں

باروں یعنی ابتداء سے مصرع اول اور آخر مصرع دوم میں ہوں۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، لَاحَ أَنْوَارُ الْحُدَى مِنْ كَقْفِهِ فِي كُلِّ حَالٍ

فارسی :- نظم، رام شد دل بآن بت طرار

لبش افسو گر است در لُش مار

مبسی ہر مصرع کی ابتدا اور آخر میں ایسا التزام کیا جاتا ہے۔

زبان دو جا دو گس مخمور باکشی و ناز

زار و گریان و غر بوانم ہمہ با سوز و راز

اردو :- نظم، تار روئے کا یہ بندھا تھا رات

تاب اتنی نہ تھی کہ کرتا بات

(۵) مقلوب مگڑا، کُتر دوسر یا ہر دُذ، جب الفاظ مقلوب

مصرع میں قریب قریب یا ایک ساتھ واقع ہوں (یہ صنعت بہت

کمیا ہے)۔

مثالیں :-

عربی :- نظم

فارسی :- نظم، مرا کُف کفن است از دیار ازین منزل

مرا مقرب سقر است الا مان ازین منشا

اردو :- نظم، صدمہ فرقت سے تھی اس سو کی بیتیاب روح

آنسوؤں کا آنکھ سے اک دم نہ ٹوٹا تا رات

لزوم مالا یلزم دیکھو اعنات مٹ

لُغز، چستان یا پہیلی۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَمَا شَيْءٌ إِذَا فَسَدَا تَحَوَّلَ غَيْهُ رَشَدَا

وَأِنْ هُوَ رَاقٍ أَوْ صَافَا أَثَارُ الْبَشْرِ حَيْثُ بَدَا

زَكِيُّ الْعِرْقِ وَالِدَا وَلَكِنْ يَغْسِ مَا وَلَدَا

فارسی :- نظم، چہ پیکر است تیر سپہر یافتہ تیر

بشکل تیر و بدو ملک است گشتہ چو تیر

کجا بگریز در کا لید بخند و جان
 اردو :- پہیلی 'آد'
 کجا بنا لہ بر آسمان بنا ز د تیر
 نصف تو اسم ذات کی صورت
 دن کی صورت نہ رات کی صورت
 کام آئے وہ درد میں جو لکھے
 تو ہو قلم و دوات کی صورت
 پہیلی 'آرسی' فارسی بولی آئی نا
 ترکی و ہونڈی پائی نا
 ہندی کہوں آرسی آ
 خسرو کہے کوئی نہ پائے
 امیر خسرو

هُبَادَلَةُ الرَّأْسَيْنِ

اس صنعت میں دو لفظوں کے ابتدائی حروف مختلف ہوتے ہیں۔
 مثالیں :-

عربی :- نَشْرًا يَوْمُ خَمْرَةٍ جَمَدٍ وَجَمْرَةٍ خَمَدٍ -
 " نَظْمٌ يَا جَانِي مِنْ تَخْيِيلِ دَارِي دُمٌ فِي سَقَرِ دَخِيلِ نَارِي
 امیر خسرو

فارسی :- نَشْرًا بِسَلَامٍ بِسَلَامَتِ دِلَامٍ بِسَلَامَتِ مِيرَسَانَدِ -
 " نَظْمٌ دِلْ كَنْدِ سَخْتِ جَانَمُ نَزْمَتِ خورشِ خوشِ بَرْدِ سَرِ شَرْمَتِ
 اردو :- نَشْرًا سَيْلِ مَائِلِ وَ مَيْلِ سَائِلِ -

" نَظْمٌ اَكْرَحُ نَفْسِي فِي عَقْلِ نَجِيبِ تَوْسَنِ مَجْدِ سَيِّدِ تَوَاكِلِ نَقْلِ عَجِيبِ
 منزل دیکھو تنزل منزل

تصل الحروف دیکھو موصول

متلون دیکھو تلوین

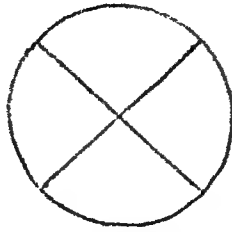
محاذ

اس صنعت میں مصرع اول کا آخری لفظ مصرع دوم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے اور مصرع دوم کا آخری لفظ مصرع سوم کا ابتدائی لفظ اور مصرع سوم کا آخری لفظ مصرع چہارم کا ابتدائی لفظ ہوتا ہے۔
مثالیں :-

فارسی : نظم، بگزارتا مئے خورم و مست شوم
مست چون شوم بعشق پابست شوم
پابست شوم بنگلی از دست شوم
از دست شوم نیست شوم ہست شوم
اردو : نظم، گردن ہے تری شیشہ آنکھ ہے پینا
مستانہ ہر اک روش ادائیں شرار
پیمانہ کی طرح چال ہے مستانہ
مستانہ ہر اک روش ادائیں شرار
جلال

مکّ قمر

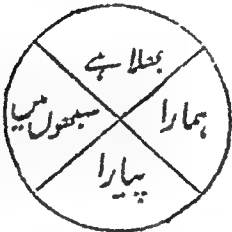
ایسا مصرع یا شعر جو ایک دائرہ میں چاروں ارکان جدا کر کے لکھا جائے اور اس کو جس رکن سے چاہیں پڑھیں تو ایک مصرع یا شعر سے کہی مصرع یا شعر بنے۔
مثالیں :-



عربی :- 'نظم'



فارسی :- 'نظم'



اردو :- 'نظم'

ہر سچ

چار مصرعے ایسے ہوں جن کو ٹول اور عرض میں پڑھا جاسکے اور کسی طرح کا تفاوت نہ ہو۔

اے مترافق اور متضاح میں فرق یہ ہے کہ ترافق میں کسی ایک مصرع سے شروع کریں تو مطلب پورا ہوتا ہے اور مربع میں ٹول عرض میں پڑھیں تو مصرع دیسا ہی برقرار رہتا ہے۔

مثالیں :-
عربی :- نظم

رَبِيبٌ	غَزَالٌ	سَبَاةٌ	قَوَادِي
رَطِيبٌ	كُغْصِنٌ	بِقَدٍّ	سَبَاةٌ
عَجِيبٌ	قَبَاةٌ	كُغْصِنٌ	غَزَالٌ
حَبِيبٌ	عَجِيبٌ	رَطِيبٌ	رَبِيبٌ

فارسی :- نظم بجا نیت نگارا کہ داری وفا۔

بے جفا	بدل	وفا کن	نگارا
مر مرا	دوستتر	بدل	کہ داری
خوشتر	مر مرا	بے جفا	وفا
وہ دلبر	الہی	خفا ہے	کروں کیا
سمن بر	عبث کیوں	وہ مجھ سے	خفا ہے
غضب ہے	خفا ہے	عبث کیوں	الہی
خفا ہے	غضب ہے	سمن بر	وہ دلبر

هَرَدَف

ردیف سے ایسا کلمہ مراد ہے جو حرف روی کے بعد آئے ایسے شعر کو هَرَدَف کہتے ہیں، کلام عرب میں اس قسم کی ردیف کا رواج نہیں کیونکہ ان کے پاس حروف روی سے پہلے کوئی حرف علت ہونا ضروری ہے جیسا کہ عربیوں کلثوم کے اس شعر میں :-

أَلَا حُبِّي بِصَحْنَاكَ فَأَصْبَحْنَا وَلَا تَبْقَى مُمُورًا لَا تَذَرِينِ

اس شعر میں (ی) حرفِ رُذْف کے: قبلِ فتحہ یا کسرہ ضروری ہے اسی حرفِ واد کے ماقبلِ غمہ اور الف کے ماقبلِ فتحہ ہو تو اس کو رُذْف کہتے ہیں لیکن متاخرین نے اس صنعت کو استعمال کیا ہے اور اکثر اشعارِ غمہ رُذْف ہیں شاعر کی مذاقت طبع و قدرتِ کلامِ ردیفِ بندی سے ظاہر ہوتی ہے۔ کلمہ ردیف کو بعض اہل صنعت بدیع "حاجب" کہتے ہیں اور شعر رُذْف کو "مُحجوب"۔

مثالیں:-

عربی: نَظْمُ الْفَضْلِ حَصَلَهُ عِلَاءُ الدَّوْلَةِ
وَالْمَجْدُ أَثَلَهُ عِلَاءُ الدَّوْلَةِ

فارسی: نِظْمُ نِظَامِ حَالِ زَمَانَةِ قَوَامِ کَا رَجْهَانِ تمام گشت باقبالِ شہرِ یارِ جہاں
ای شاہِ زمینِ بر آسمانِ داری تخت است استعدو ما تو گمانِ داری سخت
حملہ سبک آری دگراں داری تخت پیری تو بدانش و جوانِ داری سخت
لفظِ داری ان ادبیات میں 'حاجب' اور تخت و سخت وغیرہ قافیہ اور یہ دوبیت 'مُحجوب' ہیں۔

اردو: نِظْمُ کہیں آنکھوں سے خون ہو کے بہا کہیں دل میں جنون ہو کے را
ردیف 'ہو کے' حاجب کہلاتی ہے 'بہا'، 'وہا' قافیہ اور بیت 'مُحجوب' ہے۔

ہستار

منسوع یا بیت کے بعد آخری دو رکن کا زیادہ کرنا۔

مثالیں:-

عربی: تَظْمُ يَا خَاطِبَ الدُّنْيَا الدُّنْيَا رَاحَتُكَ الرَّدَى
وَقَرَأَةُ الْأَلَكِ أَرَا
دَارَ مَتَى أَضْحَكْتَ فِي يَوْمِهَا أَبْكْتَ غَدَا
بُعْدَ الْهَامِنِ دَارِي
حریری

فارسی: نظم صد تیغ مرا می زند آن یار بر سر
اک روز نه افکند برین خسته نظر
از روی جفا
از راه وفا
ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیار بر آید
دل بردہ نہان شد
ہر دم بہ لباس دگر آن یار بر آید
گہ پیرو جوان شد
اردو: نظم ایک دن وہ تھا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم
اب یہ نقشہ ہے کہ صورت کی بھی پہچان نہیں
تیرے ہمارے تھے ہم
آشنا تھا کہ نہ تھا
باندھے خاموش کمر جلدی سے کہ عزم سفر
نا خدا کشتی کا کچھ تیرے نگہبان نہیں
موج دریا سے نہ ڈر
تیرا حافظ ہے خدا
مسیح دیکھو اس جماع ص ۲۸
مسمط دیکھو تسمیٹ ص ۵۸
مصحف دیکھو تصحیف ص ۶

مَحْمَد

نظم میں کسی شخص یا چیز کا نام پیچیدہ طریقہ سے اشارہ یا
کنایہ کے طور پر لاتا۔
مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ خُذِ الْقُرْبَ ثَقَّ اَقْلَبَ جَمِيعَ حُرُوفِهِ
 قَدْ اَلَكِ اَنْتُمْ مِّنْ اَقْطَعِ مَعْنَى الْقَلْبِ قُرْبُهُ

فارسی: نظم تیری و کمانی و یکی نقش نشانه
 بنگار و پیوند بسو فارسی کی تیر
 نام بت من باز شناسی بتامی
 آن بت کہ بخوش ترین نیست کثرت
 قطعہ بوالعلاء شو ستری نے حضرت علی کے متعلق لکھا ہے۔

اردو: نظم بنے کیونکر کہ ہے سب کما رالٹا
 ہم الٹے بات الٹی یا رالٹا
 مصرع دوم کے الفاظ کو الٹنے سے "ہت تاب رائے" بنتا ہے۔

مُقَطَّعٌ يَامُنْفَصِلُ الْحُرُوفِ

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے تمام حروف جدا جدا لکھے جائیں۔
 مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ وَاذْرِكْ اِنْ زُرْتُ دَارَ وَدُودٍ
 دَرًّا وَدُرًّا وَرِذَا وَرِذًّا

فارسی: نظم زار و زردم زرد زدن دل دار
 درد دل دار زار دارد و زار

اردو: نظم دودو لے درون آزاری روک دو درد اور دُور آزار

مقرببات دیکھو قلب مکہ

ملیح دیکھو تلیح مکہ

ملون یا متلون دیکھو تلون مکہ

منفصل الحروف دیکھو مُقَطَّع مکہ

منقوطہ یا تعریس

کلام میں ایسے الفاظ جمع کرنا جن کے تمام حروف نقطہ دار ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نَشَأْنِيْ غِنِيْ غِنِيْ تَلَبَّتْ بِرَبِّيْ
نَظْمُ فَتَنَتْنِيْ فَجَبَّتْنِيْ تَجَبَّتِيْ بِتَجْنِ يَفْتَنُ غِبَّ تَجْنِ
حریری

فارسی :- نظم بہ پیشین جبیش بہ بین نشیں تجبیب
گریباں پارہ کردن
بہ زیب تنش نیز بین نقش تبیب
ہلاک کردن

اردو :- نَشَأْنِيْ شَفِیْقِيْ شَيْخِ فَيْضِ بَخْشِيْ حَشِيْ ذِيْ فَنَ -
نَظْمُ تِزْنِيْ تَبِ تَبِغْ نِيْ بَخْشِيْ نِيْ خَفَّتْ
بِجِنِ شَقِيْ بَخْتِ بَغِيْ جُنِ بِ نِيْت
مَوْشَمِ دِیْکُو تَوْشِیْمِ مَکْ

مُوَصَّل یا مُتَصِل الحروف

کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن کے حروف ملا کر لکھے گئے ہوں۔

مثالیں :-
عربی :- نَظْمُ فَتَنَتْنِيْ فَجَبَّتْنِيْ تَجَبَّتِيْ بِتَجْنِ يَفْتَنُ غِبَّ تَجْنِ
نام
حریری

فارسی: نظم، بعثش تو تنم مو شد بیا جانا نظر فرما
نشانہ جو می کن کہ تایا بی تو شخص ما

اردو: نظم، مقتل میں سب سے کہتی تھی یہ تیغ بے بہا
یہ جنگ کی ہے میں نے فلک نے ہے کی ثنا

موقوف الآخر

ایسے اشعار جن کا ہر قافیہ دوسرے منصرع کا محتاج ہو اور اس سے ملتا
مثالیں :-
عربی: نظم

فارسی: نظم 'در حسن ترا کسے نہ ماند' 'إلا'
نورشید کہ صبح پروں آید 'تا'
خدمت کند و پائے تو بوسد 'آتا'
بینی تو بوسے او چو پا بوسد 'تا'
اردو: نظم 'اجی صاحب سنو کہ تم نے کل'
کیا کہا تھا اور آج کس نے کل'
گئے 'اپنے کلام سے صاحب'
ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب'
مہملہ 'دیکھو عاطلہ مٹ'

نثر النظم

کسی نظم کو نثر کر کے پڑھنا۔

مثالیں :-
عربی: نثر 'لَفَيِّنَالِ سُوءِ ظَنِّ يَعْتَادُهُ وَيَصْدِقُ
تَوَكُّمُهُ الَّذِي يَقْتَادُهُ'۔

عربی: نَظْمٌ إِذَا سَاءَ فَعَلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ طُنُونُهُ

وَصَدَقَ مَا يَحْتَادُهُ مِنْ تَوَهُّمٍ

فارسی:۔ نثر، 'الا اے برادر ز شوق وصال تو ہر زمان ہست' جانم نکا
گر جاگنی درد و چشم فقیر حاصل شود خاطر م را نشاط۔

نظم، 'الا اے برادر ز شوق وصال' تو ہر زمان ہست جانم نکا
را جاگنی درد و چشم فقیر حاصل شود خاطر م را نشاط (ط)

اردو:۔ نثر، میرے مہربان نشی جانکی پرشاد صاحب کو بندگی ہے، اپنی
شعوی فریاد عشق اور نسخہ انشاء دلپذیر و ترکیب بند جناب گوہر
شاکر عنایت ہوں تو بہتر ہے۔

نظم، مہربان میرے نشی جانکی پر
یا عشق اپنی شعوی اور نس
خہ انشاء دلپذیر و تر
کیب بند جناب گوہر و شاکر
عنایت اگر ہوں ہے بہتر

بِندِ ا

اس صنعت میں شاعر مدوح کو اولاً چند الفاظ سے بند کرتا ہے، بعد ازاں
اُن الفاظ کے ساتھ چند صفات کو شامل کر کے انکی توصیف کرتا اور مدوح
کو باخبر کرتا ہے۔

مثالیں:۔

عربی: نَظْمٌ يَا مَنْ يَبْرَأِي مَا فِي الصَّمِيرِ وَيَسْمَعُ
أَنْتَ الْمُعِيدُ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

فارسی :- نظم، کودہ و بحر و آفتاب و آسمان خوانم ترا
 کودہ و بحر و آفتاب و آسمانی بیگمان
 تو بجگاہ حسم کو ہی و بجگاہ علم نکر
 گاہ و رفت آفتابی گاہ قدرت آسمان

مسعود سعد سلمان

اردو :- نظم، فیض سے تیرے ہے اے شمع شبستان بہار
 دل پروانہ چراغاں دل مبیل گلزار
 مدح میں تیری نہاں زمزمہ نعت نبی
 خار سے تیرے عیاں بادۂ جوشیں اسرار

نظم النثر

کسی نثر کو نظم کر کے پڑھنا اس میں قافیہ اور وزن کا التزام بھی

ضروری ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، کقولہ تعالیٰ، إِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ آجَلٍ
 مُّسَمًّى فَالْكَتُبُوهُ

نظم، يَقُولُ إِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدِينٍ
 إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى فَالْكَتُبُوهُ

فارسی :- نثر،

لے نثر کے لئے دیکھو نثر النظم کی مثالیں۔

فارسی: نظم 'الہ' اے برادرِ شوق وصال تو ہر زمان ہست جا غم فغا
 اگر جان کنی درد و چشمِ فقی ر حاصل شود خاطرِ م رانشاد ط
 اردو: نشر

نظم: اجمی صاحب سو کہ تم نے کل کیا کہا تھا اور کس لئے، مل
 گئے، اپنے کلام سے صاحب ایسی الفت بھی کچھ نہیں واجب

واسع الشفتین یا افتراق الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کے تلفظ کے وقت لب
 آپس میں نہ ملیں یعنی وہ سب جیسے 'ب'، 'م' اور 'کے' سوا ہیں جنکا تخرج شفتین ہے۔
 مثالیں:-

عربی: نظم 'یا حَیَّ حَیَّ یَحْیٰ حَیَّ حَیَّا حَیَّی
 حَیَّ حَیَّا حَیَّا حَیَّا حَیَّا حَیَّی یَحْیٰ

فارسی: نظم 'سیر کویت ای دل آر نزد اہل این جہاں
 نیک تر صد جاز سیر و گشت کل ار جہاں
 اردو: نظم 'جی سے کہو کہ آہِ مرد کے ساتھ ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نہ

واصل الشفتین یا انضمام الشفتین

کلام میں ایسے حروف سے مرکب الفاظ لانا جن کی ادائی کے وقت
 لب آپس میں مل جائیں یہ حروف 'ب'، 'م'، 'و' ہیں۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ وَصَارِمٌ اللَّفْهُو وَوَصَلَ الْمَهَا
وَأَعْمِلِ الْكُومَ وَسُفْرَ الرِّمَاحِ

فارسی :- نظم بہت من دمدم فریب مدہ بلب من لب پیالہ بندہ

اردو :- نظم میرا ممدوح امیر ابن امیر ابن امیر
میں کربستہ کمین خادم مدحت پیمہ

صنایع معنوی

ابہداع

اس صنعت میں معنی بدیع اور الفاظ پسندیدہ کا اہتمام ہوتا ہے
بعض ادبا کا خیال ہے کہ اہداع کوئی مستقل صنعت نہیں کیونکہ جس نثر
و نظم میں یہ اہتمام و خوبیاں نہیں وہ عامیانہ اور خواص کے وقار سے
گرا ہوا ہوگا۔
مثالیں :-

عربی :- نثر 'وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكَ وَيَا سَّمَاءُ اقْلَعِي وَ
غِيْضُ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ
وَقِيلَ بَعْدَ اللَّفْقَوْمِ الظَّالِمِينَ -

نظم 'فِرَاقٌ وَمَنْ فَارَقْتُ غَيْرُ مَنْ مِّمٍ
وَأَمٌّ وَمَنْ يَمَّتْ غَيْرُ مِيَمٍ
مثنوی

فارسی :- نظم ، ہمیں بکشتی تا ادمی نہ ماند شجاع
 ہمیں بدادی تا ادمی نہ ماند فقیر
 رودکی

اردو :- نظم ، کمرہوی یاں تک تو شہرہ آفاق
 کہ سر کے بال ترے دیکھنے کمر کو چلے

اتساع

ایسا کلام جس میں کسی لفظ کے متعدد معنی پیدا ہوتے ہوں۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم ، قُلْ فِي عِلِّيْ اَمْسِيْرَ النَّحْلِ عَزَّ تَهْمُ
 مَا شِئْتُ وَفَقَّ التَّسَاعِ الْقَوْلِ وَاحْتَكَمِ
 غرہ بمعنی بزرگ قوم ، نجیب تر ، شریف تر اور معنی اول کے لحاظ
 سے پسندیدہ وغرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

فارسی :- نظم ، باز سر باز تو با سیمرخ بازی میکند
 گر تو اسے شیر گران سر باز داری در شکار

لفظ سر باز کے دو معنی کا احتمال ہوتا ہے اور سر باز داری در شکار کے

چند معنی پیدا ہوتے ہیں۔

اردو :- نظم ، آیا دہلی سے جب خوشی آتے ہی اسٹبل میں داغ ہوا
 داغ بمعنی دھتیا ، رنج اور تخلص شاعر۔

احتیاج بدلیل دیکھو مذہب کلا ہی ص ۱۵۱

اخبار

کسی چیز کی عظمت یا حقارت کی خبر دینا۔

مثالیں :-
عربی :- نظم : اَنَا ابُو التَّجَمُّدِ وَشِعْرِي شِعْرِي
لِلَّهِ دَرِّي مَا احْتَسَّ صَدْرِي
فارسی :- نظم : تا گوهر آدم نسیم باز نہ ایستد
ز آبائے خود دار بشرم اصحاب کرم را

عربی
نثر عیسیٰ اگر بکے رود
چو بیاید ہنوز خبر باشد
سعدی

اردو :- نظم : ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

کعب گیا، مدین گیا، کربلا گیا جیسا گیا تھا ویسا ہی چل پھر کے آگیا
میر

اِفْصَاح

لہجہ میں ایسے الفاظ لانا جن سے بحیثیت مجموعی دو معنی نکلتے ہوں
لیکن کسی خاص معنی کی سراحت نہ ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نظم : اُقْلِبْ فِيهِ اَجْفَانِي كَانِي
اَعْدُدْ بِهَا عَلَي الدَّهْرِ الدُّنُوبَا
متنبی

مصرع اول میں اجفانی سے پلک اور آنکھ مراد ہے ۔
 فارسی : نظم 'خواہم از دل بر کشم پیکان تو' ایک از دل بر نمی آید مرا
 جامی

اردو :- نظم 'کون ہوتا ہے حریفِ مئے مردِ افکنِ عشق
 ہے مکر لبِ ساتی پہ سلا میرے بعد
 غالب

اِرْسَالُ الْمُثَلِّ یا اِیْلُ دِ الْمُثَلِّ

شعر میں کوئی ضرب المثل لانا ۔

مثالیں :-
 عربی :- نظم 'تَمَوُّنٌ عَلَيْنَا فِی الْمَعَالِیْ نَفُوسُنَا
 وَمِنْ لَّحْجِ الْحَسَنَاءِ لَوْ يُغْلِقُهَا الْمُتَمَرُّ'

فارسی :- نظم 'ز تارِ خستہ گیسوئے دلبران ترسد'

”چنانکہ مار گزیدہ ز ریشمان ترسد“

اردو :- نظم 'تیر عمر آ بھی کوئی مڑتا ہے' ”جان ہے تو جہان ہے پیارے“

دل سے سناتری انگشتِ حنائی کا خیال

”ہو گیا گوشت سے تاخن نہ سبدا ہو جانا“

غالب

اِرْسَالُ الْمُثَلِّیْنِ یا اِیْلُ دِ الْمُثَلِّیْنِ

ایک شعر میں دو ضرب المثل لانا ۔

مثالیس :- نظم
عربی :- نَظْمُ الْأَكْلِ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مُحَالَةَ تَرَائِلُ
لبید

فارسی :- نظم 'لؤلؤ چہ در دار و اندر میان بحر
گوهر چہ قیمت آرد اندر خمیر کان
اردو :- نظم 'کس شرح شعر میں مضمون تمنا آئے
کیسے مٹھی میں ہوا کوزہ میں دریا آئے

ارصاء یا تسہیم

شعر میں ایسا لفظ لانا جس سے معلوم ہو جائے کہ قافیہ کیا آیا ہو
ہے 'اردو کی کا پہلے سے معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔

مثالیس :- نظم
عربی :- نَظْمٌ فَإِذَا حَارَبُوا أَذَلُّوا عَنْ مِثْرَا
وَرَأَوْا سَأَلَكَ مَوَاعِنُ وَادِّ لَيْلًا
فارسی :- نظم 'غیرت از چشمِ بزمِ روئے تو دیدن ندہم
گوشتِ رانیز حدیث تو شنیدن ندہم

اردو :- نظم 'کیونکر اس بہت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
غالب

اِسْتِثْنَاءُ يَامَدْحُ الْمُوجِبَةِ

ممدوح کی اس طرح تعریف کرنا کہ ایک تعریف سے ضمناً دوسری تعریف ثابت ہو
مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ عُمَرُ الْعَدُوِّ إِذَا لَقَاهُ فِي رَحْجٍ

غبار

أَقْلُ مِنْ عُمَرَ مَا يَخْوِي إِذَا وَهَبَا

مستثنیٰ

فارسی :- نظم، آن کند تیغ تو بجان عدو کہ کند جود تو بکان گہر

اردو :- نظم، تو ہے کہ تو نے دوش نبی پر قدم رکھا

بت توڑ توڑ ترک کی صورت دے مٹا

نہیں

اِسْتِثْنَاءُ

کلام میں مقصد کی تاکید کے لئے استثناء داخل کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ يَقُولُونَ إِنَّ السَّحْرَ فِي أَرْضِ بَابِلَ

وَمَا السَّحْرُ إِلَّا مَا أَرْتَاكَ هَجَاجِرُهُ

گوشہ چشم

فارسی :- نظم، کس از فتنہ در فارس دیگر نشان

نہ بیند بحر قامت ہوشان

اردو: نظم، ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے،
کہتے ہیں کہ قالب کا بے اندازیاں اور

استخدام

کلام میں ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں، ایک معنی لفظ کے
استعمال کے وقت مقصود ہوں اور دوسرے معنی ضمیر کے پھیرنے کے وقت
مراد لئے جائیں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، إِذَا نَزَلَ السَّمَاءُ بِأَرْضٍ قَوِّمِ
اگر بارش

رَعَيْنَاكَ وَإِنْ كَانُوا غَضَابًا
نبات، نتیجہ جمع غنوب

فارسی:- نظم، تا بہ بزم خویش مارا دادہ است آن سرو بار
حضور

از نہال قاتمش انرا شدیم امیدوار

پہل

اردو:- نظم، نہ اس لگی سے اڑائی صبا غبار مرا کہ اسکا خاطر دلدار میں کبھی گھرتا
غبار سے مراد کدورت اور دوسرے معنی خاک۔

استدراك يا تدارك

شاعر پہلے مصرع کو ایسے الفاظ سے آواز کرتا ہے جو بظاہر ہجو یہ

معلوم ہوتے ہیں لیکن دوسرے مصرع کو مدح کی طرف پلٹ دیتا ہے صینعت
المدح بما يشبه الذم جیسی ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سُبُوحَهُمْ
بِهِنَّ قُلُوبٌ مِنْ قِرَاعِ الْكِتَابِ
تواریکھ ٹھہرا ہٹ لشکر نابغہ زیبانی

فارسی :- نظم، اثر میر خواہم کہ بماند بجاں میر خواہم کہ بماند بجاں در اثر
عنصری

اردو :- نظم، مدح لکھنا ہی تری مجھ کو نہیں ہے منظور
کیونکہ اندازہ تحریر سے وہ باہر ہے

استطلاح

شاعر کسی ممدوح یا چیز کی تعریف کے بعد آخر میں ایسا شعر لاتا ہے
جس میں دوسرے مقصود کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، كُنَّا نَقُوسُ لِنَيْلِ الْمَجْدِ عَاشِقَهُ
فَإِنْ تَسَدَّتْ أَسْلَنَاهَا عَلَى الْأَسَلِ
لَا يَنْزِلُ الْمَجْدُ إِلَّا فِي مَنَازِلِنَا
كَالتَّوَمِ لَيْشَ لَهُ مَاوِي سَوَى الْمُنْقِلِ
عبدالمنطرب لے ان اشعار میں 'مجد' سے 'نوم' کی طرف استطراد کیا ہے۔

وَرَأَى الْقَوْمَ لَا نَرَى الْقَتْلَ مُسَبَّةً
إِذَا مَا رَأَتْهُ عَايِرٌ وَسَلَوُلٌ

شاعر نے فخر سے ہجو کی طرف استعراذ کیا ہے۔

فارسی :- نظم، تا چند صحبت مجازی تاکے سخنان نامنازی
آخر میں کہتا ہے :-

خود قول بود بدین دروغی	خود عشق بود درین رازی
اکنون باریے گرفتار است	یعنی لب لعل الپ غازی
اردو :- نظم، اے شہنشاہ اسماں ادرنگ	اے جہاں دار آفتاب آثار
تھامیں اک بے نوائے گوشہ نشین	تھامیں اک درد مند سینہ نگار
تم نے مجھ کو جو آبرو بخشی	ہوی میری وہ گرمی بازار
کہ ہوا مجھ سادڑ ناچیز	روشناس ثوابت و سیار
آپ کا بندہ اور بچروں نگا	آپ کا نوکر اور کھادوں دھار
میری تنخواہ کیجے مادہ مادہ	تا نہ ہو مجھ کو زندگی دشوار
	غالب

اضراب

شاعر کلام میں ایک ادعا کر کے اس سے روگردانی کرتا ہے تاکہ
اس میں مبالغہ سے کام لے۔

مثالیں :-
عربی :- نظم، وَجْهَكَ الْبَدُّ لَا بَلِ الشَّمْسُ لَوْ
كَوَتْ تُقْضَى لِلشَّمْسِ كَسْفُهُ أَذْ قَوْلٌ

هُوَ الْبَدْرُ إِلَّا أَنَّهُ الْبَحْرُ ذَا اخِرًا

سَوَى أَنَّهُ الْقَهْرُ عَامُ الْكَتَّةِ الْوَيْلُ

فارسی :- نظم، عافش باغے دہانش غنچہ بل ہشتے درمیانش کوثرے
اردو :- نظم، یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے غیر ہوی

گر بگڑ بیٹھے تو میں لایق تعزیر بھی تھا
غالب

اِطْرَاح

کلام میں ممدوح کی تعریف اس طرح کرنا کہ اس کے آباد اجداد کا
ذکر بھی آجائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، قَتَلْنَا بَعْدَ اللَّهِ خَيْرَ لَدَاتِهِ
ہم جوڑ

زِيَادَ ابْنِ آسْمَاءَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ قَارِبٍ

فارسی :- نظم، یہ علمش از ہمہ افضل بہ عبرش از ہمہ غالب

علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب

اردو :- نظم، حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک

ہر ایک معصوم ہے دادا معین الدین چشتی کا

اعتراض الکلام قبل التمام یا حشو، دیکھو حشو ص ۱۵۱

اغراق دیکھو مبالغہ ص ۱۵۲

افتنان یا ذوالوجہین

کلام دو قسم کے معانی پر مشتمل ہو، مثلاً غزل و حماسہ، فخر و مبالغہات،
تہنیت و تعزیت اور نصیحت و فخر وغیرہ۔۔۔

مثالیں:-

عربی:- نظم 'اِنْ تُغْلِيْ فِيْ دُوْنِي الْقِنَاعَ فَاَتَنِيْ

غزل و حماسہ 'كَلْبٌ يَأْخُذُ الْفَارِسَ الْمُسْتَلِيمَ

عنترہ

فارسی:- اگر فتم ز سیم و زرت چیز نیست

چو سعدی زبان خوشتر نیز نیست

اردو:- نظم 'ہم ان سے دیکے نہیں گئے کبھی اے آصف

وہ شاد حسن سہی شہریار ہم بھی ہیں

نواب محبوب علی خاں آصف سادس

اقتباس 'تعلیق دیکھو تضحید ص ۱۲۷

التفات

مربوط جلوں یا اشعار میں کسی شخص کے لئے مختلف ضمیریں حاضر غائب
اور متکلم استعمال کرنا۔

مثالیں:- ذیل میں ضمیر حاضر سے غائب کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

لے اس صنعت کی تعریف انجم فی مابیر اشعار العجم ص ۲۸ میں دوسری کتابوں سے بالکل مختلف ہے۔

عربی :- نثر، حَتَّى إِذَا أَكُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَبِیْهٍ
نظم

فارسی :- نظم، بدیدہ سوئے تو آیم اے عور
برویت گرفتہ نور علی نور
بماہ عارضش اس سیب سیمیں
حبایہ خواستہ از عین کافور
ضمیر متکلم سے غائب کی طرف -
عربی :- نظم

فارسی :- نظم، بندہ امشب با جمال الدین خلیب
اور برآؤ کلک چون خورشید دینر
تا با کنون خیز و میزے داشتم
اختلاط و ارتباط
زانکہ در عشرت نباشد رو گریز

ایراد المثل دیکھو ارسال المثل ص ۱۱
ایراد المثلین دیکھو ارسال المثلین ص ۱۱

ایہام، توریہ یا تخیل

”ایہام“ کے لغوی معنی شک میں ڈالنے اور ”توریہ“ کے چھپانے کے
ہیں، دبیر یا شاعر نثر یا نظم میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کے دو معنی
ہوتے ہیں، ایک قریب دوسرے بعید، جب سامع ان الفاظ کو رعایت لفظی
لی مناسبت سے سنتا ہے تو اس کا ذہن معنی قریب کی طرف رجوع کرتا ہے

لیکن دبیر یا شاعر کی مراد معنی بعید ہوتی ہے جو تھوڑے سے غور کے بعد سامع کے ذہن میں آ جاتی ہے۔

ایہام کی سب ذیل آٹھ (۸) قسمیں ہیں جو کسی اور کتاب میں ایک جگہ جمع نہیں ملیں گی:-

- ۱۔ مجرّدہ ۲۔ مُرَشِّحَہ ۳۔ مُبَيِّنَہ ۴۔ متناسب
 - ۵۔ تضاد ۶۔ عکس ۷۔ توالد ضدین ۸۔ تشابہ۔
- (۱) ایہام مجرّدہ جس میں معنی قریب یا بعید کے مناسبات کا ذکر نہ ہو۔
مثالیں:-

عربی ۱۔ نثر، اَلرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرٰشِ السَّتْوٰی۔

نظم، فَسَقَى الْفَضَاءَ وَسَاكِنِيْهِ وَاِنْ هُمْ

صَبَّوْهُ بَيْنَ جَوَائِحِ وَضُلُوْعِ

فارسی:- نثر، دیدی آن عالم، جواب داد کہ درست نہ دیدم۔

نظم، من ز قاضی بسیار می بستم او بزرگی نمود و داد می بین
یعین و بسیار سے راست و چپ مراد نہیں بلکہ بسیار سے مال اور
یعین سے سو گند مراد ہے۔

اردو:- نثر، عجب بادل ہے بات کہو تو اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پھر بھی
ہے بہت گہری۔ بادل = دیوانی گہری بات کو راز میں رکھنے والی۔

نظم، بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو ہے گھر دیرو حرم کا
سایہ سے مراد دھوپ کی ضد نہیں بلکہ حمایت ہے۔

سودا ہے میری بکاؤلی کو ہے چاہ بشر کی باؤلی کو

مراد دیوانی

(۲) اِيْهَامٌ مُّرْتَحَنٌ، جس میں معنی قریب کے مناسبات کا ذکر ہو۔
مثالیں:-

عربی: نَشْرٌ، وَالسَّمَاءُ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ۔ اَيْدِ کے معنی قوت اور قدرت کے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اَيْدِ کی جمع ہے اور معنی قریب ہا تھا ہے۔

نظم: بِقَارِعَةِ الطَّرِيقِ جَعَلْتُ قَبْرِي
لَا خَطِي بِالتَّرَحُّمِ مِنْ صَدِيقِي
فَيَا مَوْلَى الدَّوَالِي أَنْتَ أَوَّلِي
بِرَحْمَةٍ مَنْ يَمُوتُ عَلَى طَرِيقِي

فارسی: نظم، اے چو فرعون شوم گردن کش رفتہ از راہ آب و رآتش
حکیم سنائی

’راہ آب‘ سے مراد آتش اور معنی قریب کی مناسبت رفتہ ہے۔
اردو: نظم، ہجر میں گھل گھل کے آدھا ہو گیا لے میجا اب میں ٹوسنی ہو گیا
مُو = بال، سا = مانند

(۳) اِيْهَامٌ مُبَيِّنٌ، جس میں معنی بعید کے مناسبات کا ذکر کیا جائے۔

مثالیں:-
عربی: نَظْمٌ، مَلَكْتُ الْخَافِقَيْنِ قَتَيْتُ مَجْنَبًا

ولکس ہما سوی قلبی و قمر حاک
تکبر، تخریر

فانتین کے معنی قریب مشرق و مغرب کے ہیں اور معنی بید قلب عاشق دگرشوار و معشوق جس کی تصنیع دوسرے مصرع میں کی ہے۔
فارسی: نظم آمد ہوائی زای مرانا لہای زار جز ناله های زار چہ آرد ہولے نای
مراد مصرع دوم کے 'ناے' سے 'نئے' ہے جو معنی بعید ہے اور نالہ
ہای زار اسکی مناسبت سے ہے۔

(۴) ایہام تناسب: کلام میں بعض ایسے الفاظ لائے جائیں جنکے
دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تناسب نہ ہو بلکہ معنی غیر مقصود میں
تناسب ہو۔

مثالیں:-
عربی:- نثر الشمس والقمر بحسبان والجم والشجر کیسجدان
لفظ نجم کے دو معنی ہیں ایک ستارہ جو مقصود نہیں، دوسرے معنی 'بیل'
کے ہیں، معنی اول کا تناسب شمس و قمر کے ساتھ ہے اور دوسرے معنی میں
شجر کے ساتھ تناسب ہے جو مقصود بالذات ہے۔
عربی:- نظم

فارسی:- نظم بدست کرم آب دریا بہ برد برفعت محل ثریا برد
اردو:- نظم مجلس کو رشک نظم سے رشک چمن کروں
مذاحمی حسین بوجہ حسن کروں
انہیں

'حسن' سے مراد خوب ہے، امام حسینؑ سے اس کی مناسبت نہیں
البتہ امام حسنؑ کے نام کی مناسبت ہے۔

(۵) ایہام تضاد، کلام میں ایسے دو الفاظ جمع کرنا جنکے دو معنی ہوں اور معنی مقصود میں تضاد نہ ہو بلکہ غیر مقصود میں تضاد ہو۔

عربی :- نظم، لَا تَعْجَبِي يَا سَلَمَةُ مِنْ رَجُلٍ

عَجَبَتْكَ الْمَشَيْبُ بِرَأْسِهِ فَبَكِي
ہنسنا پیری سفیدی

فارسی :- نظم، تا نگریدا بر کئے خند چین
گریہ یعنی بارود۔

اردو :- نظم، مجھے خندہ گل پہ آتا ہے رونا کہ اس طرح ہنسنے کی خوشی کسی کی
(۶) ایہام تنکس، کلام میں مقدم چیز کو موخر کرنا لیکن دوسرے معنی میں تاکہ اس سے ایہام پیدا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، إِذَا تَذَكَّرْتُ مِنْ حُبْرِي وَمِنْ أَدْحِي

بَيْضَاءُ شَائِرَازِ أَوْ شَائِرَازِ بَيْضَاءِ

عبدالحمید کاتب

بُیضاء شیراز، معنی نان سفید، شیراز بیضاء معنی دوغ بیضاء،

بیضا، نواح شیراز میں ایک مقام کا نام ہے۔

فارسی :- نظم، بہرام کہ گور میگریفتی ہمہ عمر دیدی کہ چگونہ گور بہرام گرفت
اردو :- نظم

(۷) ایہام توالد ضدین، کسی دو لفظ میں بذاتہ تضاد نہ ہو بلکہ دوسرے کی ضد سے پیدا ہو کر کلام میں ایہام ہو۔

مثالیں :-
عربی :- نظم

فارسی :- نظم ، روان تشنہ بر آساید از کنار فرات

مرا فرات ز سر برگذشت و تشنہ ترم

اردو :- نظم ، ان لبوں نے نہ کی مسیحائی ہم نے سو سو طرح سے مرد کجا

مسیحائی اور مرنے میں تضاد نہیں بلکہ مرنے اور جینے میں ہر جو محذوث

(۸) ایہام تشابہ ، ایسا کلام جس میں ایک چیز کی دوسری چیز

سے مشابہت ظاہر ہوتی ہو لیکن حقیقت میں مشابہت نہ ہو۔

مثالیں :-

فارسی :- نظم نہ خود سریر سلیمان بباد رفتی و بس

کہ ہر کجا کہ سریر است می رود بر باد

اردو :- نظم

یوقلمون

ایسا لفظ جو مختلف زبانوں میں مختلف معنی رکھتا ہو اس کے

جس زبان کے بھی معنی لئے جائیں اس سے کلام میں صحیح مفہوم ظاہر ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر ، وَكَلَّمَ اللَّهُ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَدًا ، 'فردا'

کے معنی عربی میں 'تنہا' کے ہیں اور فارسی میں 'تکلی' کے دونوں

معنی یہاں درست ہیں۔

عربی :- نظم

فارسی :- نثر، نورس نامہ خوب است نورس کے معنی فارسی و ہندی دونوں میں درست ہیں فارسی میں نورسیدہ اور ہندی میں نورقسم کے رس مراد ہے۔
 نظم، پیلتن شاہی و بسیار است بارت بر سر
 زین مرغ اسے ابر باغ ارگومیت بسیار باد
 بار کے معنی عربی میں ٹیکٹ کے اور فارسی میں برسنے والے
 اور میوہ کے ہیں اس شعر میں دو تون معنی بنتے ہیں۔
 اردو :- نثر، نورس نامہ۔

تاکید الذم بما يشبه المدح

بادی النظر میں الفاظ سے مدح معلوم ہو لیکن دراصل مذمت مقصود ہے
 مثالیں :-
 عربی :- نظم

فارسی :- نظم (خواجہ سربراورد و لیکن بفضل) تنسیب پر کرد و لیکن ذکر
 اردو :- نظم، پھر آج میسر مسجد جامع کے ہیں امام
 داغ شراب دھوتے تھے کل جانماز

تَاكِيدُ الْمَدْحِ بِمَا يُشَبِّهُ الذَّمَّ يَاهُو مِلْحٌ

کسی کی تعریف میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کہ دوسرے مصرع میں ذم کا پہلو ظاہر ہوتا ہو لیکن حقیقت میں تاکید مدح ہو۔
مثالیں :-

عَرَبِيٌّ نَشْرَاهُمْ بِمَحَارِّ الْعِلَى إِلَّا أَنَّهُمْ جِبَالُ الْحَيِّمِ وَالْفَقْرُ
نَظْمٌ وَلَا عَيْبٌ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سَيُؤْفَهُمْ

هَئِنَ قُلُوبٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ
فَتَى كَمَلْتُ أَخْلَاقَهُ غَيْرَ أَنَّهُ

تابعہ ذبیان

جَوَادٌ فَأَيُّبُفِي مِنَ الْمَالِ بَاقِيًا

فارسی : نظم تراپیشہ عدل است لکن بجود کند دست تو بر خزان ستم
اردو : نظم انصاف یہ اب عہد میں اس کے ہے کہ فریاد

لایا نہ لبوں تک کوی غیر از جرس و زنگ
تبلیغ دیکھو مبالغہ ص

تَجَاهُلُ الْعَارِ تَجَاهُلُ عَارِ فَاسِقِ الْمَعْلُومِ يَاهُو مِلْحٌ

کسی چیز کے متعلق جان بوجھ کر انجان بننا تاکہ اس کی تعریف میں مبالغہ کیا جاسکے۔

۱۔ اس صنعت و اسند راک میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر صنعت کے پہلے مصرع میں نفی و ذم
الفاظ آتے ہیں اور اول الذکر میں ذم کا لفظ دوسرے مصرع میں لایا جاتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، اِنَّا وَ اِنَّا كُمْ لَعَلَى هُدًى اَوْ فِى ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۔

نظم، تَا اللّٰهَ يَا ظَبِيَّاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا

لَيْلَا مِىْ مِثْلِكَ اَهْمَا لَيْلَى مِىْ الْبَشَرِ
قیس عامری

وَمَا اَذْرِىْ وَسَوْفَ اِخَالُ اَذْرِىْ

اَقُوْمُ الْاَلْ حَمِيْنِ اَمَّ نِسَاءُ

زہیر

فارسی:- نثر، احمد آدمی است یا فرشتہ؟

نظم، در زیر امر اوست، جهان یا جہان اوست

یا رب خدایگان جہانست یا جہاں

اردو:- نثر، رشیدہ عورت ہے یا خور۔

نظم، موت کا ایک دن مقرر ہے نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

بے تاب ہے بے خواب ہے معلوم نہیں کیوں غالب

دل ماہی بے آب ہے معلوم نہیں کیوں؟

تجربہ

شاعر اس صنعت میں اپنے کو غیر فرض کر کے مخاطب کرتا ہے مگر اس سے مقصود اس کی ذات ہوتی ہے، اس کو عربی میں "خطاب الشاعر لنفسہ" بھی کہتے ہیں۔

مثالیں:-

عربی :- نظم، لَا تَحِيلَ عِنْدَكَ تُهْدِيهَا وَلَا مَالُ

فَلْيُسْعِدِ التَّقْطِيقُ إِنْ لَمْ يُسْعِدِ الْمَالُ

فارسی :- نظم، ماقظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس

در بند آن مباشش کہ نشنید یا شنید

اردو :- نظم، رات ساری تو کئی سنتے پریشاں کوئی

میر جی کوئی گسری تم بھی تو آرام کرو

تخیل دیکھو ایضام ۱۱۱

تدارک دیکھو استدالک ۱۱۲

تدبیح دیکھو تضاد ۱۱۳

ترجمید

کلام میں کسی لفظ کو کر لانا اور اس سے دوسرے معنی لینا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، سَا عَطِيفٌ خَوَّ رَأْسَ الْعَيْنِ حَطْوِي

وَأَجْعَلُهَا عَلَى رَأْسِي وَ عَيْنِي

فارسی :- نظم، جز غم بچان ہیچ نداریم، ولیکن گر ہیچ نداریم غم ہیچ نداریم
زین دست کہ دیدار تو دل می برد از دست

ترجمہ نہ برم عاقبت از دست تو بجزا

اردو :- نظم، غم اگرچہ جاں گسل ہے یہ کہاں بچیں کہ دل ہے

غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غالب

تسلیم

شاعر کسی امر کے نہ ہونے کا ادعا کر کے اس کو بطور فرض تسلیم کرتا ہے اور پھر اس کے بے فائدہ ہونے کو ثابت کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، کھراڈہ عموماً صِدِّ قَهْمُ یَوْمًا وَمَا صَدَقُوا

سَلَّمْتُ ذَاكَ فَمَا آرِجُوا لِبِدِّ قَهْمٍ
سید علی خاں

فارسی:- نظم، کسے شجست و گرجست خوردہ بود سنان
کسے نرست و گرنست خوردہ بود حسام
رودکی

اردو:- نظم،

تسہیم دیکھو ارماد منا

تشابہ الاطراف

کلام کو ایسی چیز یا الفاظ پر ختم کرنا جو ابتدا کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتے ہوں۔

مثالیں:-

عربی:- نظم، تَشَابَهَتْ فِيهِمَا أَطْرَافٌ وَصَفَهُمْ

وَوَصَفَهُمْ لَمْ يُطْقِهِ نَاطِقٌ بِفَمٍ

فارسی:- نظم، نامہ تہدید چو ساز درستم
درکش تیغ دو دم گرد علم

اردو: نظم، سنجہ سے دیکھا سب کو اور تجھ کو نہ دیکھا جوں نکاد
 تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پہاں ہی رہا
 کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی
 شام ہوتی تھی کد صبح کد صبح ہوتی تھی

تضاد متضاد، طباق، مطابقت، تطبیق یا تکافؤ

کلام میں ایسے دو الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

تضاد (الف) ایجابی ہوگا یا (سلبی)۔

پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں ۱۔ حقیقی ۲۔ مجازی
 (الف) تضاد ایجابی حقیقی وہ ہے کہ معنی متضاد کو الفاظ سے بطور
 حقیقت ذکر کریں۔

تضاد ایجابی حقیقی، اسم اسم :-

مثالیں :-

عربی :- نَشْرٌ هُوَ مَجْمُوعُ الْوَارِدِ وَالضَّادِ مِرْوَحَةٌ رَحِلٌ
 الضَّعِيفُ وَالْقَادِرُ

۱۔ فرق مابین تضاد، طباق و مقابلہ :- ان دونوں میں فرق دو طرح سے ہے :-

۱۔ تضاد میں صرف دو متضاد الفاظ لائے جاتے ہیں اور مقابلہ میں چھ تک عموماً اور دس تک
 بھی جمع کئے جاتے ہیں۔

۲۔ تضاد میں صرف اسناد جمع کئے جاتے ہیں اور مقابلہ میں تضاد و غیر تضاد بھی
 لائے جاتے ہیں۔

عربی :- نظم، اِنْ كُنْتُ عَبْدًا فَتَنْفِسْ حُرَّةً كَرَمًا
اَوْ اَسْوَدَ الْخَلْقِ اِنِّي اَبْيَضُ الْخَلْقِ
فارسی :- نثر، نیکی و بدی، تاریکی و روشنی۔

نظم، پناہ بلندی و پستی توئی ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی
اردو :- نثر، دن، رات، اچھائی، برائی۔

نظم، ترے اقرار میں انکار تری ہاں میں نہیں
نہ یہ عہد کسی عہد یہ پہاں کسی پہاں میں نہیں
تضاد ایجابی حقیقی، فعل فعل :-
مثالیں :-

عربی :- نثر، يَحْيَى وَيُمَيِّتُ -

نظم، اَمَّا وَاللَّذِي اَبْكٰى وَاَضْحَكَ وَاللَّذِي

اَمَاتَ وَاَحْيٰى وَاللَّذِي اَهْرَهُ الْاَهْرُ

فارسی :- نظم، یاد داری بوقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان
ہمچنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بودند و تو خندان
سعدی

اردو :- نظم، نے گل کو یاں نبات نہ شبنم کو ہے قرار
کیا روئے اس چمن میں کوی اور کیا ہنسے

تضاد ایجابی مجازی، اسم اسم،
مثالیں :-

عربی :- نثر، اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتٰى وَمَا اَنْتَ بِمَسْمُوعٍ مِّنْ فِى الْقُبُوْرِ
موتی اے کافر مسموع ای ہادی

عربی: نَظْمٌ لِّتَذَّآخِرِ الْمَكَارِمِ بَعْدَ هَوِّتٍ
وَشَاءَ بِنَائِهَا بَعْدَ اِنْهَادِ اِم
تہامی

فارسی: نظم، ازان سرود آمد این کاخ دلاویز
کہ تا جا گرم کردی گوید ست خیز
اردو: نظم، ابتدا اور انتہا موج ازل ہے اور ابد
کیا بتاؤں میں نشانِ ساحل دریائے دل
تضاد ایجابی مجازی، فعل فعل -
مثالیں:-

عربی: نثر، قَالَ اَنَا اُخِي وَ اُمِّيْتُ -
نظم، يَهْلِكُ الْمَالُ بِالْعَطَاءِ وَيُمَيِّ
مَيَّتَ فَضْلٍ فَاَعْجَبُ نِعْمِي مَيِّتُ

فارسی: گفتی کہ بغم بنشین یا از سر جان برخیز
فرمان برمت جانان، بشینم و برخیزم
اردو: نظم، کل تم جو بزم غمیر میں آنکھیں چرا گئے
کنوے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے
مومن

تھایہ سنجوگ نا دونا لے کا بیٹھنا اٹھنا کیا ہے چھالے کا
تضاد سلبی، اگر الفاظ تضاد میں نفی ہو تو تضاد سلبی کہلاتا ہے
تضاد سلبی بھی حقیقی ہو گا یا مجازی -

تضاد سلبی حقیقی، اسم اسم۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

نظم، خُلِقُواوَمَا خُلِقُوا لِمَكْرَمَةٍ

کَمَا نَسَا خُلِقُواوَمَا خُلِقُوا

فارسی :- نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی نہ من خاکم تو ام آہم چہ بریزی

اردو :- نظم، وہ بھی عالم ہو جو لیوے امتحان ورنہ جاہل پر ہو عالم کتب عیان
استاد ہی حق تعالیٰ عبدالحق کی

تضاد سلبی حقیقی، فعل فعل۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَانْخَشَوْا فِي

نظم، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ وَمَا عَلِمْتُمْ حَقِيقَةً

وَلَقَدْ جِهِلْتُمْ وَمَا جِهِلْتُمْ خُمولاً

فارسی :- نظم، حریف عہد بخودت شکست و من نشکستم

جیب بیخ محبت برید و من نہ بریدم

اردو :- نظم، ہم آئے جنگ زیت سے پر اے خانہ خراب تو نہ آیا

تضاد سلبی مجازی، اسم اسم۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، وَلَكُمُ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ

عربی :- نظم، وَجْهَهُ غَايَةُ الْجَمَالِ وَلَكِنْ
 فِغْلُهُ غَايَةُ لِكُلِّ قَبْسِيَةٍ
 فارسی :- نظم، از آبدار خنجر آتش تشن تو چون باد گشته دشمن ملک خاکسار
 اردو :- نظم، ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم دغا سمجھے
 جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت کو خدا سمجھے
 تضاد سلبی مجازی، فعل فعل -

مثالیں :-
 عربی :- نظم، وَلَوْ يَعْلَمُ لِنَقْصٍ كَانَ فِيهِ
 وَلَوْ يَنْزِلُ إِلَّا وَبِيرٌ وَلَنْ يَزَالَ
 فارسی :- نظم، پشت من بشکن و پیمان مشکن خون من می خور و زہار مخور
 اردو :- نظم، ہونا جہاں کا اپنی آنکھوں میں ہے نہ ہونا
 آتا نہیں نظر کچھ جاوے نظر جہاں تک

تدبیح

تضاد کی ایک قسم تدبیح بھی ہے، جس میں مدح و ذم وغیرہ کو رنگوں کے ذکر سے بطور کنایہ یا توریہ یا ایہام بیان کیا جاتا ہے۔
 مثالیں :-
 عربی :- نثر، وَمِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيْضٌ حُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
 وَغَرَاءُ بَيْبٌ سَوْدُ
 نظم، بَيْضَاءُ فِي الْغَادِثِينَ يَكُونُ أَسْوَدُ
 مِنْ أَعْدَائِهِمَا أَرْتَحِلْتُ وَدَمْعِي أَحْمَدُ

فارسی: "نظم" دندان کنی سفید تالب از تب نگم کبود ہر دم
 "دندان سفید کردن" کنا یہ مہنسا اور لب کبود کردن سے مراد سخت
 بخار آنا ہے۔

اردو: نظم گل کوہان زرد کرے اسے رخ یار کر کے منہ لال لال آتا ہے
 اربع عناصر کا ذکر بھی تضاد کی ایک قسم ہے جس میں چار عناصر
 بیان کئے جاتے ہیں۔

مثالیں: عربی: نظم "خَضْرَاءُ الْمَرَاجِ حُمْرُ السُّمُورِ يَوْمَ وَغَى
 سُودُ الْوَقَائِعِ بَيْضُ الْفِعْلِ وَالشَّيْمِ"
 فارسی: نظم، چو باد از آتشم تا کے گریزی نہ من خاک تو ام آہم چہ ریزی
 اردو: نظم، آتش و آب و باد و خاک نے لی وضع سوز و غم و رم و آرام
 غالب

تضمین، اقتباس یا تعلیق

کسی ادیب یا شاعر کے مشہور کلام یا قرآن کی آیت یا حدیث کا جملہ
 اس طرح اپنے کلام میں لانا کہ اس کا اظہار ہو یا اشارہ یا کنا یہ سے معلوم ہو جائے۔
 مثالیں:

عربی: نظم "يَجِبُ الْوَاصِفُونَ عَنكَ صِفَتِكَ"
 "مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ"
 حدیث شریف

قَدْ كَانَ مَا خِفْتُ أَنْ يَكُونَا "إِنَّا إِلَى اللَّهِ مَرَا جِعُونَ"
 موت قرآن مجید

فارسی :- نظم، مُنْک جسمِ ندیمِ منورِ نظیری را
 ”کے کشتہ شد در طریقہٴ نامیت“
 اقبال

اردو :- نظم، غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ
 ”آپ بے بہرہ ہے جو معتقد تیر نہیں“
 تطبیق، متضاد وغیرہ دیکھو تضاد ص ۱۲۱

تطبیق

چند چیزوں کا یکے بعد دیگرے ذکر کرنا، بعد ازاں ایک ہی صفت کی
 تکرار سے پہلی چیزوں کی تعریف کرنا۔
 مثالیں :-

عربی :- نظم، شِغْرِی وَنَائِلُهُ وَالْخَلْقُ مُنْجِمٌ
 فِي آتِي مُنْجِمٌ فِي آتِي مُنْجِمٌ
 معرّی

فارسی :- نظم، خیالمِ دردِ دل در دوزِ لغت
 پریشان در پریشان در پریشان
 اردو :- نظم، بولے گلِ نالہٴ دل، دو چراغِ محفل
 جو تری بزم سے نکلا سر پریشان نکلا
 غالب

تعجب

کلام میں کسی چیز پر اظہارِ تعجب کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ' اَيَا شَمْعًا يُضَيُّ بِلَا اِطْفَاءٍ
زَيْنًا نَوْرًا

وَيَا بَدْرًا يَلُوحُ بِلَا مُحَاقٍ

فارسی :- نظم، حسن زبیرہ، بلال از حبش حُصْبِ اَرشام
ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجیبست
حافظاردو :- نظم، چینی میں فقط دو روز غائب ماہ رہتا ہے
تعجب ہے نظر آتا نہیں وہ ماہ رو برسوں

تعلیق یا اقتباس دیکھو تضمین ص ۱۲

تفریق تنہا ص ۱۳

تقابل دیکھو مقابلہ ص

تقسیم تنہا دیکھو جمع تفریق و تقسیم ص ۱۳

تکافوء وغیرہ دیکھو تضاد ص ۱۴

تلمیح

کلام میں کسی آیت قرآن، حدیث شریف، معجزہ، واقعہ تاریخی،
شعر مشہور، قصہ اہم یا مشہور مسئلہ یا مثل کی طرف اشارہ کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ' جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ اِلَّا شَجَارُ سَاجِدَةٌ
تَمْشِي اِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ اَبْوَعِي

فارسی :- نظم 'ارو' باشد انا الحق از درختے چرا نبود روا از نیک بختے

محمود شبتری

اردو :- نظم 'کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوی

غالب

عاشق اس غیرت بقیس کا ہوں میں آتش

ہام تک جس کے کبھی مرغ سلیماں نہ گیا

تناسب یا مناسبہ دیکھو مناسبہ

تنسيق الصفات یا احسن التسيق

ایک موصوف کے لئے چند صفات لانا۔

مثالیں :-

عربی :- نثر 'هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
الْمُسْلِمُ'۔

نظم 'کَرِيمُ السَّجَا يَا جَمِيلُ الشِّيمِ نَبِيُّ الْبَرَا يَا شَفِيعُ الْأُمَمِ'

سعدی

فارسی :- نثر 'سکندر شوکت'، 'دارا حشمت'، 'ملک فصال'، 'یوسف جمال'،

ابراہیم عادل شاہ - لہوری

نظم 'خداوند بخشندہ'، 'دستگیر'، 'کریم خطا بخش'، 'پوزش پذیر'

سعدی

اردو :- نثر 'وہ جوان بہادر'، 'نیک خواہ اور خوب رو تھا'۔

نظم 'وہ شہنشاہ بہادر شہ کسریٰ انصاف'

خسر و جم خدم و داوید دارا حشمت

توجیہ ذوالوجہین، ذوجہتین یا محتمل لفظ

ایسا کلام جس میں دو متضاد معنوں کا احتمال ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نظم، نحاظ لی عکس و قبا (ء)
ترجما اور ایک کو برابر دیکھنا
فارسی :- نظم، لے خواہید یا شہ زروی تو ظلم
سیای
اردو :- نظم، کوی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھریا د آیا
بالطعت تو سور نماید ماتم
رشید و طوطا
غالب

توریہ، تمخیل دیکھو ایمام ۱۱۱
توفیق دیکھو مراعاة النظر ۱۱۲
جمع تنہا جمع و تفریق ۱۱۳
جمع و تقسیم دیکھو جمع تفریق و تقسیم ۱۱۴

جمع، تفریق و تقسیم

اس صنعت کی حسب ذیل چھ قسمیں ہیں :-

- ۱۔ جمع تنہا ۲۔ تفریق تنہا ۳۔ تقسیم تنہا ۴۔ جمع و تفریق
 - ۵۔ جمع و تقسیم ۶۔ جمع و تفریق و تقسیم
- (۱) جمع تنہا، بیت میں دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم کے تحت جمع کرنا
اس کو جامع کہتے ہیں، یہ یا تو (الف) مظهر (ظاہر) ہوگی یا (ب)

مُضَمَّر (پوشیدہ)۔

(الف) جامع مُظْهِر کی مثالیں :-
عربی :- نَظْمٌ قَاخَوَالِی وَحُذْنٌ عَلَی وَاللَّیْلِ

نَظْمٌ مَسْرِفِی نَظْمٌ فِی نَظْمٍ

اس بیت میں شاعر کا حال 'معتشوق کی زلف و شب' میں

سیاہی مشترک ہے تاہم ایک جامع ہے۔

فارسی :- نَظْمٌ آسَمَانِ بَرْتَوَاشَقِست چو مَن دَبرِ مِچُو شَقِست نیست قرار

آسمان اور عاشق دونوں عشق کی وجہ سے صفت بے قرار ہیں

یہ بے قراری جامع ہے۔

اردو :- نَظْمٌ مِہِ مِہِ تَمِ ہونے کہ قیر ہوئے اسکی زلفوں کے سب سیر ہوئے

(ب) جامع مُضَمَّر کی مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ أَفْضَالُهُ وَ مَعَالِیُّہُ وَ رَفِئَتْہُ

بَہِجٌ مِّنَ الْفَضْلِ فِیہُ غَیْرِ مُنْقَسِمٍ

فارسی :- نَظْمٌ مَہِ مَہِ چو رُوسِ یارِ مِست کہ چو مَن کوزہ پِشت و زار و زار

مصرع اول میں صفت 'ماہ و روی' معشوق کو جمع کیا ہے اور صفت

نکوئی جامع و مُضَمَّر ہے، کیونکہ اس کا ذکر صراحتاً نہیں ہے۔

اور مصرع دوم میں 'ماہ اور عاشق' کی کوزہ پِشتی 'زردی اور زاری'

کو جمع کیا ہے، یہ صفات جامع و مُضَمَّر ہیں۔

اردو :- نَظْمٌ دِرازی شبِ ہجران و زلفِ یارِ بختیم

مجھ سے پوچھ کہ کئی ہے رات آنکھوں میں

(۲) تفسیق تنہا، ایک قسم کی دو چیزوں میں فرق کرنا بغیر انکو پہلے

جمع کرنے کے۔

مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ مَا تَوَالَّ الْغَمَامُ وَقْتَ رَیْبِیْ

کَنَوَالِ الْأَمِیْرِ یَوْمَ سَبَخَاءِ

فَنَوَالِ الْأَمِیْرِ بَدْرَةً بِکَثِیْنِ

وَنَوَالِ الْغَمَامِ قَطْرَةً مَاءِ

رَشِیْدٌ وَطَوَاطِیْ

بیت اول میں عطاءے ابر اور عطاءے ممدوح میں تفریق ہے پھر اسکی جدائی و تفریق کی شرح ہے۔

فارسی :- نظم 'ابر چون تو کسے است نیسانی زَر کے بار د ابر نیسانا مصرع اول میں ابر اور ممدوح میں جدائی و تفریق ہے۔

اردو :- نظم 'تجگو مسجد ہے بجگو میخانہ واعظا اپنی اپنی قسمت ہے (۳) تقسیم تنصاف ایک چیز کے اجزاء کا یا چند چیزوں کا اس طرح ذکر کرنا کہ ہر جزو کے ساتھ اس کے مناسب چیزیں جمع کی جائیں۔

عربی :- نَظْمٌ أَدِیْبَانِ فِی بَلْعِ لَا یَا کُلَّانِ

إِذَا صَحَبَا الْمَرْءَ غَیْرَ الْکَبِیْدِ

فَهَذَا طَوِیْلٌ لِّظِلِّ الْقَمَانَةِ

وَهَذَا اقْصَیْرٌ لِّظِلِّ الْوَتْدِ

ادیب ترک

لے تقسیم اور لف و نشر میں فرق یہ ہے کہ لف و نشر میں مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں متکلم مناسبات بتا دیتا ہے۔

فارسی: نظم 'رفان و عارض و زلفین آن بت دلبر

یکے نکست و دوم سوسن و سوم غنبر

اردو: نظم وہی دیوے گا مجھے عبر و سکوں جس نے دیا

رُخِ نریبا تجھے اور دیدہ گریاں بھگو

(۴) جمع و تفریق، شاعر دو چیزوں کو ایک چیز سے تشبیہ میں جمع

کر کے انکو دو مختلف صفات سے جدا کرتا ہے۔

مثالیں:-

عربی: نظم 'فَوَجَّوْكَ كَالنَّارِ فِي ضَوْءِهَا

وَقَلْبِي كَالنَّارِ فِي حَرِّهَا

رشید و طوطا

اس بیت میں شاعر نے اپنے دل اور معشوق کے چہرہ کو آتش سے

تشبیہ دی ہے 'پھر روشنی اور سوزش سے جدا کیا ہے۔

فارسی: نظم 'من و تو ہر دو از گلِ زردیم چہ من از رنگم و تو از بوی'

اردو: نظم 'انگنچہ دوسوں سے کیا ہو شکر احسان بہار

وہ زبان بے دہن ہے یہ دہان بے زبان

امیر

(۵) جمع و تقسیم، شاعر پہلے چند چیزوں کو ایک معنی میں جمع کر کے

پھر ہر ایک کو ایک خصوصیت کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔

مثالیں:-

۱۔ مستزح و تقسیم و تفریق یہ ہے کہ مومن الذکرین انما کا تعین نہیں ہوتا اور اہل الذکرین ہوتا ہے

عربی: نَظْمٌ رَضِينَا قَسَمَتِ الْجُبَارُ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُحَالِ مَالٌ
لِلسَّبِي مَا نَكْهَوُا الْقَتْلَ مَا وَلَدُوا

وَالْتَهَبَ مَا جَمَعُوا وَالنَّارُ مَا زَرَعُوا
مستثنیٰ

بیت اول میں زمین، اعدا اور اس میں جو کچھ ہے سب کو مدمرح سے نقصان پہنچا ہے اسکو جمع کیا ہے اور دوسری بیت میں ہر ایک کے نقصان کی تفصیل بیان کی ہے۔

فارسی: - نظم، دو چیز را حرکاتش ہی دو چیز دہ
علوم را درجات و نجوم را احکام

اردو: - نظم، تیغ و افسر کا ہے تو مالک عنایت سے تری
تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا
(۶) جمع و تفریق و تقسیم، ان سب کا ایک جگہ جمع کرنا پھر
انکی تفریق و تقسیم کرنا بہت مشکل کام ہے، یہ صنعت بہت کیا ہے۔
مثالیں:-

عربی: - نظم، وَكَمْ لِللَّيْلِ عِنْدِي مِنْ نُجُومٍ
جَمَعْتُ النَّثْرَ مِنْهَا فِي نَظَامٍ

عَتَابًا أَوْ نَسِيْبًا أَوْ مَدِيْحًا
لِخَلٍّ أَوْ حَبِيْبٍ أَوْ هُمَامٍ

فارسی: - نظم، اُنچ ترا بند کرد بندہ ات را نیز
بندے کردست نہ پدیدہ پہنہان

بند تو از آہن است و بند من از غم

بند تو بر پای و بند بندہ ات بر جان
رشید و خواط

پہلی بیت میں شاعر نے معشوق اور خود کو قید و بند میں جمع کیا ہے
پھر اس قید کو ظاہر اور پوشیدہ سے فرق کیا ہے اور دوسری بیت میں
تقسیم کیا ہے وہ کہاں اور کس طرح ہے۔

اردو: نظم، صورت یار و دل زار ہیں دونوں تباہ
آتشِ عشق سے یہ 'حسن' سے بے درویش
شباب

چستان پھیلی دیکھو لغزشت

حسن ابتدا یا حسن مطلع

ابتداءئے نثر و نظم میں الفاظ شیریں، پسندیدہ اور خوش معانی
لائے جائیں جو تقدیم و تاخیر سے خالی ہوں، اگر نظم یا قصیدہ ہو تو اسکا
مطلع ان چیزوں کے علاوہ بلحاظ معنی مکمل ہو اور بعد کے اشعار سے
معنی کا تعلق وابستہ بھی ہو، اور لفظی و معنوی اعتبار سے دونوں مصرعوں
میں کامل تناسب پایا جائے۔

مثالیں :-

عربی: نظم، آمِن تَذَكُّرٍ جَنِّرٍ اِنْ بِدِي سَلِي

مَرْجَتْ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ يَدًا
البوصیری

فارسی :- نظم، گردن و دست بحر و کان باشد۔ دل و دست خدایگان باشد۔
انوری

اردو :- نظم، ادا پیدا نظر سے، شان رخ سے، آن تپور سے
ترے قربان آخرو دل ہے کس کس کیلئے تر سے
معنی اور ہر آبادی

حسن اختراع

شاعر اپنے کلام میں ایسے نئے معنی اختراع کرے کہ اس سے
پہلے کسی نے اسکو نہ بیان کیا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، رَفِي جَحْقَلٍ سَكَّرَ الْعُيُونَ غُبَارُهُ
فَكَأَنَّمَا يُبْحِرُنَ بِالْأَذَانِ

فارسی :- نظم، مانند خورشیدی پیداشدی، و من
از تو شدہ ام زرد و خمیدہ چو بلالی

مسعود سعد سلمان

اردو :- نظم، غیر کہ جہان کا تو ڈھیلے آنکھ کے
روزن دیوار میں رکھ دینگے ہم

حسن بیان

ادیب یا شاعر اپنے مافی الضمیر کو دلکش پیرایہ میں خوش اسلوبی
کے ساتھ بیان کرے۔
مثالیں :-

عربی :- نَشْرٌ . وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ اللَّهَ وَيَتَّقِ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ .

نظم : وَرَاقِي مِنَ الْقُرُومِ الَّذِينَ هُمْ هُمْ
إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَيِّدٌ قَامَ صَاحِبُهُ
ابو تمام

فارسی :- نظم ، مرا پروردگار کسب نام باقی کوشش
کہ این ذخیرہ بماندست مغن و بھمی را
جز ای حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز
خراب می نہ کند بارگاہ کسری را
ظہیر فاریابی

اردو :- نظم ، دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ جی میرے لیے ہے
غالب

حسن تخلص یا گریز

قصیدہ کی تشبیب یا تمہید کے بعد ممدوح کی مدح و پسند انداز
و دلپذیر الفاظ میں شروع کرنا ۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ، يَا صَاحِبَ الرِّزْقِ إِنَّ سُدَّتْ مَذَاهِبُهُ
قُلْ يَا أَبَا الْفَتْحِ يَا مُوسَى وَقَدْ فُتِحَتْ

فارسی :- نظم، گر گلستان ز باد خزان تر در شد رواست

اردو :- نظم، کون ہے جس کے دریا صیبا
ہیں امہ و مہر و زہرہ و بہرام
تو نہیں جانتا تو مجھ سے سن
نام شاہنشاہ بلند مقام
قبلہ چشم و دل بہادر شاہ
متہرذ و الجلال والا کرام

حسن تحلیل

کسی چیز کی اچھی علت بیان کرنا جو درحقیقت اسکی علت نہیں ہے
مثالیں :-

عربی :- نظم، وَإِنْ غَادَرَ الْغُدْرَانَ فِي صَحْنٍ وَجَنَّتِي
فَلَا غَرْ وَإِنَّ الْمَاءَ فِي الْقَلْبِ يَمْرُكُ
لَمْ يَخْلِكْ نَائِلَكَ السَّحَابُ وَإِنَّمَا
حُمِّتْ بِهِ فَصَيَّبُهَا الرُّحْضَاءُ
متنبی

فارسی :- نظم، از روی تو ماہِ آسمان را
شرم آمد و شد ہلالِ باریک
اردو :- نظم، برابر کا تری گل نے جب خیال کیا
صبا نے مار طما پنچوں منہ اسکا لال کیا

حسن طلب

پسندہ طریقہ سے کسی چیز کا طلب کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم : آبا الْمُسْتِ هَلْ فِي الْكَاسِ قَسٌّ أَنَا لَهُ
 كَأَنِّي أُشْعِي مِثْلَ حَيٍّ وَ تَشْرِبُ
 متنبی

فارسی :- نظم : شاہا بعطایت تو از ان کام کہ دانی
 (شعاعت)

نومید قبل غری محروم و درم را

آسایش ہمایگی حق ز تو خواہد

او ہمیدہ دوزخ نکند باغ ارم را

اردو :- نظم : آپ کا بندہ اور پھروں نگا آپ کا نوکر اور کھاؤں اُدھا
 غالب

حسن مطلع دیکھو حسن ابتداء

حسن مقطع

شاعر کے کلام کا مقطع نہایت اچھا ہونا چاہئے، اگر کلام کے درمیانی

اشعار میں بعض اچھے نہ بھی ہوں تو مقطع کا اثر باقی رہ جاتا ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم : بَقِيتَ بَقَاءَ الدَّهْرِ يَا كُفَّ أَهْلِهِ
 وَ هَذَا دُعَاءٌ لِلْبَرِيَّةِ شَامِلُ

فارسی :- نظم : حافظ و ظیفہ تو دعا گفتن است و بس
 در بند آن مباشش کہ نشیند یا شنید

فارسی :- نظم، در محبت دل و دین با فتن اول قدمست
 ما نظیری بتو فرسند باینہا نہ شویم
 اردو :- نظم، نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
 ترے نامہریاں کہنے سے تجھ پر مہریاں کیوں ہو

حشو یا اعتراض الکلام قبل التمام

کلام میں ایسا لفظ یا جملہ لانا جس کے بغیر بھی مفہوم پورا ہو سکتا ہو۔
 حشو کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ قبیح ۲۔ متوسط ۳۔ مہلح یا کوزینج
 (۱) حشو قبیح، نامناسب اور بے موقع الفاظ کی وجہ سے کلام کا
 رتبہ گر جائے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، وَاعْلَمُ كَفْعَلُ الْمَرْءُ يَنْفَعُهُ
 (یَا قَاتِلُ)
 اَنْ سَوْفَ يَأْتِي كُلُّ مَا قَدِرَا

’فعل المرء‘ لانی کی وجہ سے کلام میں قبیح پیدا ہو گیا ہے۔

فارسی :- نظم، از بسکہ باز منت تو بر تنم نشست

در زیر منت تو نہاں تو مستم

’نہاں‘ بے ضرورت لفظ ہے اسکی تکرار نا واجبی و قبیح ہے

اردو :- نظم، روے آنسو استقد رہم بھریں
 ’آنسو‘ حشو قبیح۔
 اشک کے لطفوں سے دریائہ گیا

(۲) حشومتوسط، کسی لفظ سے کلام میں نہ سن پیدا ہوا اور نہ تکیج۔
مثالیں :-

عربی :- نَظْمٌ وَأَنْتَ لَعَمْرُ الدَّيْجِ أَشْرَفُ مِنْ حَوَى
عَلَى رَأْعِهِ أَنَا فِي لَعْدَى تَصَبَّ الْمَجْدِ
رشید و طوطا

’لعمرا لمجد اور انا فی العدی حشومتوسط۔

فارسی :- نظم نہ ہجر روی تو اسے دلربائے سین تن
دلیم ندیم ندیم شد تنم عبدل عنا
’سین تن حشومتوسط۔
رشید و طوطا

اردو :- نظم ’جور اور ظلم سے اس کے نہ کبھی گھبرانا
نہ کبھی شکوہ بیدادزباں پر لانا

’جور یا ظلم حشومتوسط۔

(۳) حشو ہلیج یا کوزیج، کلام میں بعض الفاظ کے لانے سے
حسن و خوبی میں اضافہ ہو۔

مثالیں :-

عربی :- لَوْ أَنَّ الْبَاخِلِينَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ
رَأَوْكَ تَعَلَّمُوا مِثْلَكَ الْعَطَايَا
(تعلّموا حشو ہلیج)

فارسی :- نظم ’در محنت این زمانہ بے فریاد
دورا تو چنانچہ کبد اندیش تو باد
رشید و طوطا

’بداندیش حشو ہلیج۔

اردو:- نظم، یاں سے اب جاؤں تو میں راہ پہ لاؤں اسکو
 زیب و زینت کا سب انداز بتاؤں اس کو
 'زیب و زینت' میں ایک لفظ حشو ملیج ہے۔ امانت

حَصْرُ الْكُلِّ فِي الْجُزْءِ يَا خِيفَاءُ

افرادِ نوعِ واحد کو ایک فرد میں منحصر کرنا۔

مثالیں:-
 عربی:- نَظْمٌ رَأَيْتُهُ فَرَأَيْتُ النَّاسَ فِي رَجُلٍ
 وَاللَّهْرُ فِي سَاعَةٍ وَالْأَرْضُ فِي دَارٍ

فارسی:- آن مرد که در سخن جهانست منم
 آن گوهر قیمتی که کانست منم
 آن تن که سر رشته از روانست منم
 آن کو که سراپای زبانست منم
 اردو:- نظم، آدمی کا مارنا اچھا نہیں منظر ذات خدا ہے آدمی
 ذوجہتین دیکھو توجیہ ص ۱۲
 ذوالوجہین دیکھو توجیہ ص ۱۳

رجوع

ایک صفت بیان کرنے کے بعد اسکی تردید دوسری ایسی صفت
 سے کرنا جو پہلی صفت سے بہتر ہو۔
 مثالیں:-

عربی: نظم قِفْ بِالَّذِي رَأَيْتَنِي كَمْ رُبِعْتُهَا الْقَدَامُ
بَلَى وَغَيْرَهَا الْأَزْوَاجُ وَالَّذِي يَعْرِفُ
ابو فراس

فارسی: نظم اچو ماہ بود و چو سروا نہ ماہ بود نہ سرو
قیانہ دارد سرو و کمر نہ دارد ماہ
اردو: نظم اختر تما الہی یا زباں تمسی خنجر سے زیادہ تر دواں تمسی
انیس

سوال و جواب یا مراجعہ

ایک مصرع میں سوال و جواب یا ایک مصرع یا بیت میں سوال اور
دوسرے مصرع یا بیت میں جواب لانا۔

عربی: نظم قُلْتُ قَدْ طَلْتُ قَالَ لَا
بَلْ تَطَوَّنْتُ وَقَدْ أُبْسِمْتُ جِبَالَ وَدَارِي
قَدْ قُلْتُ لَهَا هَجَرْتُ نِي مَا الْعِلَّةُ
صَدَّتْ وَتَمَّيَلْتُ وَقَالَتْ قِلَّةُ
فَقُلْتُ فَوَلَا مُتَّمَا عِنْدَ مَوْتِهِ
فَقَدْ كُنْتُمَا عَبْدَايِهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ
فَقَالَا أَقَمْنَا كُنَى لِعَزَى بِفَقْدِهِ
مَسَافَةً يَوْمٍ ثَمَّ نَتَلَوُّهُ فِي غَدٍ

فارسی: نظم، گفتم اے سلطان خوبان رحم کن بر این غریب
گفت درد بنال دل رہ گم کند مسکین غریب
حافظ

گفتم کہ حوری یا پری گفتا کہ من شاہ جهان
گفتم کہ روشن از قمر گفتا کہ زخار من است
گفتم کہ شیرین از شکر گفتا کہ گفتار نیست
گفتم کہ خسرو ناتوان گفتا پرتار من است
اردو: نظم، پوچھا کہ طلب کہا قناعت پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
اس نے پوچھا کہ تو نے قتل عاشق کو کیا
غمرہ بولا وہ نرا کت تھی ادا تھی میں نہ تھا
سفسدہ

کہا جو میں نے کہ مجنوں اگر چہ عاشق تھا
پر اس پہ تو کبھی لیلیٰ کے یہ ستم نہ ہوے
میرے جلانے کو کہنے لگے شرارت سے
ہزار حیف کہ لیلیٰ کے پاس ہم نہ ہوے
داغ

سوق المعلوم، تجاھل العارف وغیرہ دیکھو مثلاً

شبہ اشتقاق

نثر و نظم میں ایسے الفاظ لانا جو بظاہر ایک ہی مادہ سے مشتق معلوم
ہوتے ہوں لیکن ان کا مادہ جدا ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نثر، يَا اَسْفٰى يٰوَسْفٰى وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دٰ اِنْ .

نظم، وَمَا اَنْتَ هَلْ اَنْتَ اِلَّا اَمْرٌ
اِذَا صَحَّ اَصْلَاكَ مِنْ بَا هِلَهٗوَلِلْبَا هِلٰى عَلٰى نَحْبُزِهٖ
كِتَابٌ لَا كِلِهٖ اِكْلَمٰ

فارسی :- نثر، نثرش نثره رفعت، شعرش شعرى مرتبت .

نظم، ز رفعت سیاست شاعر شعرى
ز رفعت گرفتست راوى روائى

اردو :- نثر، قمار خانہ میں قمری کہاں ملیں گے .

نظم، جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتیں چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

طباق، مطابقه دیکھو تضاد ص ۱۲۲

طے و نشر دیکھو لف و نشر ص ۱۲۶
غلو دیکھو مبالغہ ص ۱۵۱

قَوْلٌ بِالْمَوْجِبِ

کسی لفظ کے معنی قائل کے متشا کے خلاف لینا۔ یہ دو معنی کی ایک قسم ہے۔

مثالیں :-

عربی :- نظم، قُلْتُ طَوَّلْتُ قَالَ بَلْ تَطْوَلُتُ

وَقَدْ اُيِّرِمْتُ حِبَالًا وِدَادِی

فارسی: نظم گفت چون مجنون بزنجیر کند گفتم آری از خم گیسوے تو
اردو: نظم کہا ان سے کہ میں مرتا ہوں تو مہنکر بولے
مُنہ تو دیکھو یہ بڑے آئے ہیں مرنے والے

کلام الجامع یا شہر آشوب

کلام میں مختلف اقسام کے مضامین مثلاً رنج و افسوس، مواظبت
حسنہ، حکمت، اور شکایت زمانہ وغیرہ بیان کرنا۔
مثالیں:-

عربی: نظم، فَاَصْرَفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَّا تُوَلِّىْ لِيُضِلَّكَ اَوْ يَهْدِيَكَ
ابو صیری

فارسی: نظم، تمنّی کہ من از فضل در جهان دیدم
ہمان جفای پدر بود و سبیلی استناد
اردو: نظم، نفس گرد شمن ہے اے رنگین ترا دب نہ جا اسکے مقابل ہو کھڑا
باندہ ہمت اور خدا کو یاد کر اسکو مار اور اپنے دل کو شاد کر
گریز دیکھو حسنِ تخلص ۱۳۷

لف و نشر یا کئے و نشر

پہلے چند چیزوں کا ذکر کرنا اسکے بعد اس کے مناسبات اس طرح
بیان کرنا کہ ہر جز و پہلے اجزاء سے مطابقت رکھتا ہو۔
۱۔ اگر یہ ترتیب دار ہو تو لف و نشر مُرْتَبَّک ہوگا۔

۲۔ اگر بے ترتیب ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں۔

(الف) معکوس، جس میں ترتیب الٹی ہو۔

(ب) غییر مرتب، جس کی ترتیب مخلوط و درہم برہم ہو۔

(۱) لف و نشر مرتب۔

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ۔

نظم، فِعْلُ الْمَدَامِ وَلَوْ نُوْهُمَا وَمَذَاقُهَا

فِي مُفْلَتَيْهِ وَجَنَّتَيْهِ وَرَاقِيهِ

فارسی:- نثر، چشم و خط و زلف و خال و قدیار رشک و زکس و ریحان
سنبل و مشک و شمشاد است۔

نظم، فروشد بہ ماہی و برشد بہاہ بُن نیزہ و قسبہ بارگاہ

فردوسی

اردو:- نثر، محبوب کا رنگ، چہرہ، قد، ابرو اور پلکیں مانند یاسمین، مانتا
سرو، کمان اور تیر کے ہیں۔

نظم، ترے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار

گل جدا، سرو جدا، زکس بیمار جدا

بیداد

(۲) غیر مرتب یا معکوس:-

مثالیں:-

عربی:- نثر، وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا۔

نظم، وَحَمْرَاءُ قَبْلَ الْحَمْرِ جِ صَفْرَاءُ بَعْدَهُ

اَتَتْ بَيْنَ ثَوْنِي مَرْجِسٍ وَشَقَائِقِ

فارسی :- نثر، وَاللَّيْلِ وَالصُّبْحِ رُخِ رُوشَنِ وَخَطِ سِیَاهِ -

نظم، دِل رَا فَرَاغِ مِی دِهَدِ وَدِیدِہ رَا فَرَمِغِ

دیدار آفتاب و شان و شراب صبح

فغانی

آن دہن و زلف و قد راست گویم الف لام و میم

اردو :- نثر، محبوب کا چاند سا کھنٹا اور سیاہ زلف ہم کو تو صبح و شام کے
مانند نظر آتے ہیں۔

نظم، کبھی جو زلف اٹھاوے تو منہ نظر آوے

اسی امید پہ گزری ہے صبح و شام ہیں

(۳) غیر مرتب یا مخلوط کی مثالیں :-

عربی :- نثر، هُوَ شَمْسٌ وَأَسَدٌ وَبَحْرٌ جَوْدٌ وَكَهَاءٌ وَشُجَاعَةٌ
نظم

فارسی :- نثر، قَد و رُخ و زلف، معشوق مانند گلبرگ تری و سر و سہی و سنبل
سیراب است۔

نظم، درباغ شد از قد و رخ و زلف تو بے آب

گلبرگ تری، سر و سہی، سنبل سیراب

افروختن و سوختن و جامہ دریدن

پروانہ زمین، شمع زمین، گل زمین آموخت

اردو:- نثر، میدان جنگ کا عجیب سماں تھا، بند و قول، توپوں اور بموں کا استعمال آزادانہ ہو رہا تھا، کثرت سے چل رہے تھے، بوجھنا ہو رہی تھیں اور دُخ رہے تھے۔

نظم، چھپتی تھیں، بھاگی جاتی تھیں، گرتے تھے فاک پر
قبضوں سے تینیں، جسم سے رو میں تنوں سے سر

مبالغہ

کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت میں حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
مبالغہ کی تین قسمیں ہیں:- ۱۔ تبلیغ ۲۔ اغراق ۳۔ غلو۔

(۱) تبلیغ، مدح و ذم عقل و عادت کے مطابق ہو۔

مثالیں:-

عربی:- نَظْمٌ، فَعَادَ عَلَى عِدَاءٍ بَيْنَ ثَوْرٍ وَ نَجْجَةٍ

دِرَاكًا وَلَمْ يُنْفِجْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

فارسی:- نظم، بودیم برکن رز تیار روزگار، تا داشت روزگار ترا در کنار ما

اردو:- نظم، وعدہ شام پہ کی ہم نے عبث جاگ کے صبح

وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا

(۲) اغراق، مدح و ذم عقل کے مطابق لیکن عادت کے خلاف ہو۔

مثالیں:-

عربی:- وَرَاذَاتَوْهُمَ أَنْ يَرَاهَا نَاظِرًا

تَرَكْنَا التَّوَهُّمَ وَجْهَهَا مَكْتُومًا

فارسی:- نہ نظم، چوبیس پیکان مرا نگشت او، گذر کرد از مہر و پشت او

اردو: نظم گرگ نے دور عدل میں اسکے سیکھ لی راہ و رسم چوپانی
(۳) غُلُوْا اِیْسٰی مَدْح وَّ ذَمَّ جَوْعًا وَ غَلًا وَ نَادًا نَامُکْنُ هُو۔
مثالیں:-

عربی: نَظْمٌ مَا شِئْتُ لَا مَا شَاءَتْ اِلَّا قَدْ اُمِرُ
فَاَحْكُمْ فَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
ابن مانی

فارسی: نظم نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا
تابوسہ بر رکاب قزل ارسلان زند
ظہیر قاریابی

تم از ضعف چنان شد کہ اجل جست و نیافت
نالہ ہر چند ندا داد کہ در پیرہن است
اردو: نظم، غرض اس طرح ترک کشتے ہوے
کہ کشتوں کے تا چرخ پشتے ہوے
متضاد دیکھو تضاد ۱۲۷

مُحْتَمِلُ الضَّدِّ دیکھو توجیہ ۱۳۷
مَدْحُ الْمُؤَجَّہِ دیکھو استنباع ۱۵۱

مَذْهَبِ کَلَامِیِّ یا احتجاج بدلیل

کلام کو دلیل سے مدلل کرنا، اسکی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ مَذْهَبِ کَلَامِیِّ ۲۔ مَذْهَبِ فِقْہِیِّ۔

(۱) مَذْهَبِ کَلَامِیِّ، اگر تمثیل منطق و کلام کے دلائل پر مبنی ہو۔

مثالیں :-

عربی :- نَزَّ الْكَوْكَانَ (فی السماء والارض) فِیْهَا الرِّیْثَةُ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا۔

نظم : کونکر کو کھنڈے بالیکر مآ شملت
کُلُّ اِلَا نَامٍ وَاَزْدَتْ قَلْبٌ کُلِّ ظَمْنِ

فارسی :- نظم 'منافع رسان در زمین دیر ماند'

بس است این یک ایت دلیل دامت

اردو :- نظم 'دل سے مٹا تری انگشت حنائی کا خیال'

(۲) مذہبِ فقہی، اگر تمثیل مذہبی پر کلام مشتمل ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نَزَّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ
فَاِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔

نظم : حلفتُ قَلَمُ اَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِیْبَةً

'وَلَيْسَ وِرَاءَ اللّٰهِ لِلْمَرْءِ مَطْلَبُ'

فارسی :- نظم 'فرزند آدمی تو دہشتِ ز آدمی

شک نیست اندرین کہ بود در برابرِ صدف'

مضمون حدیث 'اَدَمُ وَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لَوَاۤی
یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

اردو:۔ نظم، ہم آپ کے کوچہ سے جو نکلے تو عجب کیا
 'آدم بھی ہوئے خلد کی تعمیر سے باہر'
 مُرَاجَعَةُ دیکھو سوال و جواب ص ۱۱

مَرَاةَ النَّظِيرِ اَبْتِلَا تَلْفِيْقُ تَنَاسُبُ سَبَبِ تَوْفِيْقِ مَوْلَانَا

کلام میں ایسے چند الفاظ جمع کرنا جس میں سوائے تضاد کے اور
 کوئی مناسبت ہو۔

مثالیں:-
 عربی:- نثر، كَالْقِسِيِّ لَمُعَطَفَاتِ بِلِ الْأَسْهَمِ مَبْرِيَّةٌ بِلِ الْأَوْتَارِ۔

نظم، أَحَادِيثُ تَرَى نِيهَا السُّيُُُولُ عَنِ الْحَيَا
 عَنِ الْبَحْرِ عَنِ كَيْفِ الْأَمِيرِ تَهْمِيمُ

رُوحٌ شَرَدَ دُفِي مِثْلِ الْخِلَالِ إِذَا
 أَطَارَتِ الرِّيحُ عَنْهُ الثَّوْبُ لَمْ يَبْنَ

فارسی:- نثر، بصارت ذه چشم جهانیان تا آسمان از عینک مهر درخشان
 سواد بین زمین و زمانیان با شر دیدہ و دل آن والاہمت را بے منت
 عینک بیناد آمادہ روشنی و سنا دارد۔

نظم، مزرع سبز فلک دیدم و داس مہ نو
 یادم از کشتہ خویش آمد و ہنگام درو
 اردو:- نثر، محبوب کی آنکھیں، رخسار اور قد، نرگس، گلاب اور
 سرو کے مانند ہیں۔

نظم: چشم با دام، دہن پستہ زرخداں ہے سبب
کتنے پہل ایک نہال قد جاناں میں لگے

هَذَا وَجْه

شرط و جزا میں دو معنی اس طرح سے بیان کئے جائیں کہ جو امر
پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر بھی مترتب ہو۔
مثالیں :-

عربی :- نظم: إِذَا تَرَاوَجَ ذُنْبِي وَانْفَرَدْتُ لَهُ
بِالْمَدْحِ مَنْ وَنَجَّأَنِ مِنَ النَّقَمِ
اِذَا مَنَّ سَعَى ثَرِيًّا

اِذَا تَرَاوَجَ اِشْمِي فَاقْتَضَى نِقْمِي
حَقَّقْتُ فِيهِمْ رَجَائِي فَاقْتَضَى نِعْمِي

فارسی :- نظم: چون مرا بینی شود لطف مبدل با عتاب
چون ترا جہنم شود صبرم بدل با اضطراب
اردو :- نظم: آہ کیجے تو آن جاتی ہے ورنہ کیجے تو جان جاتی ہے
تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھ کو غصہ یہ پیار آتا ہے
مساوق الجھول وغیرہ دیکھو تضاد ۱۲۶
مطابقہ دیکھو تضاد ۱۲۷

مُقَابِلَهُ يَاتَقَابُلُ

کلام میں پہلے چند الفاظ کا ذکر کرنا، اس کے بعد ہر ایک لفظ کا مقابل اسی ترتیب کے ساتھ لانا، یہ مقابلہ دو، تین، چار، پانچ لفظوں میں اور بعض دفعہ اس سے زائد میں بھی ہوتا ہے۔

(۱) دو الفاظ کے مقابل دو الفاظ :-

مثالیں :-

عربی :- نَزَّ، فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔

نظم :- لَوْ أَنَا كَرَّ الْأَحْيَاءُ فَضَّلَ جَمِيلُهُ

شَهِدَتْ لَهُ الْأَمْوَاتُ فِي الْأَحَادِ
الحاجری

فارسی :- نظم شب وصل تو بنایان آمد صبح می خندد و من میگیریم

رو :- نظم وفا میں دیکھ لیاں بے وفائیاں دیکھیں
بمٹلا ہوا کہ تری سب برائیاں دیکھیں

میسر

(۲) تین الفاظ کے مقابل تین الفاظ :-

مثالیں :-

عربی :- نَزَّ الْكَرْمِ مِنْ وَضِيعٍ رَفَعَهُ خَذَقَهُ وَ رَفِيعٍ
وَضَعَهُ خَرَقَهُ
خرقہ = محقق

نظم: عَلَى رَأْسِ عَبْدٍ تَأْجُّ عَيْنٌ كَمَا تَسْرَى
وَفِي رِجْلِ حُرِّ قَيْدٍ ذُلٌّ مِّنَ الدَّاهِرِ

الغائب شرف الدين

فارسی: نظم: پیل برہنہ برہنہ کہ باشد برہنہ
بہرہنہ بر سپہر آنکہ کہ باشد برہنہ
ردد کی

اردو: نظم: جو آکے نہ جائے وہ بڑھا پا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
انہیں

(۳) چار الفاظ کے مقابل چار الفاظ :-

مثالیں :-
عربی: نظم: قَدْ رَفَعْتَ الرَّشَادَ فَوْقَ الشُّرَايَا
وَوَضَعْتَ الضَّلَالَ تَحْتَ مَشْرَاهَا

فارسی: نظم: مخالفان تو مردود چون جواب خطا
موافقان تو مقبول چون سوال جواب

اردو: نظم: ہے ازل سے روائی آغاز ہو ابد تک رسائی انجام
غالب

(۴) پانچ الفاظ کے مقابل پانچ الفاظ :-

مثالیں :-
عربی: نظم: عَلَى رَأْسِ عَبْدٍ تَأْجُّ عَيْنٌ يَنْزِيْنُهُ
وَفِي رِجْلِ حُرِّ قَيْدٍ ذُلٌّ يَشِيْنُهُ

فارسی :- نظم، بنوک خامسہ بہ بند درہ قضا و قدر
 بہ تیر نکستہ بدوز دلب جواب و سوال

مُنَاسِبَہ یَا تَنَاسِب

نثر یا نظم میں موزوں یا مناسب الفاظ استعمال کرنا۔

مثالیں :-
 عربی :- نثر، فِیْہَا سُرُورٌ مِّنْ فُجُوعَةٍ وَّ اَکْوَابٌ مِّنْ مَّضْجُوعَةٍ
 وَ تَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَ زَرَاجُ مَبْشُورَةٌ۔

نظم، زَاکِی التَّجَارِعُ لُؤْلُؤُ الْمَجْدِ نَاسِبَہُ
 زَاہِی الْفَخَّارِ کَرِیْمُ الْجَدِّ وَالشِّیْمِ

فارسی :- نظم، تیغ تو بحر است و موج او ہمہ آتش
 دست تو ابر است و سیل او ہمہ کوثر
 نعمتِ بزمِستِ فردوس ز نعمتِ جنت

ہیبتِ بزمِستِ فردوس ز ہیبتِ محشر
 رودکی

رودکی :- نظم، رُو پر ہے رخسِ عمر کہاں دیکھے تھے
 نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں
 غالب

ہجو قبیح

کسی شخص یا چیز کے عیوب اور برائیاں مبالغہ و توہین آمیز
پیرایہ میں بیان کرنا۔

مثالیں :-

عربی :- نظم ہجو کت فی مخرض المذبح المحسود لکم
فقلت اناک ذو عثر علی السدم متنبی

فارسی :- نظم بدین نان خواجہ چون بردم خواجہ گفتا کہ آد من مردم
گفتش خواه میرخواہ نمبر کہ من این لقمہ را فرو بردم
اردو :- نظم مجھ میں اک غیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

تم میں دو غیب ہیں بد خو بھی ہو مقدر بھی ہو
ہجو ملیح دیکھو تا کید الذم بما یثبہ المذبح صا

الکفر للذی یسر دیک الجد

بظاہر کلام سے ہزل، مذاق یعنی ذم، شکوہ، غدر وغیرہ
معلوم ہو لیکن اُس میں جدت (سنجیدگی، حق) یا کوئی اخلاقی نکتہ
یا نصیحت ملحوظ ہو۔
مثالیں :-

عربی: نَظْمٌ یَقُولُ أَبُو سَعِیدٍ اِذَا رَاَنِی
عَفِيفًا مِّنْ دَعَائِمِ مَا شَرِبْتُ
عَلَى يَدِ اَيِّ شَيْخٍ تَبَّتْ قُلُوبِی

فَقُلْتُ عَلَى مِیْدِ الْاِفْلَاسِ تَبَّتْ

فارسی: نظم از آخر کار عالم اندیشه کنید ای سوزگنان ز ماتم اندیشه کنید
با قحبه دنیا مکنید آمیزش از آشک جہنم اندیشه کنید
نخواب دوش چنان دیدم که صدر جهان

مرا بخواندی و تشریف داد و زربخشید

شدم به نزد مُعْتَبِر بگفتم این معنی

جواب داد کہ این جز خواب نتوان دید

اردو: نظم کچھ اس کا اعتبار نہیں ہے وفا ہے یہ

نازائے ہو جو وزن دنیا کی چاہ پر

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

2182

عربی: نظم، یَقُولُ أَبُو سَعِيدٍ إِذْ رَأَى
عَفِيفًا مُسَدَّ عَامٍ مَا شَرِئْتُ
عَلَى يَدِ آتِي شَيْخٍ تَبَّتْ قُلُوبِي
فَقُلْتُ عَلَى يَدِ الْإِفْلَاسِ تَبَّتْ

فارسی: نظم از آخر کار عالم اندیشہ کنید
ای سوزِ کنان نہ ماتم اندیشہ کنید
با قحبہ دنیا مکنید آمیزش
از آتشکِ جہنم اندیشہ کنید
نخوابِ دوشِ چنان دیدم کہ صدرِ جهان

مرا بخواندی و تشریف داد و زربخشید

شدم به نزد مختبر بگفتم این معنی
جواب داد که این جز خواب نتوان دید

اردو: نظم کچھ اس کا اعتبار نہیں ہے وفا ہے یہ
ناز اس نہ ہو جو زن دنیا کی چاہ پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ